مولوی عزیز مرزا صاحب اخبار

روضۃ الادبا

جس میں مختصر حالات عربی کے مشہور شعراء و ادباء و علماء

و فضلاء و حکماء و اہل تواریخ کے مندرج ہیں اور

(جسکو)

مولوی محمد الدین (مولوی فاضل) مدرس فارسی کالج علوم مشرقی

لاہور نے واسطے فائدہ شائقین علم تواریخ و طلباء عربی کے

تالیف کیا۔

(پنجاب یونیورسٹی کی منظوری اور اہتمام سے)

ماہ فروری ۱۸۹۱ء کو

مطبع انجمن پنجاب لاہور میں طبع ہوئی

قیمت فی جلد — محصول ڈاک

فہرست کتاب روضۃ الادباء

فہرست اُن شعراء و ادبا کی جنکا تذکرہ کسی اور شاعر کے ضمن میں بیان ہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی اخضر ریاض الادب بعد ما ھبت علیھا الریاح العاصفات فجعلتھا کھشیم المحتظر والنضر غیاض لسان العرب بعد ما عصفت علیھا السمائم القاصفات فصیرتھا کالحطام الاصفر واخرج من اغصان اشجارھا المخضرۃ الثمرات الیانعات لکی یستلذ منھا الغائب والحاضر والصلوۃ والسلام علی من ھو افصح العرب والعجم صلوۃ زاکیۃ طیبۃ مادامت الورقاء علی الافنان تغرد وتھدر وعلی آلہ واصحابہ الذین قد سبقوا فی حلایق الفصاحۃ وغایۃ البراعۃ الی اقصی الغایات وتادبوا بآداب خیر البشر۔

امابعد احقر العباد فقیر محمد الدین لاہوری عرض پرداز ہے کہ اس زمانہ مین باوجودیکہ تصنیف وتالیف کا بڑا چرچا ہے اور مختلف علوم وفنون مین کتابین تصنیف ہو رہی ہین مگر آجتک اردو مین کوئی کتاب ادبا وشعراء عرب کے تذکرہ مین دیکھنے مین نہین آئی جس سے طلبا وغیرہ مستفید ہون لہذا اس ہیچ میرز کا ارادہ ہوا کہ اردو مین ایک ایسی کتاب لکھی جاوے جس مین حتی الامکان مشاہیر شعرا وادبا وغیرہ کا تذکرہ ہو لیکن قصور ہمت وقلت بضاعت وکثرت علایق وشواغل مجھکو اس سے مانع رہے۔ المنۃ للہ کہ اب معاونان بیت العلوم پنجاب خصوصاً علامۂ زمان فہامۂ دوران حایز المعالی والمآثر

جناب ڈاکٹر جی ڈبلیو لیٹنر صاحب بہادر رجسٹرار کی قدردانی نے مجھے اس پر آمادہ کیا کہ مین اپنے ارادہ کو پورا کرون پس سنہ ۱۸۷۶ء مین بڑی جد و جہد سے کتب معتبرہ تواریخ عرب مثل اغانی ابن خلکان ابن خلدون - ابوالفدا حبیب السیر شرح دیوان حماسہ و شروح سبعہ معلقہ وغیرہ سے ضروری حالات مشہور شعرائے جاہلی † و اسلامی و مخضرمین وغیرہ کے انتخاب کر کے یہہ کتاب روضۃ الادبا کے نام سے تالیف کی اور اکثرون کے تذکرہ مین اون کے اشعار بھی معہ ترجمہ درج کئے جس سے طلبا کو علاوہ تواریخی معلومات کے ترجمہ مین بھی مدد ملے اور نام اون کے حروف تہجی کی ترتیب پر بلحاظ سنین کے لکھے گئے - اب ارباب فضل و کمال سے امید ہے کہ الانسان مرکب من الخطاء والنسیان کو مدنظر رکھکر عیب پوشی کو کام فرماوین - وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت

والیہ انیب

☆ ☆

☆

---

† جو شاعر زمانہ جاہلیت مین ہوا ہے وہ جاہلی ہے اور جو زمانہ اسلام مین ہوا مسلمان ہو یا نہ ہو وہ اسلامی ہے اور جس نے دونو زمانے دیکھے ہون وہ مخضرم ہے اور مخضرم الدولتین سے مراد وہ شاعر ہے جس نے سلطنت امویہ اور عباسیہ دونو دیکھی ہون ۔

حرف الہمزہ

امرء القیس

امرء القیس بن حجر کندی عرب کا بادشاہ شاعر فصیح اللسان بلیغ البیان تھا چالیس برس پہلے آنحضرت ؐ کے ہوا اور سبعہ معلقہ کا پہلا قصیدہ اسکی تصنیف ہے امرء القیس کے معنے مرد شدید اور متکبر کے ہیں اور اس میں فسق و فجور اور غرور و تکبر اسقدر تھا کہ اسکا لقب ملک ضلیل صیغہ مبالغہ سے پڑا اور آنحضرت نے اس کے حق میں صاحب لواء الشعراء الی النار فرمایا اور اسکا اصل نام حندج یا سلیمان ہے اسکی والدہ کا نام تملک بنت عمرو اور بعضے فاطمہ بنت ربیعہ کہتے ہیں کلیب اور مہلہل شاعر کا بھانجا تھا گیارہ لڑکیاں اسکی تھیں سبعہ معلقہ کے پہلے معلقہ میں اپنے چچا کی بیٹی عنیزہ اور فاطمہ بنت عبید سے تشبیب کرتا ہے اور زانی اس قدر تھا کہ ہمیشہ اسی داؤ گھات میں لگا رہتا تھا کہ کہیں عنیزہ کو تخلیہ میں پاکر اپنا مقصود دلی حاصل کرے چنانچہ ایک دن عنیزہ اپنی سہیلیوں کے ہمراہ ایک تالاب پر جنگل میں نہانے کے واسطے گئی امرء القیس پہلے ہی اس تالاب پر پوشیدہ جا بیٹھا جب وہ عورتیں کپڑے اوتار کر نہانے لگیں تو اوس نے سب کے کپڑے اوٹھا کر اپنے پاس رکھ لئے اور کہا جسکو اپنے لباس کی حاجت ہو وہ میرے پاس برہنہ آکر لیجاوے پس سب نے نوبت بنوبت برہنہ اوسکے پاس آکر اپنے کپڑے لئے یہانتک کہ عنیزہ بھی ناچار ہوکر برہنہ اوس کے پاس آئی اور اپنے کپڑے لیگئی پھر سب نے امرء القیس کے پاس ہوکر بہوک کی شکایت کی اوس نے اپنی اونٹنی ذبح کی اور کباب بنا کر سب کو کھلائے۔ پھر عورتوں کے کہنے پر عنیزہ نے امرء القیس کو اونٹ پر اپنے آگے بٹھا لیا چنانچہ راستہ میں عنیزہ سے وہ برابر چھیڑ چھاڑ کرتا ہوا رات کو اپنے گھر میں پہونچا - ابو عمرو بن علا کہتا ہے کہ شعر کا دروازہ امرء القیس

پر کہلا اور ذو الرومہ شاعر پر بند ہوا۔ ابن قتیبہ طبقات شعرا مین لکھتا ہے کہ امرالقیس آنحضرت سے چالیس سال پہلے ہوا ہے اور تاریخ ابو الفدا مین لکھا ہے کہ جس وقت اسدیون نے حجر آکل المرار امرالقیس کے باپ کو قتل کیا تو امرالقیس بکریون اور تغلبیون سے مدد لیکر اسدیون پر حملہ آور ہوا لیکن وہ بہاگ گئے امرالقیس نے اونکا تعاقب کیا مگر وہ ہاتہ نہ آئے پہر بکری اور تغلبی خود ہی اسکے برخلاف ہو گئے اور منذر بن ماء السماء نے اسکو طلب کیا چنانچہ منذر کے خوف سے امرالقیس کے لشکر مین تفرقہ پڑ گیا اور سب آدمی اُسکے بہاگ گئے اور امرالقیس بہی اسکے خوف سے کبہی کسی اور کبہی کسی کے پاس استمداد کے واسطے جاتا تہا لیکن کوئی اسکی امداد نکرتا تہا آخر الامر سموئل بن عاد یا یہودی کے پاس گیا اُس نے اسکی بڑی تعظیم و تکریم کی اور اپنے پاس نہایت آسایش سے رکہا۔ امرالقیس اپنی پانچ زرہ اسکے پاس امانت رکہکر آپ قیصر روم کے پاس استمداد کے واسطے حماة اور شیرز سے سیر کرتا ہوا گیا اور وہان سے واپس آتے ہوئے عسیب نام پہاڑ کے پاس جو بلاد روم مین واقع ہے مر گیا۔ بعضے کہتے ہین کہ جب امرالقیس قیصر روم کے پاس گیا تو اُسنے اسکی تکریم و تعظیم کی لیکن طماح اسدی جس کے بہائی کو امرالقیس نے قتل کیا تہا قیصر روم کے پاس جاکر کہنے لگا کہ یہہ شخص بڑا زانی اور بدکار ہے تیری لڑکی کی طرف مراسلے لکہتا ہے اور اوس کے عشق مین شعر کہکر عرب مین اوسکو رسوا کرتا ہے قیصر روم یہہ بات سنکر نہایت غضب و طیش مین آیا اور امرالقیس کی طرف لباس زہر آلود بہیجا جسکو وہ پہنتے ہی موضع انقرہ مین مر گیا اور وہان ایک بادشاہزادی کی قبر کے پاس دفن کیا گیا لیکن یہہ روایت ابو الفدا کے نزدیک غیر معتبر ہے۔

اُمیہ ابن ابی الصلت

اُمیہ کے باپ ابی الصلت کا نام عبداللہ بن ابی ربیعہ بن عوف بن عقدہ بن عنزہ

بن قیس ثقفی ہے - اور اسکی والدہ کا نام رقیّہ بنت عبد شمس بن عبد مناف ہے اور
ابو الصلت خود بھی شاعر ماہر تہا - لیکن اسکا بیٹا امیّہ بڑا مشہور معروف شاعر ہوا ہے
جس کے حق مین کہا گیا ہے ہو الذی آمن شعرہ وکفر قلبہ یعنے یہہ امیّۃ وہ
شخص ہے کہ جسکا شعر ایمان لایا اور دل کافر رہا - ابو تمام طائی باب الحماسہ مین اسکے
شعر جو اسنے اپنے عاق بیٹے کے حق مین کہے تہے لایا ہے جنسے یہہ دو شعر ذیل مین لکہے ہین

غذوتک مولودا وعلتک یافعا تعل بما ادنی الیک و تنہل

مین بچپن مین تیری پرورش کرتا تہا اور جوانی مین تیرے امورات کو کافی تہا جو کچہہ
مین تجہے لاکر دیتا تہا اُس سے تو سیراب اور سیر ہوتا تہا -

اذا لیلۃ نابتک بالشکو لم ابت بشکواک الا ساہرا اتململ

جب کوئی رات تجہکو تکلیف پہنچاتی ہتی تو مین اُس تیری تکلیف کے باعث تمام رات
بیدار اور بیقرار رہتا تہا - بعضے ان ابیات کو ابن عبد الاعلی اور بعضے ابی العباس
اعمی کی طرف منسوب کرتے ہین - روایت کرتے ہین کہ امیّہ کتب سماوی مین مہارت
کامل رکہتا تہا اور اوسکو معلوم تہا کہ ایک پیغمبر عرب مین مبعوث ہوگا اسلئے اس خیال
سے کہ شاید وہ پیغمبر مین ہی ہوجاؤن دنیا چہوڑ کر زہد و ریاضت مین مشغول ہوا
اور حضرت ابراہیم او اسماعیل کی تعریف اور دین حنیفی کی توصیف کرنے لگا لیکن جب
حضرت محمد مصطفے مبعوث ہوتے توحسد کے باعث دین حنیفی کی مذمت کے درپے
ہوا - کہتے ہین کہ مرنے کے وقت اسکو غشی آگئی ہتی اور جب اُس سے اسکو کچہہ افاقہ
ہوا تو یہہ کلمے کہے - لبیکما لبیکما - ہا انا ذا لدیکما - لا مال یفدینی - ولا عشیرۃ تنجینی پہر سخت
بیہوش ہوگیا جس سے اس کے آس پاس کے لوگون کو اسکے مرنے کا احتمال ہوا
لیکن تہوڑی دیر کے بعد پہر اسکو کچہہ افاقہ ہوا جس مین اس نے یہہ کلمے کہے - لبیکما
لبیکما - ہا انا ذا لدیکما - لا بری فاعتذر - ولا قوی فانتصر - پہر اسپر ایسی کمال بیہوشی طاری ہوئی

جس سے بالکل امید افاقہ کی دور ہوگئی لیکن پہر خدا کی قدرت سے ہوش مین آگیا اور یہہ
کلمات کہکر لبیکما لبیکما - ہا انا ذا لدیکما - محفوف بالنعم - ان تغفر اللہم فاغفر جما - وای عبد لک
لا الما - اور اپنا مال واسباب اپنے خویش واقارب کو تفویض کرکے مرگیا - عبد العزیز بن احمد
روایت کرتا ہے کہ امیہ کو جب حضرت محمد مصطفے کی بعثت کی خبر پہونچی تو اپنے اہل وعیال
کو لیکر یمن کی طرف بہاگا اور وہان اونکو چہوڑکر آپ طایف کی طرف آیا اور قصر غیلان مین
اپنے دوستون کے ساتھہ شراب پینے لگا - اتفاقاً ایک کوا اوس محل کی دیوار پر بیٹہکر آواز
کرنے لگا امیہ نے کہا کہ اے کوے تیرے مونہہ مین خاک دوستون نے پوچہا کیا کہتا
ہے اسنے کہا کہ یہہ کوا کہتا ہے کہ جسوقت تو یہہ پیالہ جو تیرے ہاتھہ مین ہے پی لیگا تو اوسی
وقت مرجاویگا - اسکے بعد کوے نے پہر کچہہ آواز کی اور اسیطرح امیہ نے کہا حاضرین نے
پوچہا کیا کہتا ہے اسنے کہا کہ یہہ کوا کہتا ہے کہ اس دیوار کے نیچے جو مزبلہ ہے مین اسمین سے
ایک ہڈی نکالکر کہاؤنگا جس سے میرا حلق پہٹ جاویگا اور مین اوسیوقت مرجاؤنگا - امیہ
یہہ بات کرہی رہا تہا کہ کوے نے وہی کام کیا اور مرگیا - امیہ نے کوے کی بات راست
جانکر اپنے ہاتھہ سے شراب کا پیالہ رکہدیا اور نہایت پشیمان ہوا دوستون نے کمال الحاح
سے اوسے وہ پیالہ شراب کا پلادیا جسکے پیتے ہی بیہوش ہوگیا اور پہر ہوش مین آکر اور
یہہ کلمے کہکر کہ لا بری فاعتذر ولا قوی فانتصر مرگیا تاریخ ابو الفدا مین
لکہا ہے کہ یہہ شاعر سنہ [illegible] ہجری مین فوت ہوا -

شیبانی نحوی

ابو عمرو اسحق بن مرار شیبانی نحوی - لغوی - علوم وفنون مین اپنے وقت کا امام تہا اکثر
ارجوزے عرب کے اسکو یاد تہے کتاب اللغات اور کتاب خلق الانسان تصنیف کین تحریر کا
اس قدر شوق تہا کہ مرتے دم تک اپنے ہاتھہ سے لکہتا رہا اور ایکسو دس برس کا ہوکر
سنہ [illegible] ہجری مین فوت ہوا -

ابو العتاہیہ

ابو اسحق اسمعیل بن قاسم بن سوید بن کیسان شاعر بے مثل اور منشی بے بدل
تھا اس نے عمرو بن علا کی تعریف مین ایک قصیدہ کہا تھا جس کے صلہ مین اوس نے
اسکو ستر ہزار درم و دینار اور خلعت فاخرہ اور اسباب اسقدر انعام دیا کہ
ابو العتاہیہ اوٹھانے سے عاجز رہا شعرائے ہمعصر اسکی یہہ عزت و شان دیکھکر رشک
کہا نے لگے چنانچہ ابو العتاہیہ نے ایک دن اونکو جمع کر کے ازالہ حسد کے واسطے بہت
پند و نصیحت کی - یہہ شاعر ایک روز ابو نواس شاعر سے ملا اور پوچھا کہ تم ایک دن مین
کتنے شعر کہتے ہو ابو نواس نے کہا کہ ایک بیت یا دو بیت ابو العتاہیہ نے کہا مین ایک
دن مین سو دو سو شعر کہتا ہون ابو نواس نے اوس کے شعر پڑھکر کہا کہ جس فصاحت
و بلاغت کے اشعار تم کہتے ہو ویسے مین ایک دن مین ہزار دو ہزار کہہ سکتا ہون اور اپنے
شعر پڑھکر کہا کہ ایسے دو چار شعر روز کہتا ہون ابو العتاہیہ کہتا ہے کہ مینے شعر کہنا چھوڑ
دیا تھا اسلئے خلیفہ مہدی نے مجھے قید کر دیا جب مین محبس مین گیا تو بڑا گھبرایا وہان
مجھے ایک بڈہا خوبصورت خوش لباس قیدخانہ کے ایک گوشہ مین بیٹھا ہوا نظر پڑا مین
اسکے پاس جا بیٹھا اور مجھے اوس گھبراہٹ مین سلام بھول گیا بڈہے نے میرا یہہ حال
دیکھکر دو شعر پڑہے جن کے سنتے ہی میری دہشت اور وحشت جاتی رہی اور ترک
سلام پر مینے بڑی معذرت کی بڈہے نے کہا اے ابو العتاہیہ تیرا رنج و مصیبت مجھسے
بڑھکر نہین تو نے شعر کہنا چھوڑ دیا جسپر خلیفہ نے تجھے قید کیا اب پھر شعر کہنا شروع کر دیگا
تیری عزت و حرمت ویسی ہی ہو جاویگی مگر مجھے اب خلیفہ بلوا کر عیسی بن زید بن رسول اللہ
اور اسکے بیٹے احمد کا حال پوچھیگا سو مین اگر بتاؤن تو وہ اونکو شہید کر دیگا اور رسول
خدا مجھپر ناراض ہونگے اور اگر نہ بتاؤن تو وہ مجھی قتل کر ڈالیگا غرض یہہ باتین ہو رہی
تھے کہ خلیفہ کا نوکر آکر ہم دونون کو اپنے ساتھہ لے گیا پہلے خلیفہ نے بڈہے سے پوچھا

بن زید بن رسول اللہ اور اوس کے بیٹے احمد کا حال پوچھا بڈہے نے لاعلمی جتلائی خلیفہ نے
غصہ ہوکر کہا اگر تو نہ بتائیگا تو مین تجھے قتل کرڈالونگا بڈہے نے کہا اے خلیفہ خدا تجھیری
جی مین آوے کر مگر مجھے اون کے حال سے کچھہ خبر نہین کیونکہ مین قیدخانہ مین محبوس تہا خلیفہ
نے غضب مین آکر فی الفور اوسکو قتل کروادیا پہر مجھے کہا کہ تو اب شعر کہیگا یا تجھکو بہی اس بڈہے
کا ساتھی کردون۔ یہہ قہر و غضب خلیفہ کا دیکھکر مینے پہر شعر کہنا اختیار کیا۔ ابوالعتاہیہ اور بشار بن برد اور
ابونواس یہہ تینون ایک طبقہ کے شاعر ہین اور ابوالعتاہیہ کے اشعار اکثر زاہدانہ ہین یہہ شاعر ۱۳۰
ہجری مین پیدا ہوا اور شہر بغداد مین آکر پیر کے دن آٹھوین ماہ جمادی الآخر ۲۱۱ مین فوت ہوا۔

صولی شاعر

ابراہیم بن عباس بن محمد بن صول تکین شعر و سخن مین اپنے ہمعصرون سے فایق تہا
نظم و نثر مین ایسا فصیح البیان تہا کہ جو کلمہ اسکی زبان سے نکلتا تہا سامع کو محو کردیتا تہا
خود اسکا مقولہ ہے کہ مین کوئی لفظ اپنے موںہہ سے نہین نکالتا اور نہ کوئی حرف اپنے
خطون مین لکہتا ہون جب تک کہ وہ کلمہ پہلے میرے دل کو جوش اور سینہ کو خروش مین
نہ لاوے شعر کہتے ہوئے اسکو خود بہی رقت پیدا ہولی ہتی اور سامع پر بہی مدہوشی طاری
ہوجاتی ہتی شعرگوئی مین ضرب المثل تہا اوسوقت کے بڑے بڑے شعرا اور ادیب اسکی
تحسین و آفرین کرتے تہے ابوتمام طائی حماسہ کے باب النسیب مین اسکے اشعار مفصلہ ذیل لایا ہے

وَنُبِّئْتُ لَیْلَی اَرْسَلَتْ بِشَفَاعَۃٍ ‌‌ اِلَیَّ فَھَلَّا نَفْسُ لَیْلَی شَفِیْعُھَا

مین خبر دیا گیا کہ لیلی نے اپنی سفارش کے لئے کسی آدمی کو میری طرف بہیجا سو مین
یہہ کہتا ہون کہ نفس لیلی ہی کا کیون اپنا شفیع نہ بنا۔

اَاَکْرَمُ مِنْ لَیْلَی عَلَیَّ فَتَبْتَغِیْ ‌‌ بِہِ الْجَاہَ اَمْ کُنْتُ امْرَأً لَا اُطِیْعُھَا

کیا وہ شخص لیلی سے بڑہکر میرے نزدیک بزرگی اور شان رکہتا ہے تاکہ وہ اسکے وسیلہ
سے عزت اور جاہ چاہتی ہے یا مین ایسا مرد ہون کہ اوسکے حکم کو نہین مانتا اور اشعار مفصلہ

ذیل اس نے محمد بن عبد الملک خلیفہ معتصم باللہ کے وزیر کی طرف لکھے تھے +

وکنت اخی باخاء الزمان　　فلما نبا صرت حربا عوانا

جس وقت زمانہ میرے موافق تھا تو تو بھی میرا بھائی تھا جب وہ مجھ سے پھر گیا تو تو حرب عوان ہوا

وکنت الیک اذم الزمان　　فاصبحت منک اذم الزمانا

مین تیرے پاس آکر زمانہ کی مذمت کرتا تھا اب مین تیری طرف سے زمانے کی مذمت کرتا ہون

وکنت اعدک للنائبات　　فھا انا اطلب منک الامانا

مینے تجھے مصیبتون کے واسطے تیار رکھا تھا پس آگاہ ہوا اب مین تجھ سے امان چاہتا ہون اور یہہ دو شعر بھی بہت عمدہ سمجھکر لکھے گئے ہین +

کنت السواد لمقلتی　　فبکی علیک الناظر

تو میری آنکھ کی پتلی تھا سو تجھے دیکھنے والا رو دیا +

من شاء بعدک فلیمت　　فعلیک کنت احاذر

اب تیرے بعد جو چاہے سو مرے مجھے تیرے ہی مرنے کا خوف تھا یہہ شاعر عباس ابن احنف حنفی شاعر کا بھانجا ہے پندرہوین ماہ شعبان سنہ ۲۴۳ ہجری مین شہر سر من راے مین فوت ہوا اور صول اس کے دادا کا نام ہے جس کی طرف یہہ منسوب ہے اور بعضے یون کہتے ہین کہ صول اصل مین جول تھا جیم صاد سے بدلکر صول تھا اور جول ایک گانو کا نام ہے جو جرجان کے مضافات سے ہے اور سر من راے کو خلیفہ معتصم باللہ نے سنہ [illegible] ہجری مین شہر قاطول کے پاس آباد کیا اور اب وہ مختصر ہوکر سامرہ مشہور ہوا

ابن راوندی

ابو الحسین احمد بن یحیی بن اسحق راوندی فاضل اجل تھا اس کے تصنیفات قریب ایکسو چودہ کے ہین منجملہ انکے کتاب فضیحۃ المعتزلہ اور کتاب التاج اور کتاب الزمرد ہے علم کلام مین اس کو بڑا دخل تھا اور کہا ہے کا شعر بھی کہتا تھا چنانچہ یہہ شعر اسکا

مطابق حال زمانہ کے ہے۔

محن الزمان کثیرۃ ما تنقضی و سرورہ یاتیک کالاعیاد

زمانے کی مصیبتین اتنی بڑی ہین کہ گذرنے مین نہین آتین اور اوسکی خوشی تجھے کبھی عیدون کی طرح حاصل ہوتی ہے یہہ فاضل چالیس سال کا ہوکر ۴۲۸ھ ہجری مین فوت ہوا راتند ایک گانو ہے مضافات اصفہان سے ❊

ثعلب نحوی

ابو العباس احمد بن یحیی بن زید بن سیار نحوی شیبانی معروف بثعلب نحوی علم نحو اور لغت مین امام اہل کوفہ تہا اور اخفش اصغر اور ابوبکر بن انباری اسکے شاگرد ہین ابوبکر بن مجاہد سے روایت ہے کہ مجھے ثعلب نے کہا اے ابوبکر قرآن والے قرآن کو پڑہکر مطلب کو پہنچے اور اہل حدیث حدیث کے وسیلہ سے فایز ہوئے اور اصحاب فقہ نے فقہ سے مقصود پایا مگر مینے تمام عمر زید و عمر کی حالت اعرابی مین گذاری پس معلوم نہین کہ قیامت کو میرا کیا حال ہوگا سو ابوبکر بن مجاہد کہتا ہے کہ مین وہان سے لوٹا اور اسیرات جناب رسول خدا کو خواب مین دیکہا کہ آپ فرمارہے ہین کہ ابو العباس نحوی کو میرا اسلام کہو اور اوسکو بشارت دو کہ تو قیامت کو بڑے بلند جہنڈے والا ہوگا اسلئے کہ علم نحو کی علوم عربیہ محتاج ہین کئی کتابین مفید عام اس نے تصنیف کین چنانچہ کتاب المصون۔ کتاب الاختلاف نحویین۔ کتاب معانی القرآن۔ کتاب مایلحن فیہ العامہ۔ کتاب القرآت۔ کتاب معانی الشعر۔ کتاب التصغیر۔ کتاب ماینصرف و مالاینصرف۔ کتاب مایجری و مالایجری۔ کتاب الشواذ۔ کتاب الامثال۔ کتاب الایمان۔ کتاب الوقف والابتداء۔ کتاب الالفاظ کتاب الہجا۔ کتاب المجالس۔ کتاب الاوسط۔ کتاب اعراب القرآن۔ کتاب المسایل۔ کتاب حد النحو وغیرہ اسکی تصنیفات مشہور ہین۔ ۱۶ سال کا ہوکر علم عربی اور لغت کو پڑہنے لگا اور اٹھاروین سال مین فراء کی کتابون کو شروع کیا اور ۲۵ سال کی عمر مین فاضل اجل ہوا اور کل کتابین فراء کی

کی یاد کرلین - سنہ ہجری مین پیدا ہوا اور سنہ ۲۹۱ ہجری کو بغداد مین گھوڑے کی
لات کی ضرب سے فوت ہوا اور شیبانی شیبان بن عکابہ بن صعب بن علی بن بکر بن وائل کیطرف منسوب ہے

زجاج نحوی

ابو اسحق: ابراہیم بن محمد بن سری بن سہل زجاج علم نحو اور ادب مین یگانہ زمان
علامہ دوران تہا اسنے بہت کتابین مفید عام تصنیف کین چنانچہ اسکی تصنیفات سے کتاب معانی القرآن الکریم
کتاب الامالی - کتاب ما فسر من جامع المنطق - کتاب الاشتقاق - کتاب العروض - کتاب
القوافی - کتاب الفرق - کتاب خلق الانسان - کتاب خلق الفرس - کتاب مختصر فی النحو
کتاب فعلت وافعلت - کتاب ما ینصرف وما لا ینصرف - کتاب شرح ابیات سیبویہ - کتاب
النوادر - کتاب الانوار وغیرہ مشہور ہین مبرد اور ثعلب سے اسنے علم تحصیل کیا - شیخ ابو علی فارسی
نحوی کہتا ہے کہ ایک دفعہ مین اور زجاج دونون قاسم بن عبد اللہ بن سلیمان وزیر
کے پاس گئے اور قاسم زجاج کا شاگرد تہا اور اسکے یہان زجاج کی بڑی قدر اور
منزلت تہی اور اسی کے بدولت زجاج نے جاہ و ثروت اور مال و متاع بے شمار
حاصل کیا تہا وہان ہم بے تکلف بیٹھے تہے کہ ایک غلام آیا اور اوس نے وزیر کو کوئی ایسی
خوشی کی بات سنائی کہ جس سے وزیر کا چہرہ ہشاش بشاش ہوگیا اور وہ اسیوقت غلام
کے ہمراہ گیا ابہی کچہہ دیر نہ گذری تہی کہ واپس آیا اور آثار غم و الم کے اوس کے چہرہ
سے نمایان تہے ہم یہہ حال دیکہہ کر حیران ہوئے زجاج نے اس خوشی اور غمی کا باعث
پوچہا وزیر نے کہا کہ ایک مغنیہ کی کنیزک ہمارے یہان آیا جایا کرتی تہی اور مین اوسکی
خریداری کا کئی بار مستدعی ہوا لیکن وہ انکار کرتی رہی آخر کسی نے اوسے یہہ مصلحت
بتائی کہ وہ کنیزک کو تحفہ کے طور پر پیش کرے تاکہ قیمت سے دوگنا مال پاوے سو اب
اوس کنیزک کے آنے کی خبر غلام نے دی اور مین خوش و خورم اوس کی بگرشتگی کے
واسطے گیا مگر جب جاکر دیکہا تو اوسے خون حیض آیا ہوا تہا اسلئے غمگین واپس آیا زجاج

سے نے اوسیوقت قلم پکڑ کر وزیر کے روبرو فی البدیہہ یہہ اشعار لکھے ؛

فارس ماهر بحربته حاذق بالطعن في الظلم

ایک سوار جو اپنا چہرا ایک بڑے کاموں مین گذرنے والا ہے اور اندہیرے مین نیزہ زنی مین دانا ہے ؛

رام ان يدمي فريسته فاتقته من دم بدم

اپنے شکار کے خون آلودہ کرنیکے واسطے تیر مارنے والا تہا سو وہ شکار اوس سے ایک خون کے باعث دوسرے خون سے بچا۔ وزیر یہہ اشعار سنکر خوش ہوا اور زجاج کی عزت و توقیر حد سے زیادہ کی۔ مگر یہہ شعر اصل مین خلیفہ مامون نے بوران بنت حسن اپنی زوجہ کے حق مین بادلی تغیر کہے تہے زجاج نے شاید یہانپر حکایت کیطور پہ بیان کئے ہون۔ یہہ فاضل جمعہ کے دن ۱۹۔ جمادی الآخر سنہ ۳۱۱ یا ۳۱۶ مین شہر بغداد مین فوت ہوا ؛

نفطویہ نحوی

ابوعبداللہ ابراہیم بن محمد بن عرفہ بن سہل بن مغیرہ نحوی واسطی ۲۴۴ مین شہر واسط مین پیدا ہوا اور بغداد مین آکر سکونت اختیار کی عالم اجل اور فاضل بے بدل تہا شعر نہایت فصیح کہتا تہا مگر علم نحو اسپر غالب ہوا اور اوس مین کتابین بہی تصنیف کین ابن خالویہ کہتا ہے کہ علما سے کوئی شخص جس کا نام ابراہیم اور کنیت ابوعبداللہ ہو سوا نفطویہ کے نہین ہوا اس جگہہ دو شعر اس کے بطور نمونہ کے درج کئے جاتے ہین ؛

قلبي ارق عليك من خديك وقواي اوهى من قوى جفنيك

میرا دل بہت نرم ہے تجہہ پر تیرے دونون رخسارون سے اور میری قوتین تیرے پلکون کی قوی سے بہت سست ہین ؛

لم لا ترق لمن يعذب نفسه ظلما ويعطفه هواه عليك

توکیون رحم نہین کرتا اوس شخص پر جو اپنے نفس کو ظلما عذاب دے رہا ہے اور جسکو محبت

تیرنی طرف پہیر لائی ہے۔ وفات اسکی ۳۲۳ھ مین شہر بغداد مین ہوئی ⁂

نحاس نحوی

ابوجعفر احمد بن محمد بن اسمٰعیل بن یونس مرادی نحوی مصری نحوین فاضل اجل تہا تصنیفات اسکی بکثرت ہین چنانچہ اس نے تفسیر قرآن۔ تفسیر ابیات سیبویہ (جو ایسی پہلے کسی نے تصنیف نہین کی) کتاب ادب الکاتب۔ کتاب اعراب القران۔ کتاب الناسخ والمنسوخ کتاب التفاحہ۔ کتاب الاشتقاق۔ کتاب المعانی۔ کتاب الوقف۔ کتاب فی شرح المعلقات السبع۔ کتاب طبقات الشعرا وغیرہ تصنیف کین۔ اور دس دیوان عرب لکہکر اونکی تفسیر کی اور علم نحو ابو الحسن علی بن سلیمان اخفش اور زجاج اور ابن انباری اور نفطویہ وغیرہ ادبائے عراق سے حاصل کیا۔ تدریس وتعلیم مین ہرگز دریغ نہ کرتا تہا اور لوگ بہی اس سے بڑی رغبت سے علم حاصل کرتے تہے مگر بخیل کم خرچ پرلے درجے کا تہا شنبہ کے دن ۳۳۸ھ مین دریائے نیل کے کنارہ پر بیٹہکر کسی شعر کی تقطیع کرہا تہا کہ کسی رہگذر نے یہہ سمجہکر کہ یہہ دریا پر جادو کررہا ہے کہ وہ اسکے سال زور مین نہ آوے اور قحط پڑا رہے اوسکو لات مار کر دریا مین گرادیا پہر اوس کی کہین خبر نہ ملی اور نہ نعش ہاتہ آئی عربی مین نحاس پیتل اور تانبے کے برتن بنانے والے کو کہتے ہین ⁂

ابن طباطبا

ابوالقاسم احمد بن محمد بن اسمٰعیل بن ابراہیم طباطبا بن اسمٰعیل بن ابراہیم بن حسن بن حسن بن علی ابن ابی طالب مصر کے نامدار روسا مین سے تہے اشعار زاہدانہ اور رندانہ دونون مین کمال رکہتے تہے شعر کے باعث بڑی عزت وتوقیر حاصل کی اور طباطبا لقب آپکے جداعلی کا ہے جو بسبب لکنت زبان کے قاف کو طا سے بدل کرلیتے تہے چنانچہ ایک دن غلام سے لباس مانگا غلام نے عرض کی دراعہ لاؤن یا قمیص آپنے فرمایا نہ طباطبا یعنے قبا قبا آخر ۶۴ برس کے ہوکر ۳۴۵ھ مین راہی ملک بقا ہوئے

متنبی شاعر

ابو الطیب احمد بن حسین بن حسن بن عبد الصمد کوفی - یہہ شاعر فصیح اللسان اور ناظم بلیغ البیان تہا علم ادب اور لغت مین بے نظیر تہا - چہوٹی عمر مین ملک شام مین آیا اور وہان کے ادبا سے علم ادب مین اعلےٰ درجہ کی کمالیت پیدا کی علم عربی مین اسقدر ملکہ رکہتا تہا کہ جو مسئلہ اوس سے پوچہا جاتا اوسی وقت بلا تکلف عربی کی سند سے بیان کرتا تہا چنانچہ شیخ ابو علی فارسی مصنف الیضاح نے ایکدن پوچہا کہ فعلی کے وزن پہ کلام عرب مین کتنے جمع آئے ہین اس نے فی الفور جواب دیا کہ حجلی و ظربی - شیخ کہتا ہے کہ مین تین رات متواتر لغت کی کتابین دیکہتا رہا مگران دونون جمع کے سوا اور کوئی جمع ہرگز نہ ملی - بعضے شعرا اسکے اشعار کو ابو تمام طائی کی شعرون پر ترجیح دیتے ہین - نامی شاعر کہتا ہے کہ ایک مضمون تمام شاعرون سے رہگیا تہا اور میرا منشا تہا کہ مین اسے ادا کرون پر متنبی اوس مین سبقت لیگیا اور وہ یہہ ہے ؎

رماني الدهر بالارزاء حتى فؤادي في غشاء من نبال

زمانے نے مجہہ پر مصیبتون کے اتنے تیر برسائے کہ میرا دل تیرون کے پردہ مین چہپ گیا ؎

فصرت اذا اصابتني سهام تكسرت النصال على النصال

اب مین ایسا ہوگیا ہون کہ جب مجکو تیر لگتے ہین تو پہالونپر پہالین ٹوٹتی ہین اسکی دیوان کی اور شعرا کے دیوانون سے زیادہ شرحین ہین چنانچہ کہتے ہین کہ اسکے دیوان کی چالیس شرحین ہین اور متنبی اس کا تخلص اسواسطے ہوا کہ اس نے ہمراہ اور لوگون کے بنی کلب وغیرہ سے ملکر دعوے نبوت کا کیا تہا سو لولو امیر حمص نائب اخشیدیہ کا اس کی تنبیہ کے واسطے لشکر لایا اور اسکو قید کرکے اسکے ہمراہیون کو ادہر ادہر پراگندہ کر دیا اور یہہ مدت تک قید رہا آخر توبہ کرکے اس نے رہائی پائی - بعضے یون کہتے ہین کہ اسنے شعر مین دعوے نبوت کا کیا تہا یعنے پیغمبر شعرا اپنے آپ کو کہتا تہا مگر مشہور جو

نے پہلے قول کو معتبر لکہا ہے - پہر سنہ ۳۳۷ھ مین امیر سیف الدولہ بن حمدان کے پاس گیا
اور سنہ ۳۴۶ھ مین وہان سے مرخص ہوکر مصر مین آیا اور کافور آخشیدی اور انوجور بن
آخشیدی کی مدح مین کئے قصیدے کہے مگر کافور کے روبرو یا تو مین موزے پہن
اور کمر باندہ اور تلوار کو حمایل کر اپنے دو مسلح چوبداروں کے کندہون پر کہڑا ہوتا
تہا - کافور اس گستاخی سے ناراض ہوا متنبی نے اوس کی ہجو مین ایک قصیدہ کہا
اور صبح کے وقت عید الضحے کے دن سنہ ۳۵۰ھ کو وہان سے بہاگا کافور نے چار دن طرف
اوس کی تلاش کے واسطے قاصد دوڑائے مگر وہ ہاتہہ نہ آیا کہتے ہین کہ کافور نے
متنبی سے ملک کی صوبہ داری کا وعدہ کیا تہا لیکن اس کے تکبر اور رعونت سے
خوف کرکے اسکو ایسے رتبہ عظیم سے محروم رکہا اور لوگون سے کہا کہ العیاذ باللہ جب
نے آنحضرت کے مقابلہ مین دعوی نبوت کا کیا کیا وہ کافور کے مقابلہ مین بادشاہی کا
دعوے نکریگا - سیف الدولہ کی مجلس مین ہر رات شاعر اور ادیب جمع ہوکر مباحثہ کرتے
تہے ایک رات متنبی اور ابن خالویہ نحوی مین بحث ہو رہی تہی کہ ابن خالویہ نے متنبی
کے مونہہ پہ کنجی ماری جس سے خون نکل آیا اسلئے متنبی وہان سے ناراض ہوکر مصر
مین گیا اور کافور کی مدح مین قصیدہ کہا پہر وہان سے بلاد فارس مین گیا اور عضد الدولہ
بن بویہ دیلمی کی مدح کی اور بہت سا انعام پاکر سنہ ۳۵۴ھ مین بغداد کی طرف روانہ ہوا
راستہ مین نعمانیہ کے پاس فاتک بن ابی جہل اسدی سے لڑائی ہوئی جس مین متنبی
اور اوس کا لڑکا دونون مقتول ہوگئے - کہتے ہین کہ جب متنبی نے دشمن کا غلبہ دیکہا
تو بہاگنا چاہا غلام نے متنبی کا یہہ شعر پڑہکر فالخیل واللیل والبیداء تعرفنی
والضرب والطعن والقرطاس والقلم کہا کہ اپنے یہہ شعر اپنی بہادری کی صفت
مین کہا ہے اگر بہاگوگے تو آپکو لوگ جہوٹا شاعر کہین گے - پس متنبی اپنے اس
شعر کے لحاظ سے لڑکر مارا گیا ؞

ابن فارس لغوی

ابو الحسین احمد بن فارس بن زکریا بن محمد بن حبیب رازی لغوی جمیع علوم مین مہارت کامل رکہتا تہا لیکن علم لغت اسپر غالب ہوا جسکے باعث اسکا لقب لغوی پڑا اس نے لغت مین کتاب المجمل اور فقہ مین حلیۃ الفقہا تصنیف کین۔ صاحب مقامات حریری نے مقامہ طیبہ مین مسایل فقہ کے بیان کرنے مین اسکی طرز اختیار کی ہے جب یہہ فاضل شہر ہمدان مین مقیم تہا تو بدیع ہمدانی مصنف مقامات بدیع نے اس سے استفادہ کیا شعر نہایت فصیح و بلیغ کہتا تہا جیسے کہ اُسکے یہہ شعر ہین ؛

وَقَالُوا کَیْفَ حَالُکَ قُلْتُ خَیْرٌ   تُقَضّٰی حَاجَتِیْ وَتَفُوْتُ حَاجٌ

اُنہون نے میرا حال پوچہا مینے کہا اچہا ہے کوئی حاجت روا ہوتی ہے اور کبہی روا نہین ہوتین ؛

اِذَا ازْدَحَمَتْ هُمُوْمُ الصَّدْرِ قُلْنَا   عَسٰی یَوْمًا یَکُوْنُ لَهَا انْفِرَاجٌ

جب غم سینے مین ازدحام کرتے ہین تو کہتا ہون کہ قریب ہے کہ ایکدن انکی کشادگی ہوگی

نَدِیْمِیْ هِرَّتِیْ وَاَنِیْسُ نَفْسِیْ   دَفَاتِرُ لِیْ وَمَعْشُوْقِی السِّرَاجُ

ہمنشین میری بلی اور میری جان کی انیس دفتر اور معشوق میرا چراغ ہے وفات اسکی ۳۹۰ھ مین ہوئی اور قاضی علی بن عبد العزیز کے مقبرہ مین مدفون ہوا ؛

جوہری صاحب صحاح

ابو نصر اسمعیل بن احمد جوہری لغت اور ادب اور خوشخطی مین یگانہ زمانہ تہا لغت مین اسنے ایک کتاب بے نظیر جو صحاح جوہری کے نام سے مشہور ہے تصنیف کی اصل مین یہہ فاراب کا باشندہ تہا لیکن نیشاپور مین آکر اسنے سکونت اختیار کی اور وہین ۳۹۸ھ ہجری مین فوت ہوا ؛

حماد

بدیع الزمان ہمدانی

ابوالفضل احمد بن حسین بن یحیی بن سعید همدانی معروف ببدیع الزمان نظم و نثر مین یگانہ
زمانہ تہا۔ ابوالحسین احمد بن فارس مصنف مجمل سے اس نے روایت کی اور بڑے بڑے فصیح و بلیغ رسالے
تصنیف کیے اور لطیف و عجیب مقامے لکھے حریری نے اسی کی طرز پر مقامات تیار کی اور
اسکے علم و فضل کی تعریف اپنی کتاب کے خطبہ مین بڑے زور و شور سے کی
اور اسکی فصاحت و بلاغت کا معترف ہوا بدیع الزمان نے اچھے اچھے لطیفہ نظم و
نثر مین بیان کیے اور فقرات مسجع اور اشعار مرشحہ اور موشحہ جو سراسر پند و نصایح
سے پُر ہین تصنیف کیے چنانچہ یہان نمونہ کے طور پر دو چار فقرے درج کیے جاتے ہین

الماء اذا طال مکثہ ظہر خبثہ واذا سکن متنہ تحرک نتنہ

پانی جب مدت تک کہڑا رہے تو اوس کی پلیدی ظاہر ہوتی ہے اور جب اوسکی سطح
ساکن ہو تو اوسکی بدبو حرکت کرتی ہے۔ دونون فقرون کا ایک ہی مطلب ہے ؎

الضیف یسمج لقاؤہ اذا طال ثواؤہ ویثقل ظلہ اذا انتہی محلہ

مہمان جب مدت تک قیام کرے تو اوسکا دیکہنا کریہ ہوتا ہے اور جب اوسکا قیام
نہایت تک پہونچے تو اوسکا سایہ ثقیل معلوم ہوتا ہے ان دونون فقرون کا بہی
ایک ہی مطلب ہے ؎

حضرتہ التی ھی کعبۃ المحتاج لا کعبۃ الحجاج ومشعر الکرام
لا مشعر الحرام ومنی الضیف لا منی الخیف وقبلۃ الصلات لا قبلۃ الصلوۃ

اوس کی درگاہ کعبہ محتاجون کا ہے نہ کعبہ حاجیون کا اور محل کرم کا ہے نہ محل حرم کا
اور مہمانون کی آرزوئین ہین نہ خیف کی منی ہے اور صلون کا قبلہ ہے نہ نمازون کا
قبلہ ہے۔ بدیع الزمان اکثر ملک ہرات مین رہتا تہا جب وہان اس کے علم و فضل
او شعر و سخن کا چرچا پہیلا تو بعض اہل عصر نے جنکا سینہ حسد کی آگ سے جلا ہوا تہا
اسکو زہر دیدی جس سے ۳۹۸ھ مین ہلاک ہوا بعض مورخ اپنی تاریخون مین لکہتے ہین کہ

حاکم ابو سعید عبد الرحمان بن دوست روایت کرتا ہے کہ مین نے بڑے بڑے معتبرون سے سنا ہے کہ بدیع ہمدانی مرض سکتہ سے مرا تہا اور اوسکی تجہیز وتکفین مین نہایت جلدی کی گئی اور خیال نہ کیا گیا کہ مرض سکتہ مین مبتلا ہے یا دراصل مرگیا ہے پہر قبر مین اوسکو ہوش آیا اور رات کو کفن کش نے اُسکی آواز سنی اور قبر کو کہود کر دیکہا تو داڑہی پکڑے ہوے قبر کے حبس سے مرا ہوا پایا ؁

نامی شاعر

ابو العباس احمد بن محمد دارمی مصیصی معروف بنامی علم ادب مین ماہر اور شعر گوئی مین متبحر تہا سیف الدولہ کے دربار مین متنبی کے بعد اسکے برابر کسیکا قدر اور مرتبہ نہ تہا اور متنبی سے اسکے معارضے اور مناقشے شاعرانہ بہت ہوتے رہے اشعار اسکے نہایت لطیف اور دلچسپ اور مرغوب خاطر ہین ؁

أتاني في قميص اللاذ يسعى عدوٌّ لي يلقب بالحبيب

میرے پاس ایک دشمن جسکا لقب حبیب تہا سرخ دریائی کا کرتہ پہنے ہوئے دوڑتا آیا۔

وقد عبث الشراب بمقلتيه فصير خده كسنا اللهيب

اور شراب نے اوسکی آنکہون کو مست اور رخسار یکو آگ کی شعلہ کیطرح روشن کر دیا

فقلت له بما استحسنت هذا فقد اقبلت في زي عجيب

مینے اوسے کہا تو نے کس چیز سے اسکو خوب صورت بنایا کیونکہ تو کیا اچہے عجیب لباس مین میرے پاس آیا ہے ؁

أحمرة وجنتيك كستك هذا ام انت صبغته بدم القلوب

کیا تیرے رخسارون کی سرخی نے تجہکو یہہ لباس پہنایا یا تو نے اس کو عاشقون کے دلون کے خون سے رنگا ہے ؁

فقال الراح اهدت لي قميصا بلون قد حكى شفق الغروب

فثوبی و المدام ولون خدی   قریبٌ من قریبٍ من قریبٍ

اوس نے کہا کہ شراب نے مجکو کرتہ جس کا رنگ شفق غروب سے مشابہ ہے تحفہ دیا سو میرا کپڑا اور شراب اور میرے رخسارے کا رنگ آپسمین قریب ہین - یہہ شاعر ۹۰ برس کا ہو کر ۳۹۹ یا ۴۰۰ھ مین شہر حلب مین فوت ہوا - مصیصی نام شہر کا ہے طرطوس کی قریب بحر روم کے کنارے پر جسکو صالح بن علی ابو جعفر منصور کے چچا زادبہائی نے ۱۴۰ھ مین بنایا تہا ؎

ابو الرقعمق

ابو حامد احمد بن محمد انطاکی ملقب بابی الرقعمق شاعر نامور ہے - ثعالبی نے یتیمۃ الدہر مین اسکی بڑی تعریف کی اور کہا کہ یہہ شخص یگانہ زمان اور علامہ دوران تہا اشعار صوفیانہ اور ظریفانہ دونون مین مہارت کامل رکہتا تہا اس کے شعر و سخن کا چرچا تمام ملک شام مین پہیلا اور وہان کے کل شاعرون سے عموماً اور شعراے مادحین سے خصوصاً فایق تہا - اکثر اس کے اشعار صریع الدلا شاعر کے طور پر ہین مصر مین مدت تک رہا اور وہان کے امرا و سلاطین کی مدح مین کئی قصیدے کہے معز ابو تمیم سعد بن منصور اور اوس کے بیٹے عزیز اور حاکم اور قائد اور وزیر ابو الفرج بن کلس وغیرہ روسا کی تعریف مین بڑے مبالغہ کئے اور عزت پائی اور مشہور زمانہ ہوا - اور جمعہ کے دن ماہ رمضان یا ربیع الآخر ۳۹۹ھ مین ملک مصر مین فوت ہوا ؎

ابن بقیہ نحوی

ابو طالب احمد بن بکر بن بقیہ عبدی نحوی فاضل متبحر تہا - اس نے علم نحو ابو سعید سیرافی اور ابو الحسن ربانی اور ابو علی فارسی سے حاصل کیا اور الیضاح ابو علی فارسی کی شرح بہت عمدہ لکہی ماہ رمضان مین پنجشنبہ کے دن ۴۰۶ھ مین فوت ہوا -

اور عبدی نسبت قبیلہ عبد القیس بن اقصے بن دعمی کی طرف ہے *

ابراہیم حصری

ابو اسحق ابراہیم بن علی بن تمیم معروف بحصری قیروانی سخنور نامور اور شاعر سخن پرور وحید عصر اور یگانہ دہر تہا - اسنے عربی مین ایک دیوان اور کتاب زہر الآداب اور ثمر الالباب اور لطایف و ظرایف کے بیان مین کتاب المصون فی سر الہوی المکنون تصنیف کین قیروان کے جوان اس کے گرد بیٹہتے اور اسکے اشعار ظرافت آمیز اور کلمات مسرت انگیز سنکر محظوظ ہوتے اور اسکی بڑی عزت و شان کرتے تہے اس کے شعر و سخن کا چرچا اطراف عالم مین اسقدر پہیلا کہ چارون طرف سے اسکو انعام اور صلے ملنے لگے - یہہ شاعر ابو الحسن علی حصری شاعر کی خالہ کا بیٹا ہے جو پانچوین صدی مین ہوا حصری بمحل حصر یا بیع حصر کی طرف منسوب ہے - قیروان بفتح قاف افریقیہ مین ایک شہر کا نام ہے جسکو عقبہ بن عامر صحابی نے تعمیر کیا تہا

ابو عامر بن شہید قرطبی

ابو عامر احمد بن عبد الملک بن مروان ذو الوزارتین الاعلی احمد بن عبد الملک بن عمر بن محمد بن عیسے بن شہید اشجعی اندلسی ۳۸۲ھ مین پیدا ہوا شہر اندلس مین اس کے برابر کوئی عالم نہ تہا ابن حزم ظاہری سے اس کے اکثر مکاتبات اور مداعبات ہوتے رہے - اور اس نے کتاب کشف الدک و ایضاح الشک و کتاب التوابع و الزوابع اور اور نہایت عمدہ کتابین تصنیف کین اور باوجود کمال علم و فضل کے سخاوت و ثروت مین مشہور آفاق تہا جمعہ کے دن چاشت کے وقت اخیر تاریخ ماہ جمادی الاولی ۴۲۶ھ مین شہر قرطبہ مین فوت ہوا اور اشجعی نسبت اشجع بن ریث بن غطفان کی طرف منسوب ہے *

ابن کلیب

احمد بن کلیب شاعر نامور اور سخنور معنے پرور بذلہ گو لطیفہ سنج تھا اسلم بن احمد بن
سعید پر عاشق ہوا اور اوس کے حسن وجمال اور خط وخال کی وصف مین شعر کہتا تھا
چنانچہ اسنے یہہ اشعار اپنے معشوق کی صفت مین کہے ہین ؎

وَاَسلَمَنِی فِی هَوَاهٗ   اَسلَمُ هٰذَا الرَّشَا
غَزَالٌ لَهٗ مُقلَةٌ   یُصِیبُ بِهَا مَن یَّشَاءُ
وَشٰی بَینَنَا حَاسِدٌ   سَیُسْاَلُ عَمَّا وَشٰی
وَلَو شَاءَ اَن یَّرتَشِی   عَلَی الوَصلِ رُوحِی ارتَشٰی

یہہ شاعر اپنے دوست کے ہجر و فراق مین سنہ ۴۲۶ھ مین فوت ہوا ؎

ابن الابار

ابوجعفر احمد بن محمد خولانی اندلسی اشبیلی معروف بابن ابار معتضد عباد بن محمد
لخمی اشبیلیہ کے حاکم کے مقربون مین سے تھا عالم اجل و فاضل اکمل تھا نظم مین اسکو پوری
دسترس تھی عربی مین اس نے ایک دیوان نہایت فصیح و بلیغ تصنیف کیا وفات
اس کی سنہ ۴۳۳ھ مین ہوئی خولان بفتح خاء معجمہ خولان بن عمرو کی طرف منسوب ہے
اور اشبیلیہ اندلس مین ایک شہر کا نام ہے ؎

ابونصر منازی

ابونصر احمد بن یوسف سلیکی منازی کاتب سر دفتر شعرائے نامدار و فضلائے
قابل و جبار تھا ابونصر مروان کردی والی میافارقین اور دیار بکر کا وزیر ہوا اور
شہر میافارقین اور آمد کی جامع مسجد مین بڑا کتب خانہ جمع کرکے وقف کیا -
ایک دفعہ منازی ابوالعلاء معری سے معرۃ النعمان مین ملا ابوالعلاء نے اسکے
آگے شکایت کی کہ مین نے ہر چند ابنائے زمانہ سے اپنا تعلق چھوڑ دیا ہے لیکن پھر
بھی ان کا میرے ایذا رسانی سے ہرگز باز نہین آتے ابونصر منازی نے کہا اب

اون کو تم سے کیا تعلق ہے تو نے انکے واسطے دنیا کو چھوڑ دیا ابوالعلا نے تین دفعہ کہا دنیا
کیا بلکہ میں نے آخرت بہی ان کے واسطے چھوڑ دی مگر ابونصر مذکور سر نیچے کرکے کھڑا رہا۔ اور
زبان سے کچھہ نہ کہا ابوالمعالی حضیری کتاب زینۃ الدہر میں سنازی کے یہہ شعر لایا ہے

ولی غلام طال فی دقۃ ٭ کخط اقلیدس لا عرض لہ

میرا ایک غلام باریکی میں اقلیدس کے خط کی طرح لنبا ہے جو عرض نہیں رکھتا ٭

وقد تناہی عقلہ خفۃ ٭ فصار کالنقطۃ لا جزء لہ

اور اوس کی دانش خفت میں اُس نہایت تک پہونچی کہ نقطہ کی طرح اوسکی جزو نہیں
اس نے عربی میں ایک دیوان تصنیف کیا مگر مورخین لکھتے ہیں کہ وہ مشتہر نہیں ہوا اور
نہایت قلیل الوجود ہے۔ وفات اسکی ۳۳۵ھ میں ہوئی سنازی سناز جزو کی طرف
منسوب ہے جو خرت برت کے پاس ہے اور خرت برت نام قلعہ زیاد کا ہے اور یہہ
سنا زوہ سناز کرد نہیں ہے جو نام قلعہ کا مضافات اخلاط سے ہے ٭

معری شاعر

ابوالعلاء احمد بن عبداللہ بن سلیمان بن محمد بن سلیمان بن داود تنوخی معری
شاعر عدیم المثل تہا۔ علم صرف و نحو و لغت و اشتقاق و بدیع و بیان و معانی و ادب وغیرہ
میں یکتائے زمانہ تہا علم نحو و لغت معرہ میں اپنے باپ سے اور حلب میں علی محمد
بن عبداللہ بن سعد نحوی سے حاصل کیا کئی کتابیں اور رسالے تصنیف کئے اور
اکثر کتابیں اسکی اوسوقت میں مشہور اور مقبول ہوئیں نظم میں کتاب لزوم مالا یلزم
پانچ جلد میں تصنیف کی اور کتاب سقط الزند تصنیف کرکے پہر آپ ہی اوس کی شرح
ضوء السقط لکہی اور ایک کتاب جسکا نام الایک والغصون اور معروف بالہمزہ والردف
ہے علم ادب میں قریب سو جزو کے تصنیف کی (جزو سے مراد یہاں جلد ہے) ابوالقاسم علی
بن محسن تنوخی اور خطیب ابوزکریا وغیرہ علمائے نامدار نے اس سے علم تحصیل کیا اور

روایت کی اجازت لی - ۲۷ ماہ ربیع الاول ۳۶۳ھ مین جمعہ کے دن وقت غروب آفتاب
کے شہر معرہ مین پیدا ہوا اور ۳۶۷ھ مین چیچک سے اندہا ہوا اور داہنی آنکہہ پر سفیدی
چہاگئی اور بائین آنکہہ بالکل جاتی رہی - حافظ سلفی ابو محمد عبد اللہ بن ولید بن غریب
ایادی سے روایت کرتا ہے کہ مین بچپن مین ایک مرتبہ اپنے چچا کے ہمراہ ابو العلا کی
زیارت کے واسطے گیا اور وہان جاکر دیکہا کہ ابو العلا نمدہ کی مصلے پر بیٹہا ہوا ہے اور
نہایت نحیف الجسم پیر فرتوت ہے ایک آنکہہ اوسکی رخسارے پر پڑی ہوئی اور دوسری
آنکہہ غور مین گئی ہوئی ہتی اور چہرہ پر چیچک کے داغ ہین - مین اوس کے قریب جاکے
بیٹہا اسنے میرے سر پر ہاتہہ پہیر کر پیار کیا اور نہایت تضرع و عاجزی سے میرے حق مین
دعا کی - اس نے ایک کتاب لامع العزیز دیوان متنبی کے شعرون کی تشریح مین لکہی جس سے
لوگ بڑے خوش ہوئے اور اوسکے پاس جاکر تحسین اور آفرین کرنے اور داد سخن
دینے لگے - ابو العلا نے کہا کہ اس کتاب کے لکہنے مین گویا متنبی کی روح نے مجہے مدد
دی اور پردہ غیب سی میری طرف توجہ کی - اسنے دیوان ابو تمام کو مختصر کرکے اوسکی شرح
لکہی اور اوس کا نام ذکری حبیب رکہا اور دیوان بحتری کو مختصر کرکے اوس کی شرح لکہی
اور اوسکا نام غیث الولید رکہا اور دیوان متنبی کو مختصر کرکے اوس کی شرح لکہی اور اوسکا
نام معجز احمد رکہا ۳۹۸ھ مین بغداد مین آیا اور وہان ایک سال اور سات مہینے رہکر پہر
مصر مین واپس گیا اور کتابین تصنیف کرنے لگا اور درس جاری کیا چنانچہ چارون طرف
سی طلبا اسکے پاس استفادہ کے واسطے آتے تہے - ابو العلا نے نابینائی کے باعث
ایک مکان خاص اپنے واسطے مقرر کیا ہوا تہا جس مین ہمیشہ بیٹہا رہتا تہا اسلئے اسکا
نام رہین المجلس پڑا اس نے ۴۵ سال گوشت اس خیال سے نہ کہایا کہ بہلے اچہے
جانور کو ذبح کرنا محض ایذا رسانی ہے اور یہہ امر مطلقاً معیوب و مذموم ہے - کہتے
ہین کہ اس شاعر نے گیارہ سال کی عمر مین شعر کہنا شروع کیا تہا جمعہ کی رات تیسری

ماہ ربیع الاول ۴۴۹ھ مین شہر معرہ مین فوت ہوا- اور اپنے محلہ کے مسکان مین دفن کیا گیا- تنوخی بفتح تا وضم نون نام قبیلہ کا ہے اور معری نسبت معرۃ النعمان کی طرف ہے اور معرہ نعمان ایک گانو کا نام ہے جو مابین حماۃ اور شیرز کے واقع ہے اور نعمان بن بشیر انصاری کی طرف منسوب ہے ؎

خطیب بغدادی

ابو بکر احمد بن علی بن ثابت بن احمد بن مہدی بن ثابت بغدادی المعروف بخطیب بغدادی مصنف تاریخ بغداد فاضل کامل اور عالم عاقل تہا- علم حدیث اور تواریخ مین بڑا ماہر تہا اس نے فقہ ابو الحسین محاملی اور قاضی ابو الطیب طبری سے حاصل کی اور اوسمین ضرب المثل زمانہ ہوا اور قریب ایک سو کے تصنیف کی مگر سب علمون سے بڑہکر اسکا خیال علم حدیث اور تواریخ مین تہا اور تواریخ مین اسکی سند کو بڑا اعتبار ہے چوبیسوین ماہ جمادی الآخر روز پنجشنبہ ۳۹۲ھ مین پیدا ہوا اور ساتوین ذی الحجہ یوم دوشنبہ ۴۶۳ھ مین رحلت کی- محب الدین ابن نجار بیان کرتا ہے کہ ابو البرکات اسمعیل بن سعد صوفی نے کہا کہ شیخ ابو بکر بن زہرا صوفی نے اپنی قبر کے واسطے بشر حافی کی قبر کے پاس جگہہ لی تہی اور وہان ہر ہفتہ مین ایک دو مرتبہ جاکر قرآن مجید پڑہتا اور سویا کرتا تہا جب ابو بکر خطیب کے مرنیکا وقت قریب اپہونچا تو اوس نے وصیت کی کہ مجہے بشر حافی کے پاس دفن کرین اور میرا کل مال و متاع فقہا اور محدثین کو دین اور کتب خانہ وقف کرین پس لوگ اوس کے مرنے کے بعد ابو بکر بن زہرا سے قبر کی زمین کے واسطے مستدعی ہوئے لیکن اوس نے سخت انکار کیا پہر وہ اوس کے باپ کے پاس گئے اوس نے بیٹے کو بلوا کر کہا کہ مین یہہ نہین کہتا کہ خطیب کی قبر کے واسطے جگہہ دو مگر یہہ بتاؤ کہ اگر بشر حافی زندہ ہوتا اور تو اوسکے پاس بیٹہا ہوتا اور خطیب آکر تیرے سے نیچے درجہ پر بیٹہتا تو کیا یہہ بات تجہی اچہی معلوم

ہوتی۔ ابو بکر بن زہر نے کہا نہین بلکہ مین اونکو اپنی جگہہ دیتا اور آپ اون سے نیچے بیٹھتا اوس کے باپ نے کہا کہ اب یہی ایسا ہی کرنا چاہیئے پس ابو بکر نے خوش ہوکر اوسی وقت جگہہ دیدی ؁

ابن زیدون مخزومی

ابو الولید احمد بن عبد اللہ بن احمد بن غالب بن زیدون مخزومی اندلسی قرطبے شاعر بذلہ گو بطیفہ سنج اور فصاحت شعر مین ضرب المثل زمانہ تہا ابن بسام نے کتاب ذخیرہ مین لکہا ہے کہ ابن زیدون نظم و نثر مین اوستاد کامل تہا اور شعراے بنی مخزوم کا اسپر خاتمہ ہوا۔ فقہ مین اس کے برابر کوئی فاضل نہ تہا شہر قرطبہ مین لوگ اسکی پاس آکر علم لغت اور ادب پڑہتے اور فایدہ حاصل کرتے تھے ۴۴۱ھ مین قرطبہ سے معتضد باللہ ابو عمر عباد والی اشبیلیہ کی خدمت مین گیا معتضد باللہ نے اسکی بڑی عزت وحرمت کی اور اپنا مصاحب بنایا ماہ رجب ۴۶۳ھ مین شہر اشبیلیہ مین فوت ہوا اور وہین دفن کیا گیا۔ ابن زیدون مخزومی اسکا لقب مشہور ہوا اور زیدون اسکی جد کا نام ہے

ابن خیاط شاعر

ابو عبد اللہ احمد بن محمد بن علی بن یحیی بن صدقہ تغلبی المعروف بابن خیاط کاتب شاعر فصیح اللسان اور بلیغ البیان تہا نظم و نثر دونون مین یگانہ زمانہ شمار کیا جاتا تہا۔ سیر و سیاحت کا اسکو بڑا شوق تہا کئی ملکون مین پہرتا رہا اور اکثر معززون کی مدح مین قصاید کہے۔ ابو الفتیان بن جیوش شاعر سے حلب مین ملا اور اپنے طبعزاد شعر اوس کو سنائے۔ ابو الفتیان نے کہا کہ مجہے اس نوجوان نے اپنی جان پر رولا دیا کیونکہ بسا اوقات جہان مین ایسا ہوتا رہا ہے کہ جب کوئی شخص کسی صناعت مین ماہر ہوا تو یہہ امر اوس فن کے بوڑہون کے مرنے پر دال ہوا۔ یہہ شاعر ایک دفعہ مفلسی کی حالت مین شہر بغداد مین گیا اور ابن جیوش کیطرف خط لکہا ابن جیوش

نے اس کی بڑی قدر و منزلت کی اور اپنے پاس رکھا اس کے اشعار عربی اکثر لاجواب
ہین دمشق مین ۵۷۰ھ ہین پیدا ہوا اور گیارہوین ماہ رمضان ۶۴۹ھ مین فوت ہوا ؁

ابن خازن کاتب

ابو الفضل احمد بن محمد بن فضل بن عبد الخالق المعروف با بن خازن کاتب بغدادی
اصل بغدادی مولد علم اور شعر اور خوشخطی مین یگانہ زمانہ تہا حسبقدر اسکی شعر ہین
سب جید او مقبول اہل فن ہین چنانچہ اس کے دو شعر ذیل مین درج کیے جاتے ہین ؏

مَن یستقم یُحرم مُناه ومن یزغ ٭ یختصّ بالاسعاف والتمکین

جو شخص ایک ہی حال پر قایم رہیگا وہ اپنی امیدون سے محروم رہیگا اور جو ایک حال
سے پہسلیگا وہ حاجت روائی اور تمکین کے ساتہہ خاص ہوگا ؏

اُنظر الی الالف استقام ففاته ٭ عجمٌ وفاز بها اعوجاج النون

الف کی طرف دیکہو کہ مستقیم ہے تو عجم نے اوسکو ترک کیا اور خمیدگی نون کی اس رتبہ
کو پہونچی یعنے عرب و عجم دونون زبانون مین نون آتا ہے۔ وفات اس کی ماہ صفر
۵۱۸ھ مین ہوئی ؏

ابو الصلت امیہ

ابو الصلت امیہ بن عبد العزیز بن ابو الصلت اندلسی کاتب فصیح اور شاعر بلیغ تہا۔
ایک کتاب یتیمۃ الدہر ثعالبی کی طرز پر لکہی اور اوسکا نام حدیقہ رکہا۔ علم حکمت اور ادب
مین اور علمون سے بڑہکر مہارت رکہتا تہا اور ادیب حکیم کے نام سے مشہور تہا۔ شعر
نہایت فصیح و بلیغ تصنیف کرتا تہا چنانچہ اس کے یہہ دو شعر ہین ؏

عجبت من طرفك في ضعفه ٭ کیف یصید البطل الاصیدا

مین تیرے گوشہ چشم سے تعجب کرتا ہون کہ وہ باوجود ضعف کے بڑے بڑے سرکش
بہادرون کو کیسا شکار کرتا ہے

یفعل فینا وھو فی غمدہ ما یفعل السیف اذ جرّدا

اور باوجودیکہ وہ پردے مین ہے پہر ہم مین وہ کام کرتا ہے جو تلوار مجرد کام کرتی ہے
اخیر عمر مین شہر مہدیہ مین سکونت پذیر ہوا اور وہان کے حاکم علی بن یحیی بن تمیم
بن معز بن بادیس نے اسکی بڑی عزت و توقیر کی اور وہان خدا تعالے نے اسکو
ایک لڑکا بہی عطا فرمایا جسکا نام اس نے عبد العزیز رکہا یہہ عبد العزیز شعر و شطرنج
مین بڑا فایق تہا اور شہر بجایہ مین ۵۴۶ھ مین فوت ہوا۔ اور ابو الصلت امیہ ۵۲۹ھ
مین شہر مہدیہ مین راہی ملک بقا ہوا ؎

کلبی غزی

ابو اسحق ابراہیم بن یحیی بن عثمان بن محمد کلبی اشہبی غزی شاعر فصیح اللسان
اور ناظم خوش لہجہ عذب البیان تہا۔ حافظ ابن عساکر نے تاریخ دمشق مین لکہا ہے
کہ یہہ شخص ۴۸۱ھ مین دمشق مین آیا اور فقیہہ نصر مقدسی سے علم حدیث کی تکمیل کی
اور بغداد مین جاکر کئی سال مدرسہ نظامیہ کا مدرس رہا اور وہان کے مدرسون کی
مدح مین کئی قصیدے کہے اور کئی مرثیہ منظوم کئے۔ پہر وہان سے خراسان کو گیا
اور وہان کے امرا و سلاطین کی تعریف مین بہت قصیدے کہے اور عزت و منزلت
حاصل کی۔ عربی مین ہزار بیت کا دیوان تصنیف کیا۔ عماد کاتب نے خریدہ مین
اس کی بہت تعریف کی اور لکہا کہ کلبی غزی نے بہت شہرون کی سیر و سیاحت کی
اور دور دراز ملکون مین گیا اور علم کا شیوع کرتا رہا اور جہان گیا وہان کے بزرگون
کی تعریف مین قصیدے کہے اور عزت پائی اور مقبول خاطر خاص و عام ہوا آخر خراسان
اور کرمان مین اس کی بڑی قدر و منزلت ہوی اور وہان کے روسا و علما نے
اسکی بہت تعظیم و تکریم کی۔ ناصر الدین مکرم بن علا وزیر کرمان کی مدح مین اسنے
قصیدہ بائیہ تصنیف کیا اور بڑا انعام پایا اور اپنے وقت مین اوستاد فن مشہور ہوا۔

اشعار ظرافانہ بھی اس کے بکثرت ہین آخر مین اس نے شعر کہنا چہوڑ دیا کسی نے
پوچھا کہ آپ نے شعر کہنا کیون چہوڑ دیا ہے اسنے اسکے جواب مین فی البدیہہ یہہ دو شعر کہے

قالوا هجرت الشعر قلت ضرورة ٭ باب الدواعی والبواعث مغلق

لوگون نے کہا کہ تو نے شعر کہنا کیون چہوڑ دیا مینے کہا اسواسطے کہ خواہش کرنے
اور برانگیختہ کرنے والون کے دروازے بند ہوئے ٭

خلت الدیار فلا کریم یرتجی ٭ منه النوال ولا ملیح یعشق

اور سب ولائیتین خالی ہوئین اب نہ کوئی کریم ہے جس سے بخشش اور انعام کی
امید کی جاوے اور نہ کوئی ملیح ہے جسپر عشق لگایا جاوے شہر غزہ مین
۴۴۱ھ مین پیدا ہوا۔ اور شہر مرو اور بلخ کے درمیان ۵۲۴ھ مین فوت ہوا٭
نقل کرتے ہین کہ جب اسکی وفات کا وقت نزدیک پہونچا تو یہہ عجز و انکسار سے رو کر کہنے
لگا کہ مجھے غفور الرحیم کی درگاہ سے ضرور تین چیزون کے باعث امید مغفرت کی ہے
اول یہ مولد امام شافعی کا شہر ہے دوسرا مین پیر فرتوت ہون اور میری عمر
سنتر سے زیادہ ہے۔ تیسرا مین مسافرت مین مرونگا۔ پس یہہ کہکر فوت ہوا٭

ابن خفاجہ اندلسی

ابو اسحق ابراہیم بن ابوالفتح بن عبداللہ بن خفاجہ اندلسی شاعر خوش تقریر
شیرین بیان تہا ابن بسام نے ذخیرہ مین اسکی بڑی تعریف کی اور اس کو
شعرائے مجیدین سے گنا یہہ شاعر اپنے اشعار در نثار کے عوض امرا و سلاطین
سے صلہ و انعام کی بالکل خواہش نہ رکہتا تہا ایک دیوان عربی مین نہایت عمدہ
تصنیف کیا۔ شہر شقر مین ۴۵۰ھ مین پیدا ہوا۔ اور اسی شہر مین ۲۶ ماہ شوال ۵۳۳ھ
ہجری مین فوت ہوا۔ شقر ایک چہوٹا سا شہر شاطبیہ اور بلنسیہ کے درمیان واقع ہے٭

احمد ارجانی

ابوبکر احمد ناصح الدین بن محمد بن حسین ارجانی تستر اور عسکر مکرم کا قاضی تہا۔ شعر بہت فصیح و بلیغ کہتا تہا۔ عماد کاتب اپنی کتاب خریدہ مین لکہتا ہے کہ ارجانی عنفوان جوانی مین مدرسہ نظامیہ مین رہا اور شعر کی طرف اس قدر مایل تہا کہ اپنی اخیر عمر تک اسی مین مصروف رہا۔ ابن خلکان کہتا ہے کہ مینے اس کے دیوان مین لکہا دیکہا ہے کہ یہہ خوزستان کے شہرون تستر اور عسکر مکرم مین قاضی ناصر الدین ابو محمد عبد القاہر بن محمد اور اسکے بعد عماد الدین ابو العلاء کا نایب رہا۔ شاعر فقیہ تہا۔ یہہ مختلف اشعار اس کے ہین ؎

انا اشعر الفقہاء غیر مدافع ۔۔۔ فی العصر وانا افقہ الشعراء

مین بلا روک ٹوک اپنے زمانہ کے سب فقیہون سے بڑا شاعر ہون یا مین سب شاعرون سے بڑا فقیہہ ہون ؎

احب المرء ظاہرہ جمیل ۔۔۔ لصاحبہ وباطنہ سلیم

مین اوس شخص کو دوست رکہتا ہون جسکا ظاہر اپنے دوست کے حق مین نیک اور باطن سلیم ہو

مودتہ تدوم لکل ہول ۔۔۔ وہل کل مودتہ تدوم

اوس کی دوستی ہر ایک خوف و خطر مین ہمیشہ رہتی ہے اور کیا ہر ایک شخص کی دوستی ہمیشہ رہتی ہے۔ اس نے عربی مین ایک دیوان نہایت عمدہ تصنیف کیا ۔۔۔ھ مین پیدا ہوا۔ اور ماہ ربیع الاول ۔۔۔ھ مین شہر تستر یا عسکر مکرم مین فوت ہوا ؎

ابن منیر شاعر

ابو الحسین احمد بن منیر بن احمد بن مفلح طرابلسی مہذب الدین عین الزمان لقب شاعر بے نظیر تہا اسکا باپ طرابلس کے کوچون اور بازارون مین شعر گاتا پہرتا تہا صغر سنی مین اس نے قرآن مجید حفظ کر لیا اور جوان ہوتے ہی علم ادب مین کمال پیدا کیا اور ایک دیوان عربی مین نہایت فصیح و بلیغ تصنیف کیا اور دمشق مین آکر

سکونت اختیار کی - ابن منیر اور ابو عبد اللہ محمد بن نصر بن صغیر المعروف بابن قیسرانی
مین بڑے سوا دشمنا ادر منا قشے ہوتے رہے اور ایک دوسرے کی مذمت مین قصیدے
لکھتے رہے ابو المجد قاضی سوتیا ربیان کرتا ہے کہ ملک شام مین دو شاعر ابن منیر
اور ابن قیسرانی یگانہ زمانہ تھے - اور اکثر ابن منیر ابن قیسرانی کو ملامت کرتا تہا کہ ابن
قیسرانی ایسا منحوس ہے کہ جس سے وہ ہمنشین ہوتا ہے وہ ضرور ہی رنج والم مین
پڑتا ہے اتفاقاً اتابک عماد الدین زنگی حاکم شام نے جب قلعہ جعبر کا محاصرہ کیا تو اوسکی
محفل مین مغنی نے ابن منیر کا شعر گایا اتابک زنگی کو وہ شعر نہایت پسند آیا اوس نے
حلب کے حاکم کی طرف خط لکہا کہ ابن منیر کو ہماری طرف جلدی بہیجدو حاکم حلب نے
خط دیکھتے ہی ابن منیر کو اوس کی طرف روانہ کیا - پس ابن منیر جس رات اتابک
کے پاس پہونچا اوسی رات اتابک مقتول ہوا اور ابن منیر ہمراہ لشکر کے حلب مین
واپس آیا ابن قیسرانی نے کہا کہ اے ابن منیر یہہ باعث تیرے تکبر اور طعنہ زنی کا
ہے جو تو ہر وقت مجہہ سے کرتا تہا - ابن منیر شہر طرابلس مین ۴۷۳ھ مین پیدا ہوا -
اور ماہ جمادی الاخر ۵۴۸ھ مین شہر حلب مین فوت ہوا - ابن خلکان لکہتا ہے کہ
ابن منیر کی قبر پر مینے یہہ شعر لکہے ہوئے دیکھے ؏

مَنْ زَارَ قَبرِی فَلْیَکُنْ مُوقِناً ۔۔۔ انّ الّذِی اَلْقَاہُ یَلْقَاہُ
جو شخص میری قبر کی زیارت کرے یقیناً جان لے کہ جس نے مجہے مارا ہے وہ اوسی کو مار یگا

فیرحم اللہ امرءً زارنی ۔۔۔ وقال لی یرحمک اللہ
خدا تعالی اوس بندہ پر رحم کرے جس نے میری قبر کی زیارت کی اور یرحمک اللہ کہا

رشید بن زبیر غسانی

قاضی رشید ابو الحسین احمد بن قاضی رشید ابو الحسن علی بن قاضی رشید ابو اسحق
ابراہیم بن محمد بن حسین بن زبیر غسانی حاوی علوم ظاہری و باطنی واقف مسائل

عقلی و نقلی ادیب اریب فطن کبیب تہا۔ کتاب الجنان اور ریاض الاذہان علمای کرام و شعرای عظام کے بیان مین لکہی اور ایک دیوان عربی مین نہایت عجیب و غریب تصنیف کیا۔ اس نے ۳۴۳ھ مین شعر کہنا شروع کیا تہا اور کاتب نے کتاب السیل والذیل مین اسکی علم اور شعر کی بڑی تعریف کی۔ ۵۵۹ھ مین شہر اسکندریہ مین ناظر دیوان شاہی ہوا۔ اور ماہ محرم ۵۶۳ھ مین ظلماً قتل کیا گیا غسانی قوم ازد سے ایک قبیلہ کا نام ہے جو یمن مین پانی غسان کا پینے سے غسانی مشہور ہوئے اور غسانیون کا مفصل حال ہمنے تاریخ عرب مین لکہا ہے ؎

ابن رفاعی

ابو العباس احمد بن ابو الحسن علی بن ابو العباس احمد المعروف با بن رفاعی علم و عمل مین کامل اور شعر گوی مین یگانہ تہے ہزارون آدمی آپکے معتقد اور ہر طرح کے فیوضات آپ سے جاری تہے طایفہ رفاعیہ اور بطائحیہ آپکی طرف منسوب ہے آپکے معتقد ایسے صاحب کرامت تہے کہ زندہ سانپ کو کہا جاتے تہے اور گرم تنور مین داخل ہو کر اونکو سرد کر دیتے تہے اور علمای کرام آپ سے مستفیض ہونے کے لئے ممالک دور دراز سے آتے تہے اور اپنا مقصود حاصل کر کے واپس جاتے تہے آپ شعر نہایت فصیح بلیغ تصنیف کرتے تہے چنانچہ آپکے ایک قصیدے کے چند شعر یہان لکہے جاتے ہین ؎

اذا جن لیلی هام قلبی بذکرکم　　　انوح کما ناح الحمام المطوق

جسوقت اندھیری رات چہا جاتی ہے تو میرا دل تمہارے ذکر سے حیران و پریشان ہوتا ہے اور مین قمری طوق دار کی طرح نوحہ کرتا ہون ؎

وفوقی سحاب تمطر الهم والاسی　　　وتحتی بحار بالجوی تتدفق

میرے اوپر ایسے بادل ہین جو غم و الم کا مینہ برساتے ہین اور میرے نیچے ایسے دریا ہین جو روزشسے پانی درد اور فراق کا بہاتے ہین ؎

سلوا ام عمرو کیف بات اسیرھا تفک الاسارا دونہ وھو موثق

ام عمرو سے پوچھو کہ اوس کے قیدی نے رات کس طرح کاٹی ہوگی جبکہ اور قیدی اوسکے پاس رہا کیے جاتے تھے اور وہ بند تہا ؀

فلا ھو مقتول ففی القتل راحۃ ولا ھو ممنون علیہ فیطلق

پس نہ وہ قتل کیا گیا کیونکہ قتل مین اسکے لئے راحت تہی اور نہ اوس پہ احسان کیا گیا تاکہ رہا کیا جاتا۔ ۲۲۔ جمادی الاول ۵۷۸ھ مین قریہ ام عبیدہ مین فوت ہوئے۔ ام عبیدہ عراق کے بطایح کے درمیان ایک گانو کا نام ہے اور بطایح عراق کے قریب چند گانو ہین جو سنگریزے والی زمین پر جہان پانی کا گذر ہوتا ہے واقع ہین اور ملک عراق مین اون کی بڑی شہرت ہے رفاعی رفاعہ کی طرف منسوب ہے اور رفاعہ ایک مرد عربی کا نام ہے ؀

اسعد بن مماتی

ابوالمکارم اسعد بن خطیر ابی سعید مہذب بن مینا مماتی مصری نصرانی ناظم وناشر مجمع الفضایل منبع الفواضل تہا اور مصر مین عہدہ ناظر دیوان شاہی پر ممتاز رہا۔ اس نے بہت عمدہ عمدہ تصنیفات کین چنانچہ سلطان صلاح الدین کے احوال مین نظم مین ایک عمدہ کتاب تصنیف کی اور کتاب کلیلہ دمنہ کو منظوم کیا اور ایک عمدہ دیوان عربی مین تصنیف کیا۔ یہہ شخص آبا و اجداد سے شاعر چلا آتا ہے عماد کاتب نے اپنی کتاب خریدہ مین اسکی تعریف کی اور لکہا کہ مین اسعد مذکور سے شہر قاہرہ مین ملا تہا اسوقت وہ ملک ناصر کے لشکر کا متولی تہا اور لشکر کے کل آدمی معہ اپنے متولی اسعد کے نصرانی تہے پہر یہہ شخص ملک صلاح الدین کیوقت مین مشرف باسلام ہوا جبکہ صفی الدین وزیر سے ڈر کر ملک ظاہر سے پناہ لینے کے واسطے حلب کی طرف بہاگ گیا ۶۲ سال کا ہوکر یکشنبہ کے دن ماہ جمادی الاول ۶۰۶ھ مین فوت ہوا مماتی اسکی جد ابوملیح کا لقب ہے ؀

نفیس قطرسی

ابو العباس احمد بن ابو القاسم عبد الغنی بن احمد بن عبد الرحمان بن خلف بن مسلم لخمی منعوت به نفیس ادیب اور شاعر بے نظیر تہا عربی مین اس نے ایک دیوان نہایت عمدہ تصنیف کیا اور اس کے بعض قصیدون مین اسد شجاع الدین جلدک والی دمیاط کی تعریف کی - نفیس قطرسی ستر سال کا ہوکر ۲۴ ربیع الاول [illegible] مین شہر قوص مین فوت ہوا - قطرس اس کے جد کا نام ہے اور لخمی لخم بن عدی کی طرف جس کا نام مالک ہے منسوب ہے اور مالک جذام کا بہائی ہے اور جذام کا نام عمرو بن عدی ہے دونون بہائیون مین ایک مرتبہ سخت جہگڑا ہوا تہا جس مین عمرو نے مالک کے لخم یعنی تپانچہ مارا اور مالک نے عمرو کے ہاتہ پر چہری ماری جس سے اوسکا ہاتہ کٹ گیا اس لئے لخم اور جذام کے معنی کاٹنے کے ہین - اس دن سے مالک کا نام لخم اور عمرو کا نام جذام پڑ گیا اور دونون قبیلے اسکے نام سے مشہور ہوئے - ان قبائل کا [illegible] ذکر تاریخ عرب مین کیا گیا ہے ؛

ابراہیم ظہیر الدین قاضی سلامی

ابو اسحق ابراہیم بن نصر بن عسکر الملقب بظہیر الدین عراق کا باشندہ تہا مدرسہ نظامیہ مین اس نے تعلیم پائی اور علم فقہ اور حدیث مین کمال پیدا کیا اور سلامیہ مین عہدہ قضا پر ممتاز ہوا - اور مدت تک وہین قاضی رہا مگر اخیر اسے تصوف کا شوق اسقدر غالب ہوا کہ شب و روز اسی شغل مین رہتا تہا پنجشنبہ کے دن [illegible] ماہ ربیع الآخر [illegible] مین سلامیہ مین فوت ہوا ؛

صلاح الدین اربلی

ابو العباس احمد بن عبد السید بن شعبان اربلی شاعر رطب اللسان اور عذب البیان تہا امام غزالی کی خلاصۃ الفقہ کو اکثر یاد کرتا تہا ماہ [illegible] [illegible] مین بادشاہ نے اسکو

قید کردیا مدت تک قید مین رہا پھر اس نے یہہ دو بیت

اصنع ما شئت انت المحبوب ۔ مالی ذنب بلی کما قلت ذنوب

ھل لکم بالوصال فی لیلتنا ۔ تجلو صدا القلب تعفو الذنوب

تصنیف کرکے ایک رقاصہ کی طرف بادشاہ کی محفل مین گانے کے لئے لکھ نہ بھیجے رقاصہ نے وہ شعر گاتے بادشاہ نے پوچھا یہہ شعر کس شاعر کے ہین رقاصہ نے اس کا نام بتلایا بادشاہ نے اُسی وقت اس کو رہا کردیا اور آگے سے بڑہکر اس کی عزت و توقیر کرنے لگا اور ایک منصب جلیل عطا فرمایا یہہ شاعر ۲۵ ذی الحجہ سنہ ۱۳۱ھ مین اس جہان فانی سے ملک جاودانی کو رخصت ہوا ۔

ابن خلکان

ابو العباس احمد بن ابراہیم بن ابی بکر بن خلکان بن تاوق بن عبد اللہ بن شاکل بفتح کاف بن حسین بن ملک بن جعفر بن یحیی بن خالد برمکی قاضی القضاۃ شمس الدین اربلی سر دفتر علماء نامدار و سرآمد فضلائے عالی تبار علم فقہ و حدیث اور ادب اور تاریخ اور نحو و عروض اور لغت اور نقد شعر مین بے نظیر تہا نظم و نثر دونون نہایت فصیح و بلیغ تصنیف کرتا تہا عربی مین تاریخ وفیات الاعیان المشہور تاریخ ابن خلکان جو جم الفوائد کثیر المنافع ہے اسنے تصنیف کی ۔ یہہ فاضل مدت تک ملک مسعود بن مظفر والی حماۃ پر عاشق رہا اور ایک مرتبہ اوسکے ہجر و فراق مین تمام رات یہہ شعر پڑہتا رہا ۔

انا واللہ ھالک ۔ آیس من سلامتی

مین خدا کی قسم مرنے والا اور اپنی سلامتی سے مایوس ہون ۔

اواری القامۃ التی ۔ قد اقامت قیامتی

یا وہ قد و قامت دیکھون جس نے میری قیامت برپا کی ۔ یہہ فاضل کئی مدرسون مین مدرس رہکر پہلے مصر مین چند مدت تک قاضی رہا پہر ملک شام کی قضا اسکو ملی دس برس

سکے بعد وہان سے معزول ہوا اور سات سال تک خانہ نشین رہا۔ پھر دوبارہ قضائے شام پر مامور ہوا۔ گیارھوین ربیع الاول پنجشنبہ کے دن نماز عصر کے وقت سنہ ۶۰۸ مین پیدا ہوا اور ۷۳ سال کا ہو کر شنبہ کے دن ماہ رجب سنہ ۶۸۱ مین پانچ روز بیمار رہکر دمشق مین فوت ہوا۔ اربل نام شہر کا ہے جو نہر دجلہ کے مشرقی کنارہ پر متصل موصل کے قریب واقع ہے بعضے خلکان کی وجہ تسمیہ اسطرح بیان کرتے ہین کہ یہہ شخص اپنے بزرگون کی تعریف سے اپنا فخر ظاہر کرتا تھا اور کہتا تھا کان ابی کذا وکان جدی کذا پس کسی نے اسکے جواب مین کہا خل کان یعنی کان کا ذکر چھوڑ دے اور اپنے علم و فضل پر فخر کر۔

ابو الفدا

ملک مؤید عماد الدین ابو الفدا اسماعیل والی حمات ابن سلطان ملک افضل نور الدین ابو الحسن علی کردی دمشق کا حاکم تھا پھر ملک ناصر نے اسکی کمال خدمت و اطاعت دیکھکر اسکو حمات کا حاکم بنایا یہہ شخص کئی علم جانتا تھا لیکن سب سے علم ہیئت مین بڑا کامل اور اہل علم کا دوست اور قدرشناس تھا اثیر الدین ابہری مدت تک اس کے پاس تھا اسنے اسکا معقول وظیفہ مقرر کیا ہوا تھا اور جمال الدین محمد بن نباتہ کو ہر سال چھہ سو درہم علاوہ انعام اور صلونکے دیتا تھا یہہ شخص بڑا ناظم و ناثر تھا صغر سنی مین اسنے کتاب الموازین تصنیف کی پھر فقہ مین نظم الحاوی اور تاریخ مین المختصر فی اخبار البشر جو تاریخ ابو الفدا کے نام سے مشہور ہے اور کتاب الکناش کئی جلدون مین اور کتاب تقویم البلدان جغرافیہ مین تصنیف کین۔ تاریخ ابو الفدا نہایت عمدہ تاریخ ہے جس مین حضرت آدم سے لیکر آٹھوین صدی کے ابتدا تک حال ہے اور تقویم البلدان جغرافیہ مین بے نظیر کتاب ہے اور یہہ دونون کتابین اسکی معلومات وسیع پر دلالت کرتی ہین اور مستند زمانہ ہین یہہ فاضل بادشاہ ساٹھہ برس کا ہو کر سنہ ۷۳۲ مین فوت ہوا۔

شرف الدین

اسمٰعیل ۶۷۲ سنہ ہجری مین شہر دمشق مین پیدا ہوا اور حماہ مین سکونت اختیار کی یہہ شخص نہایت ذکی اور ذہین اور متقی تہا۔ کتاب عنوان الشرف اور مختصر الہدایہ اور اور عمدہ کتابین اسنے تصنیف کین سلطان ناصر احمد بن اسماعیل کے وقت مین اسکو منصب جلیل حاصل ہوا اور ۷۳۲ سنہ ہجری مین فوت ہوا ✧

ابن عرب شاہ

شہاب الدین احمد بن محمد بن عبد اللہ دمشقی انصاری المعروف بابن عرب شاہ فاضل اجل اور ادیب کامل تہا۔ علم صرف نحو۔ بدیع۔ بیان۔ معانی۔ عروض۔ شعر وغیرہ مین کمال دسترس رکہتا تہا عجائب المقدور فی تاریخ تیمور المعروف بتاریخ تیموری اسنے عربی مین تصنیف کی اور اُسمین خوب داد فصاحت دی۔ کتاب مذکور کی عبارت اول سے آخر تک شستہ اور مقفی ہے عربی اُسکی اگرچہ قدما کی طرز پر نہین لیکن اُسکے اپنے زمانہ کی بول چال کے مطابق ہے خود ہی وہ کہتا ہے کہ مینے یہہ کتاب ابناء زمانہ کی ڈہنگ پر لکہی ہے اگر اسمین عرب عربا کی طرز پر چلتا تو جیسا میرا ارادہ تہا ویسا ہی انشاء اللہ لکہتا لیکن ناچار ہون کیونکہ لوگون کو علم ادب کی طرف سے بالکل بے اعتنائی ہے یہہ قول اُسکا بطور کسر نفسی ہے ورنہ اب بہی اُسکی کتاب قابل تعریف و لائق توصیف ہے اور اہل فن کے نزدیک مقبول ہے۔ ابن عرب شاہ نے اس کتاب مین تیمور کی بڑی مذمت کی ہے اور اُسکی حق مین بہت سخت الفاظ لکہے ہین یہہ فاضل نوین صدی ہجری مین فوت ہوا ✧

مولانا احمد ہندی

مولانا احمد ہندی تہانیسری علم فقہ و حدیث و تفسیر و تصوف و ادب وغیرہ مین یگانہ زمانہ تہے امیر تیمور گورگان کے یہان انکی بڑی عزت تہی چنانچہ اخبار الاخیار مین شیخ عبد الحق نے لکہا ہی کہ جس وقت امیر تیمور نے دہلی کو فتح کیا اور مولانا صاحب کی فضیلت معتبر لوگون سے سُنی تو ملاقات کا خواہان ہوا اور مولانا صاحب کو دربار مین بلوا کر بڑی

عزت وحرمت کی اور اپنے فضلا اور ہمنشینون مین شامل کیا- ایکدن مولانا صاحب اور
شیخ الاسلام نبیرۂ برہان الدین مرغینانی مصنف ہدایہ مین امیر تیمور کے دربار مین مقدم
اور موخر بیٹھنے کی بابت گفتگو ہوئی امیر تیمور نے کہاکہ شیخ الاسلام مصنف ہدایہ کا
نبیرہ ہے مولانا احمد نے کہاکہ جب خود صاحب ہدایہ جو جد بزرگوار انکا ہے ہدایہ کے
کئی مسایل مین خطا کر گیا ہے اگر یہہ ایک جگہہ خطا کرین تو کیا تعجب ہے شیخ الاسلام
نے جواب دیا کہ وہ کونسے محل خطا کے ہین ثابت کرو- مولانا احمد صاحب نے اپنے
فرزندون اور شاگردون سے فرمایا کہ کھڑے ہوکر وہ مواقع بیان کرو امیر تیمور نے انکی
نام وناموس کا لحاظ کرکے مباحثہ کو دوسرے موقعہ پر موقوف رکھا- جب امیر تیمور
ہند سے روم کیطرف گیا تو مولانا احمد صاحب معہ اپنے اہل وعیال کے کالپی مین سکونت
پذیر ہوئے اور وہان اخیر عمر تک درس دیتے رہے چنانچہ اب اونکی قبر شہر کالپی
مین زیارتگاہ خلایق ہے آپ نے ایک قصیدہ دالیہ عربی مین نہایت فصیح
وبلیغ تصنیف فرمایا جس کے پہلے شعر یہہ ہین ؎

اطار عقلی حنین الطایر الغرد — وھاج لوعۃ قلبی النایۃ الکمد

جانور خوش الحان کی دردناک آواز نے میرا عقل اڑادیا- اور میرے دل حیران اندوہگین
کی سوزش کو اوس کی آواز نے برانگیختہ کیا ؎

واذکرتنی عهوداً بالحمی سلفت — حمامۃ صدحت من لاعج الکبد

اور مجکو وہ زمانے جو کہ حمی مین گزرے ہین کبوتری کی آواز نے جو کہ جگر کی سوزش
سے کرتی ہتی یاد دلائے ؎

باتت تورقنی والقوم قد هجعوا — ما بین مضطجع منها ومستند

اور جیسے وہی رات کو جگاتی ہتی جس حال مین کہ سب لوگ پہلو پر یا تکیہ لگاکر سوتے تہے ؎

خیالی احمد بن موسی المشہور بخیالی معانی علوم کے اپنے باپ سے پڑہے اور اون کی تکمیل

مولی خضر بیگ سے کی اور مدرسہ سلطانیہ بروسا کا مدرس ہوا پہر اُدرنہ کے مدرسوں مین
بہی چند روز مدرس رہا۔ جب تاج الدین ابراہیم المعروف با بن خطیب والد خطیب
زادہ کا فوت ہوا۔ تو وزیر محمود پاشا نے سلطان محمد خان سے مدرسہ ازنیق کی مدرسی
کے لیے اسکی سفارش کی بادشاہ نے کہا یہہ وہ شخص ہے جس نے شرح عقائد کے حواشی
مین تیرا نام درج کیا ہے وزیر نے کہا ہان وہی شخص ہے۔ بادشاہ نے کہا وہ ضرور اس
مدرسے کا مستحق ہے لیکن خیالی نے اوناؤن حج کی تیاری کی ہوئی تہی پس جب قسطنطنیہ
مین آیا تو وزیر نے اسکو اس امر کی اطلاع دی۔ خیالی نے کہا کہ اگر تو مجکو اپنی وزارت
اور بادشاہ اپنی سلطنت دیدے تو بہی مین اس سفر کو نہ چہوڑونگا پس حج کیواسطے
گیا اور وہان سے واپس آکر مدرس ہوا لیکن تہوڑے ہی دنون مین ۳۳ سال کی
عمر مین سنہ ۸۶۲ھ مین فوت ہوا۔ یہہ اسقدر نحیف البدن تہا کہ اسکا ہاتہہ معہ بازو کے اسکی
انگشت سبابہ اور انگوٹہی کے حلقہ مین آجاتا تہا اور ہمیشہ علم و عبادت مین مصروف
رہتا تہا۔ رات دن مین صرف ایک ہی مرتبہ طعام کہاتا تہا۔ مولی غیاث الدین المعروف
بپاشا چلپی وغیرہ اسکے شاگردون مین سے ہین۔ شرح عقاید نسفی پر اسنے نہایت عمدہ
مختصر حواشی لکہے جو آجکل متداول ہین اور شرح تجرید پر بہی حواشی لکہے اور اپنے
استاد مولی خضر بیگ کی کتاب نظم عقاید کی شرح کی ؎

اسعدی شاعر

اسعدی بن ناجی بیگ علم ہنر قاسم المعروف بقاضی زادہ سے حاصل کیا اور بروسا
مین مدرس مقرر ہوا پہر قسطنطنیہ کے آٹہ مدارس مین سے ایک مدرسہ پر مقرر ہوا۔ سید
شریف کی شرح مفتاح پر اس نے حواشی لکہے اور قصاید عربی وغیرہ تصنیف
کیئے اور سنہ ۹۲۲ ہجری مین فوت ہوا۔ اسکا ایک بہائی جعفر چلپی انشاپردازی مین
ید طولی رکہتا تہا جس سے سلطان بایزید خان نے اوسکو اپنا درباری بنا لیا تہا ؎

حرف الباء

بشّار بن بُرد عقیلی

ابو معاذ بشّار بن بُرد بن یرجوخ عقیلی شاعر نامور تھا اسکے بزرگ طخارستان کے رہنے
والے تھے اور مہلب بن ابی صفرہ کے قیدیون مین سے تھے یہہ شخص بحالت رقیّت پیدا
ہوا اور ایک عورت عقیلیہ نے اسکو آزاد کیا اسواسطے بشّار اسکیطرف منسوب ہوکر عقیلی
مشہور ہوا نابینا مادرزاد تھا اور مرعث اسکا لقب تھا کیونکہ رعث کان کے بالے کو کہتے
ہین اور اسکے کانون مین چھوٹی عمر مین بالے بہی تھے بصرہ مین رہتا تھا پہر بغداد مین آکر
اقامت گزین ہوا۔ بشّار اور ابونواس دونون خلیفہ مہدی کے معزز شعراء دربار مین سے
تھے اور انہون نے کئی قصیدے مہدی کی صفت مین کہے۔ ایک روز ظہر کیوقت
مہدی خیزران کنیزک کے حجرہ مین گیا آگے وہ اتفاقاً غسل کر رہی تھی اور اوسکے
سر کے بال بدن پر پڑے ہوئے تھے مہدی کنیزک کو اس حال مین دیکھکر بہت خوش
ہوا اور مجلس کیطرف واپس آکر پوچھا کہ کوئی شاعر ہے۔ ابونواس اور بشّار دونون
حاضر ہوئے خلیفہ نے کہا کہ جو میرے دل مین ہے اوسکو شعرون مین بیان کرو پہلے
بشّار نے چند شعر کہکر پیش کئے جس سے خلیفہ نے خوش ہوکر فرمایا کہ خدا کی قسم شعر تو
اچھے ہین مگر میرے حال کے مطابق نہین پہر ابونواس نے یہہ شعر کہے ؎

وغاب الصبح منہا تحت لیل   وظل الماء یجری فوق ماء

اوس محبوبہ سے صبح رات مین غائب ہوئی اور پانی اوپر پانی کے جاری ہوا یعنی اوسکے
بال جو سیاہ رات جیسے کالے تھے اون مین اوسکا بدن جو صبح کی مانند سفید تھا غائب
ہوا اور پانی اوسکی بدن پر جو پانی کیطرح صاف شفاف تھا جاری ہوا ؎

فسبحان الاله وقد براها   کاحسن ما یکون من النساء

وہ خدا پاک ذات ہی جسنے اوسی سب عورتون سے جیسا کہ چاہیئے خوبصورت پیدا کیا خلیفہ نے
خوش ہوکر کہا کہ او کمبخت ابونواس کیا جب مین اندر گیا تہا تو تو میرے ساتہہ ہی تہا
ابونواس نے کہا کہ حضور کی توجہ سے جو میرے دل مین آیا مینے عرض کیا مہدی نے اوسوقت
ابونواس کو چار ہزار درہم عطا فرمایا - بشار آگ کو خاک پر ترجیح دیتا تہا اور ابلیس پر تلبیس
کو حق پہچانتا تہا نعوذ باللہ من ذلک اور اس باب مین اسکا یہہ شعر ہے ؛

الارض مظلمة والنار مشرقة والنار معبودة مذ كانت النار

زمین سیاہ ہے اور آگ روشن اور آگ جب سے پیدا ہوئی ہے پرستش کی گئی ہے - مہدی
نے اس بات سے بشار کو فرقہ زنادقہ سے سمجہکر ستر درہ مارنیکا حکم دیا جس سے وہ نوے سال کی
عمر کا زیادہ بوڑہا ضعیف مین مر گیا اور اوسکے متعلقین نے اوسکی لاش کو بصرہ مین لیجا کر دفن کیا ؛

مازنی نحوی

ابو عثمان بکر بن محمد بن عثمان وقیل بقیة وقیل عدی بن حبیب مازنی بصری نحوی
علم نحو اور ادب مین امام وقت تہا علم ادب ابو عبیدہ اور اصمعی اور ابو زید انصاری وغیرہ
سے حاصل کیا مبرد نحوی اسکا شاگرد ہی مازنی نے کتاب ما تلحن فیہ العامة - کتاب الالف
واللام - کتاب التصریف - کتاب العروض - کتاب القوافی - کتاب الدیباج تصنیف کین
اور پرہیزگار اسقدر تہا کہ ایک ذمی اس سے کتاب سیبویہ پڑہنے کیواسطے گیا اور کہا کہ
اس کتاب کے پڑہا دینے مین آپکو سو دینار دونگا مازنی نے نہ مانا ذمی نے کہا ای شیخ
آپ اس فقر و فاقے اور افلاس مین ہین اور مین آپکو سو دینار دیتا ہون تسپر بہی آپ نہین
مانتے - مازنی نے کہا کہ سیبویہ کی کتاب مین تین سو سے زیادہ آیات قرآنی ہین مین
نہین چاہتا کہ اونکو ذمی پڑہے اور غیرت دین اور حمیت اسلام بہی اس بات کا تقاضا
نہین کرتی - ایکدفعہ کسی مغنیہ نے خلیفہ واثق باللہ کے دربار مین ایک شعر پڑہا اور اوسکی
الفاظ کے اعراب مین نحاۃ حاضرین مین مباحثہ ہوا مغنیہ نے کہا مجہی میرے اوستاد مازنی نے

یون ہی پڑہا ہے۔ ابو عثمان مازنی وہان بلوایا گیا خلیفہ نے اوسنے پوچہا کہ تو کس قبیلہ سے ہے
ابو عثمان نے کہا مازن سے خلیفہ نے کہا کون سی مازن سے مازن تمیم یا مازن قیس یا مازن
ربیعہ سے مازنی نے کہا مازن ربیعہ سے خلیفہ نے اوہر قوم کی لغت سے گفتگو شروع کی اور اوسمین میم کو
بار سے اور بار کو میم سے بدلتے ہین اس لئے خلیفہ نے پوچہا - با اسمک یعنی تیرا نام کیا ہے مازنی کہتا
ہے پس سمجہنا مناسب معلوم ہوا کہ اپنی قوم کے لغت کی مطابق بار کو میم سے بدلکر بکر کی جگہہ مکر
بتاؤن آخر مینے کہا کہ میرا نام بکر ہے خلیفہ نے میرے ارادہ کو فراست سے جانا اور بڑا خوش
ہوا اور جو کچھہ مجہسے دریافت کرنا تہا وہ دریافت کرکے بڑی تعظیم وتکریم کی اور ہزار دینار
دیکر رخصت کیا - مازنی ۲۴۹ھ مین شہر بصرہ مین فوت ہوا ؁

بطین شاعر

بطین شاعر فصیح اللسان بلیغ البیان تہا عبد اللہ بن معتز کہتا ہے کہ بطین کا قد بارہ بالشت
کا تہا اور اوسوقت کوئی اسکے برابر طویل القامت نہ تہا بدشکل اور سیاہ رنگ اسقدر تہا کہ جو اوس کو
دیکہتا تہا جن سمجہکر کلام کا خواہان نہ ہوتا تہا اور فاسق بدکار بے باک از حد تہا حماقت مین
ہنبقہ کا بڑا بہائی تہا مگر شعر مین اسکی طرز زمانہ جاہلیت کے شعرا کی تہی اور بہت شستہ اور لطیف
شعر کہتا تہا - ابن معتز طبقات مین بیان کرتا ہے کہ بطین اہل رملہ کی ایک کنیز کہ یہودیہ پر عاشق
ہوا اور اوسکے مالک سے نکاح کی درخواست کی مگر جب اوسنے دیکہا کہ اوس قوم کے لوگ نہین
مانتے تو دو برس تک یہودی بنا رہا اور اوس سے نکاح کرکے پہر مسلمان ہوا - ابن معتز حیان
سے روایت کرتا ہے کہ ایک مرتبہ بطین سے میری ملاقات ہوئی اور اوسنے بیان کیا کہ ایکدفعہ ابو نواس
مصر سے عراق کو جا رہا تہا مینے سنا کہ وہ ہمارے شہر حمص کے پاس سے گذریگا اسلئے مین اسکی
تلاش کیواسطے باہر گیا اور ایک آدمی سے پوچہا کہ ابو نواس کہان ہے اوسنے کہا سرائے مین
جب مین سرائے مین گیا تو ایک سردار بڑے حشمت اور شوکت کے ساتہہ بیٹہا ہوا پایا مین نے
اوسسے پوچہا کہ ابو نواس کہان ہے اوس نے کہا کہ شاید تو کوئی سیاہی ہے اندہا ہے پہچان

نہین سکتا - مینے جان لیا کہ ابو نواس یہہ ہی ہے اوسنے اپنے گہر مین لیجا کر کئی روز تک رکہا اور حقیقت وہ شخص ابو نواس کئی میل تک اسکی ہمراہ تہا ہیچ کیواسطے گیا اس شاعر کا سنہ وفات ٹہیک ٹہیک معلوم نہین ہوا ۔

بوری تاج الملوک

تاج الملوک ابو سعید بوری بن ایوب بن شاذی بن مروان الملقب بمجد الدین اسیر کبیر اور برادر خورد صلاح الدین کا تہا ماہ ذی الحجہ سنہ ۵۵۶ھ مین پیدا ہوا اور تحصیل علم مین کوشش کرکے فاضل متبحر اور شاعر ماہر ہوا - عربی مین ایک دیوان تصنیف کیا جسکے اکثر شعر اہل فن کے نزدیک پسندیدہ ہین پنجشنبہ کے دن ۲۳ ماہ صفر ۵۷۹ھ مین شہر حلب مین اوس زخم کے صدمہ سے جو اسکے بہائی صلاح الدین نے اوسے پہونچایا تہا فوت ہوا ۔

حرف التاء

ابو علی تمیم بن معز بن منصور بن قایم بن مہدی اسکا باپ مصر اور دیار مغرب کا حاکم تہا اور اوسنے قاہرہ معزی بنایا اور یہہ شخص فاضل متبحر اور شاعر بذلہ گو لطیفہ سنج تہا اسکا بہائی عزیز اپنے باپ کا ولیعہد ہوا اسلئے اسکو حکومت نہ ملی اور تمیم اور عزیز دونون بہائی شاعر جید تہے اور دونو کا ذکر ابو منصور ثعالبی نے یتیمہ مین کیا ہے اور کئی شعر ان کے بیان کرکر بڑی تعریف کی چنانچہ یہہ شعر اسی کے ہین ۔

بَانَ عذری فیہ حتی علا ۔ ومشی الدجی فی خدہ فتحیرا

میرا عذر اسمین ظاہر ہوا یہانتک کہ اوسکی رخساریکا سبزہ برآمد ہوا اور خال اوسکی رخسارہ مین چلا پہرا حیران ہوا

ہمت لتقبلہ عقارب صدغہ ۔ فاستل ناظرہ علیہا خنجرا

اوس کی زلفون نے اوس کے رخسار کے بوسہ لینے کا قصد کیا تہا کہ آنکہون نے اسپر خنجر کہینچا یعنے خنجر ابرو - ماہ ذیقعدہ سنہ ۳۷۴ھ مین مصر مین فوت ہوا ۔

تمّام لغوی

ابو غالب تمام بن غالب بن عمر قرطبی المعروف تیّانی لغوی شہر مرسیہ مین مدت تک رہا اور وہان ایک بےنظیر کتاب لغت مین تصنیف کی - ابن فرضی سے روایت ہے کہ جس وقت مجاہد عامری نے مرسیہ کو فتح کیا تو اوس وقت ابو غالب تیّانی کیطرف ہزار دینا بھیجے اور التماس کی کہ میرا نام اپنی کتاب مین درج کرین اسنے وہ دینار واپس کر دے اور کہا کہ خدا کی قسم اگر تو اسکے لئے تمام دنیا خرچ کرے تو بھی مین یہہ کام نکرون اور یہی کذب روا نرکہون کیونکہ یہہ کتاب مینے خاص تیرے واسطے تصنیف نہین کی بلکہ عام لوگونکی افادہ کے لئے تصنیف کی ہے - ابن حیان کہتا ہے کہ یہہ شخص علم ادب اور لغت مین امام تہا اور اوسنے ایک کتاب تلقیح العین نام لغت مین تصنیف کی مقام مرسیہ مین ۴۳۶ھ مین فوت ہوا ؛

تقیّہ شاعرہ

ام علی تقیّہ بنت ابی الفرج حمہ صوری شاعرہ ماہ صفر ۵۰۵ھ مین دمشق مین پیدا ہوئی اسعہد کی فاضلہ اور شاعرہ تہی ابو طاہر احمد بن محمد سلفی اصبہانی کی اسکندریہ کی سرحد پہ مدت تک مصاحب رہی اور ماہ شوال ۵۷۹ھ مین فوت ہوئی ؛

ابن حجّہ

ابو بکر تقی الدین بن علی بن عبد اللہ ۷۶۷ھ مین شہر حماۃ مین پیدا ہوا اور خلیفہ موید کے زمانہ مین قاہرہ مین آیا اور اوسکا مقرب اور مصاحب ہوا پہر موید کے ساتھہ بلاد روم مین گیا مگر موید کے مرتے ہی اسکا حال بگڑ گیا اور بہت سے لوگ اسکے دشمن ہوگئے آخر ۸۳۶ھ مین حماۃ کیطرف آیا اور وہین ۸۳۷ھ مین مر گیا علوم عربیہ اور فنون ادبیہ مین امام تہا اور اسکا علم و فضل مشہور زمانہ تہا ؛

حرف الثاء

تابط شرا شاعر

ثابت بن جابر بن سفیان شاعر جید فصیح البیان تہا - ابو تمام طائی دیوان حماسہ مین کئی مقام پر اسکے اشعار لایا ہے - یہہ شاعر اسلامی بنی امیہ کے عہد مین ہوا ہے اسکے بیٹے نے اسکو اصحابکو

ہین اور صاحب قاموس نے اغربہ اسلام[1] مین لکہا ہے - تابط شرا کے معنے شر کو بغل مین لانیکے ہین اور اسکا لقب تابط شرا اسلئے پڑا کہ یہہ شخص بڑا زور آور اور بہادر تہا ایکدفعہ کسی مجلس مین ترکش بغل مین اور کمان ہاتہہ مین لیکر حاضر ہوا اور بعض اہل مجلس کو قتل کیا اور بعضے اس لقب کی یہہ وجہ بیان کرتے ہین کہ اسنے ایکدفعہ غول بیابانی کو بغل مین لیا تہا اور بعضے کہتے ہین کہ اسنے اپنی والدہ کیواسطے سانپ کا شکار کیا تہا - اور شمس العلوم مین اسکی وجہ یہہ لکہی ہے کہ ثابت بن جابر بڑا بہادر شکار دوست تہا ہر روز شکار کرکے توبرہ مین رکہتا تہا اور اوسکی ہمشیرہ اوسسی پوشیدہ شکار کو توبرہ سی نکال لیتی تہی تابط شرا کو اس بات کی خبر نہ تہی ایکروز سانپ پکڑکے اپنے توبرہ مین رکہدیا جب اوسکی ہمشیرہ نے حسب دستور قدیم گوشت شکار نکالنی کیواسطے توبرہ مین ہاتہہ ڈالا تو سانپ نے اوسے کاٹا اور وہ پکاری یا ابتاہ ان ثابتا تابط شرا - ای میری باپ ثابت نے بغل مین شر کو رکہا ہے یہہ شخص صرف بہادر ہی نہ تہا بلکہ شہد کی چوری بہی کیا کرتا تہا چنانچہ ایکروز شہد چرانے کیواسطے ایک پہاڑ کی غار مین گیا اور وہ غار قبیلہ بنو لحیان کی حفاظت مین تہی - بنو لحیان کو جب یہہ خبر پہونچی تو بر سر موقعہ گئے آگے تابط شرا شہد نچوڑ رہا تہا بنو لحیان نے چاہا کہ اسکو پتہرون سے مارین مگر تابط شرا غار سی شہد کی مشک اوٹہاکر روپوش ہوگیا چونکہ بنو لحیان کو معلوم تہا کہ اور کوئی رستہ اس غار سے باہر جانیکا نہین اسلئے وہین کہڑے رہے تابط شرا نے یہہ حیلہ کیا کہ دوسری طرف اوس پہاڑ کے جاکر شہد کی مشک کو ایک صاف پتہر پر بہادیا اور اپنے سینہ سے مشک کو باندہکر وہان سے آہستہ آہستہ اوس مقام پر جا اُترا جہان اس مین اور بنو لحیان مین تین دنکی مسافت تہی بنو لحیان وہین اوسکا راستہ دیکہتے رہے - تابط شرا نے وہان سی نکلکر

---

[1] حاشیہ - عرب مین چند شخص اغربہ اسلام اور چند شخص اغربہ جاہلیہ کے نام سے مشہور تہے - پس اغربہ اسلام یہہ ہین - عبداللہ بن حازم اور عمیر بن ابی عمیر اور ہمام بن مطرف اور منتشر بن وہب اور مطر بن اوفی اور تابط شرا اور شنفری اور حاجز اور اغربہ جاہلیت عنترہ شاعر اور خفاف بن ندبہ اور ابو عمیر بن حباب اور سلیک بن سلکہ اور ہشام بن عقبہ بن ابی معیط ہین - لیکن یہہ شخص مسلمان ہوا ہے ؎

اس واقعہ کو شعروں میں بیان کیا جن میں سے ایک شعر اخیر کا یہہ ہے ؎

قَامَتْ اِلَیَّ فَہَمَّ وَلِمَاکَ اُسْبُلًا ۔ وَہُمْ مِثْلُھَا فَاتَتْھَا وَہِیَ تُصَفَّرُ

روایت کرتے ہین کہ عامر المشہور بابی کبیر ہذلی نے تابط شرا کی والدہ سے شادی کی اور اکثر اسکی پاس آنے جانے لگا تابط شرا کو یہہ امر نامناسب معلوم ہوا ابو کبیر نے اسکی والدہ کے آگے شکایت کی اسنے کہا کہ اسکو کسی حیلہ سے مار دینا چاہیے پس ابو کبیر نے ایک مرتبہ تابط شرا سے پوچھا کہ تم لڑوگے اسنے کہا کہ یہہ اکام ہی کیا ہے یہہ بات سنکر ابو کبیر اسکو اپنے اعدا سے لڑنے کیواسطے لے چلا راستہ مین آگ نظر آئی ابو کبیر نے دشمنوں کی آگ سمجھکے کہا کہ مجھکو بھوک لگی ہے تابط شرا وہان جا کر کیا دیکھتا ہے کہ دو چور روٹی پکا رہے ہین اسنے ان دو کو مار کر روٹی چھین لی اور رباب کو لا کر دی اسکے باپ نے وہ روٹی کہا لی لیکن تابط شرا نے بالکل نکہائی اور وہان سے آگے گئے اور آپس مین شرط کی کہ ایک نصف رات سویا کرے اور دوسرا اسکی نگہبانی کیا کرے پس جسوقت ابو کبیر سویا کرتا تہا تو تابط شرا اسکی نگہبانی کرتا تہا اور جب تابط شرا سوتا تہا تو ابو کبیر اپنے وعدہ کے بخلاف سوجاتا تہا چنانچہ تین رات اسطرح گذر گئین جب چوتہی رات ہوئی تو تابط شرا سو گیا ابو کبیر نے یہہ سمجھکر کہ آج اسکو نیند نے بہت غلبہ کیا ہوگا اسکا ایک کنکر مارا جس سے وہ جاگ اوٹہا اور پوچہنے لگا کہ یہہ کیا تہا ابو کبیر نے لاعلمی جتائی تابط شرا ادہر ادہر تلاش کر کے پہر سو رہا غرض ایک رات مین تین دفعہ یہی واقعہ ہوا جب تابط شرا نے کسی کو نہ پایا تو جان لیا کہ یہہ شرارت ابو کبیر کی ہے اسلئے ناچار ہو کر کہنے لگا کہ واللہ اب اگر ایسا ہوا تو مین تجھکو قتل کر ڈالونگا جسوقت ابو کبیر نے دیکھا کہ تابط شرا کے قتل کیواسطے کوئی حیلہ کارگر نہین ہوتا تو وہان سے لوٹ آیا اور بخوف جان کے باعث اسکی والدہ کو چھوڑ دیا۔ اسد الغابہ مین لکہا ہے کہ یہہ شخص مسلمان ہوا اور آنحضرت کی خدمت مین آکر کہنے لگا کہ آپ میرے واسطے زنا حلال کر دین حسان شاعر نے یہہ بات سنکر اسی وقت یہہ شعر کہا ؎

سَأَلَتْ هُذَيْلٌ رَسُولَ اللّٰهِ فَاحِشَةً ۔ ضَلَّتْ هُذَيْلٌ بِمَا قَالَتْ وَلَمْ تُصِبِ

حرف الجیم

متلمس

جریر بن عبد المسیح بن عبد اللہ بن زید بن دوفن بن حرب بن وہب بن علی بن اخنس بن
ضبیعۃ الاصم بن بقیہ بن نزار بن معد بن عدنان متلمس لقب شاعر جاہلی تھا اس نے اور اسکے
بھانجے طرفہ بن عبد بکری مصنف دوسری معلقہ نے عمرو بن ہند لخمی حیرہ کے بادشاہ کی ہجو کی تھی
عمرو کو جب یہ خبر پہونچی اسنے اپنا غصہ ظاہر نکیا اور خاموش رہا۔ پھر دونون نے ملک مذکور کی مدح کی
عمرو نے عامل حیرہ کیطرف اس مضمون کا خط لکھکر انہی دونون کے ہاتھ مین دیے کہ جب یہ دونون
تیرے پاس پہونچین تو جلدی انکو قتل کر ڈالنا اور انکو سمجھایا کہ تمہارے صلہ کی بابت مینے اس
مین لکھا ہے راستے مین متلمس نے طرفہ سے کہا کہ اگر بادشاہ سے ہمین کچھ انعام دینا ہوتا تو خود
دیدیتا اب ہم ان کو پڑھوا لیتے ہین۔ اگر انہین صلہ کی بابت کچھ ہوا تو چلین گے ورنہ راستے
سے بھاگ جائینگے۔ طرفہ نے کہا مین بادشاہ کے خط کو ہرگز نہین پڑھوانا۔ متلمس نے کہا مین تو
پڑھواتا ہون ایسا ہو کہ مفت مین جان ضایع ہو الغرض اوس نے خط کھول کر ایک حیرہ کے لڑکے سے
پڑھوایا۔ لڑکے نے کہا کہ متلمس تو ہی ہے تیرے قتل کر دینے کا حکم لکھا ہے متلمس یہ سنکر حیران ہوا۔
طرفہ سے کہا کہ تو بھی اپنے خط کو کھولکر پڑھوا لے مبادا تیرے خط مین بھی ایسا ہی لکھا ہو طرفہ نے
جہالت سے کہا کہ کیا مجھے اوس نے قتل کروا کر میرے کل قبیلہ کو اپنا دشمن بنانا ہے پس طرفہ حیرہ مین
جاتا ہی مارا گیا اور متلمس وہان سے بھاگ نکلا اب صحیفہ متلمس عرب مین اوس شخص کے حق مین ضرب
المثل ہے جو اپنے اوس صحیفہ کو پڑھے جس مین اوسکے قتل کا بیان ہوا اور یہ شعر متلمس کا اس واقعہ مین ہے

جزانی ابو لخمی علی ذات بیننا ‖ جزاء سنمار وما کان ذا ذنب

جیسے سنمار کو جزا ملی تہی ویسی ہی مجھے ابو لخم نے جزا دی سنمار ایک معمار کا نام ہے جس نے نعمان
بن منذر بادشاہ حیرہ کیواسطے ایک بہت عمدہ اور عجیب و غریب مکان بنایا تہا بادشاہ نے اسکی
عوض مین اُسکو مکان سے گروا کر مروا دیا تا کہ کسی اور کیواسطے ایسا مکان نہ بنا دے چنانچہ
اسی ظلم کی باعث بادشاہ تمام عرب مین ظالم مشہور ہوا

حطیئہ شاعر

ابو ملیکہ جرول بن اوس بن مالک المشہور بحطیئہ زمانہ جاہلیت عرب سے مشہور شاعر مخضرمی ہوا ہے پہلے
اسنے اسلام قبول کیا لیکن پھر مرتد ہو گیا۔ مدح۔ ہجو۔ فخر۔ تشبیب مین بہت اچھا شعر کہتا تھا لیکن
بیوقوف اور شریر پرلے درجہ کا تھا کہتے ہین کہ اسکا لقب حطیئہ اسواسطے پڑا کہ یہہ نہایت کوتاہ قامت
تھا اور یہہ بھی وجہہ بیان کرتے ہین کہ اسنے ایکدفعہ ایک مجلس مین گوز مارا تھا لوگون نے پوچھا یہہ کیا
ہے اسنے کہا یہہ صرف حطاۃ ہے اسلئے اسکا لقب ہی حطیئہ پڑ گیا اسنے زبرقان بن بدر کی ہجو مین
شعر لکھے تھے اسنے حضرت عمر کے پاس آکر استغاثہ کیا حضرت عمر نے اسکو بلوا کر شعر سنے اور حسان
شاعر سے پوچھا کہ ان مین ہجو ہے اسنے تصدیق کی حضرت عمر نے اسکو قید کر دیا پھر عبدالرحمن بن
عوف نے حضرت عمر سے سفارش کر کے اسکو قید سے رہا کرایا۔ جب حطیئہ کے مرنیکا وقت قریب پہونچا
تو اسکی قوم کے لوگون نے اس سے آکر پوچھا کہ اے ابو ملیکہ کچھہ وصیت کر اسنے کہا ویل للشعر من
رواۃ السوء پھر کسی نے کہا فقرا اور مساکین کے باب مین کچھہ وصیت کر اسنے کہا انکو
مانگنے سے باز رہنا چاہیئے کیونکہ یہہ تجارت بے نقصان ہے پھر انہون نے پوچھا کہ تیرا مال کسطرح
تقسیم کرنا چاہیئے اسنے کہا میری اولاد سے عورت کو مرد کی نسبت دوگنا دینا چاہیئے انہون نے
کہا اسطرح خدا کا حکم نہین اس شریر نے کہا یون میرا حکم ہے پھر انہون نے کہا یتیمون کے بابا
مین تو کیا وصیت کرتا ہے اسنے کہا اونکا مال و اسباب اپنے تصرف مین لاؤ اور انکی والدہ سے
جماع کرو پھر اونہون نے کہا کوئی اور شئی بھی تو کہنی چاہتا ہے حطیئہ نے کہا مجھے ایک گدھے
پر سوار کر کے چھوڑ دو یہانتک کہ مر جاؤن کیونکہ شریف بستر پر نہین مرتا اور یہہ ایسی سواری
ہے کہ جسپر آجتک کوئی شریف نہین فوت ہوا۔ پس وہ اسے گدھے پر سوار کرا دیا اور وہ مرنے
دم تک پھیرتے رہے تاریخ ابو الفدا مین لکھا ہے کہ یہہ شخص مسلمان ہو کر مرتد ہو گیا تھا لیکن
دوبارہ پھر ایمان لایا اور یہہ شعر اسنے آنحضرت کی وفات کے بعد کہے ہے

اطعنا رسول اللہ اذ کان بیننا فیا لعباد اللہ ما لابی بکر ایورثہا بکرا اذا مات بعدہ فتلک لعمر اللہ قاصمۃ الظہر

یہہ شاعر سنہ ۹۵ھ مین فوت ہوا؁

جُمیل مُعمّری شاعر

ابو عمر جُمیل بن عبد اللہ بن معمر عاشق بثینہ شاعر نامور تہا تمام شعر اسکی پر مذاق وجد انگیز ہین اسنے عربی مین ایک دیوان اعلے درجہ کی فصاحت و بلاغت کا تصنیف کیا۔ ابو تمام طائی حماسہ مین اسکے کئی شعر لایا ہے عرب کی مشہور شاعر اور عاشقون سی ہے لڑکپن مین بثینہ پر عاشق ہوا اور جوان ہو کر بھی اوسنے شادی کا خواستگار ہوا مگر اوسنے منظور نکیا جسکے سبب یہہ اوسکے سوز و گداز اور اندوہ و فراق مین مر گیا۔ بثینہ کے خط و خال و نقش و نگار اور قد و قامت کی تعریف مین اسنے ہزارون شعر کہے اور عاشق صادق مشہور ہوا جمیل اور بثینہ دونو وادی قری کے رہنے والی اور قبیلہ بنی عذرہ سے تہے اور کنیت بثینہ کی ام عبد الملک تہی قبیلہ بنی عذرہ سب قبایل عرب سے زیادہ تر خوبصورت تہا کسی نے ایک مرد عذری سے پوچہا کہ تمہارے دل جانورون کی طرح کیون خوفناک ہین اور نمک کیطرح پانی مین گلتے ہین اوسنے جواب دیا کہ ہم ایسی خوبصورت آنکہین دیکہتے ہین کہ تم بالکل نہین دیکہتے سو اونکی محبت کے باعث ہماری دل رقیق ہین اور کسی نے ایک آدمی سے پوچہا کہ تو کونسے قبیلہ سے ہے اوس نے کہا مین اوس قبیلہ سے ہون کہ عجب ہے جو شخص دوستی لگاتی فوراً مر جاتے۔ صاحب اغانی لکہتا ہے کہ کثیر شاعر جمیل سے روایت لیتا ہے اور جمیل ہدبۃ بن خشرم سے اور ہدبۃ حطیئہ سے اور حطیئہ زہیر بن ابی سلمی اور اوسکی بیٹے کعب بن زہیر صاحب قصیدہ بانت سعاد سے کثیر کہتا ہے کہ ایک روز مجکو جمیل ملا اور پوچہا کہ تو کہان سے آتا ہے مینے کہا اپنی دوست بثینہ سے پہر اوسنے پوچہا کہان جاتے ہو مینے کہا اپنے دوست عزہ کیطرف جمیل نے کہا کہ ایکدفعہ پہر بثینہ کے پاس جاؤ اور میرا وعدہ اوسے یاد دلاؤ کثیر نے کہا کہ ابہی مین آیا ہون اب پہر کیونکر جاؤن جمیل نے کہا برائے خدا ضرور کسی نہ کسی طرح میرا وعدہ اوسے یاد دلاؤ کثیر نے جمیل سے پوچہا کہ تیرا وعدہ بثینہ سے کسطرح ہوا اوسنے کہا کہ موسم گرما مین وادی دوم کے اسفل مین مینہہ برساتہا اور بثینہ اپنی کنیزک کے ہمراہ کپڑے دہونیکے واسطے نکلی تہی جب میں وہان گیا تو بثینہ نے مجہے پہچانا اور کپڑے دہوتی رہی پہر میں اوسکی

پاس گیا تو اوسکی کنیزک نے مجھے پہچانا اور بثینہ بہی میرے ساتھہ ایک ساعت تک باتین کرتی رہی اتنے مین سورج غروب ہوا پہر مینے اوس سے پوچھا کہ اب تو کہان ملیگی اوس نے کہا کہ ہم تابعدار ہین ہماری کوئی جگہہ معین نہین جمیل نے کثیر سے کہا کہ اوس دن سے پہر بثینہ مجھے نہین ملی اور نہ کوئی میرے پاس معتبر قاصد تہا کہ اوسکے پاس بہیجتا کثیر نے کہا کیا تو چاہتا ہے کہ مین بثینہ کی قوم مین جاکر اگر اوس سے تنہا نہ مل سکون تو چند شعر جن مین ان باتون کا ذکر کرتا ہون پڑہون جمیل نے خوش ہوکر کہا بہت اچھی بات ہے پس کثیر وہان سے بثینہ کے باپ کے پاس آیا اوسنے کہا کہ اے میرے برادرزادے اتنی جلدی تو کیون واپس آیا کثیر نے کہا چند شعر مین چاہتا ہون کہ تجھے سناؤن اوسنے کہا سناؤ ۔

فقلت لها یا عز ارسل صاحبی　　الیک رسولا والرسول موکل

مینے اوس سے کہا اے عزہ مین اپنے دوست کو تیرے پاس ایلچی بناکر بہیجونگا اور وہ ایلچی ہی موکل ہوگا ؛

بان تجعلی بینی وبینک موعدا　　وان تامرینی بالذی فیه افعل

اسواسطے کہ تو میرے ساتھہ کوئی موعد مقرر کرے اور جو کچہہ تو مجکو حکم کرے مین اوسکے مطابق کام کرون

واخر عهدی منک یوم لقیتنی　　باسفل وادی الدوم والثوب تغسل

اور اخیر ملاقات میری تجھسے اسروز ہوئی تہی کہ جب تو جنگل دوم کے اسفل کیطرف مجکو ملی تہی اوس حال مین کہ کپڑے دہو رہی تہی کثیر کہتا ہے کہ یہہ اشعار بثینہ نے سنے تو سر پر چادر لیکر اوٹہہ کھڑی ہوئی اور کہا اخسا اخسا یعنی دور ہو دور ہو اوسکے باپ نے کہا اے بثینہ کیا ہوا اسنے کہا کہ جب لوگ سوتے ہین تو کتا آتا ہے کیطرف سے یہان آتا ہے پہر کنیزک سے کہا کہ دو دانت سے اکٹریان جمع کرو کہ ہم بکری ذبح کرکے اوسکا گوشت پکاکر کثیر کو کہلائین کثیر نے کہا مجھے جلدی ہے مین ٹہر نہین سکتا پہر جلدی سے جمیل کو اوسنے خبر کی پہر کثیر اور جمیل وہان آئے اور صبح تک بثینہ سے باتین کرتے رہے کثیر کہتا ہے کہ مینے کوئی رات اوس رات سے اور نہ کوئی مجلس اوس مجلس سے اچھی دیکھی ہے حافظ ابن عساکر تاریخ دمشق مین لکہتا ہے کہ کسی نے جمیل سے کہا کہ تو شعر کے عوض اگر تلاوت قرآن کرے تو بہتر ہے

اس نے کہا مینے انس بن مالک سے سنا ہی کہ رسول کریمؐ نے فرمایا ہی ان من الشعر لحکمۃ ؎
زبیر بن بکار بروایت عباس بن سہل ساعدی سے روایت کرتا ہی کہ مین جب ملک شام مین تہا تو میرے ایک
دوست نے مجھسے کہا کہ تو جمیل کا گہر جانتا ہی تاکہ ہم اوسکی عیادت کو جاوین سو ہم گئے اور اوسکو حالت نزع
مین پایا تہوڑی دیر کے بعد جمیل نے ہماری طرف دیکہا اور کہا اے ابن سہل تم اوس شخص کے حق مین
کیا فتوی دیتے ہو جس نے تمام عمر نہ شراب پی نہ زنا کیا اور نہ ناحق خونریزی کی اور نہ چوری کی
اور سچے دل سے گواہی دی کہ اشھد ان لا الٰہ الا اللہ واشھد ان محمدا عبدہٗ ورسولہٗ
ابن سہل نے کہا مین یقین رکہتا ہون کہ وہ ضرور نجات پائیگا اور بہشت کو جائیگا یہہ وہ کون شخص ہے
جمیل نے کہا مین ہون ابن سہل نے کہا مین ہرگز گمان نہین کرتا کہ تو ایسے کامون سے بچا ہوگا
حالانکہ تو بیس برس تک بثینہ سے تشبیب کرتا رہا جمیل نے کہا کہ مین اب مرنے کو تیار ہون یہہ دعا
مانگتا ہون کہ اگر مینے کبہی بثینہ کے بدن کو زنا کی غرض سے ہاتہہ لگایا ہو تو مجھے رسول کریم کی شفاعت نصیب
نہ ہو - راوی کہتا ہی کہ ہم وہین تہے کہ جمیل یہہ بات کہکے ۸۲ھ مین فوت ہوا - صاحب اغانی اصمعی
سے روایت کرتا ہے کہ ایک شخص میرے پاس آکر بیان کرنے لگا کہ مین جمیل کے پاس اوسکی
نزع کے وقت مین پہونچا تو اوس نے مجھے اپنے پاس بلاکر کہا کہ مین تجھکو ایک وصیت کرتا ہون اگر
تو بجالایا تو میرا کل مال ومتاع تیرا ملک ہی مینے کہا جو تم کہو گے مین کرونگا جمیل نے کہا کہ میرے مرنے
کے بعد میرا لباس پہنکر اور میرے ناقہ پر سوار ہو کر بثینہ کے پاس جاکر میرے مرنے کی خبر دینا اور
جو اشعار مین بتاؤن وہ پڑہکر اوسے سنانا چنانچہ اوسکے مرنے کے بعد وہ شخص وہان گیا اور جمیل
کے شعر پڑہے ابہی شعر تمام نکرچکا تہا کہ ایک نازنین عورت اپنی سہیلیون کے ساتہہ روتی پیٹتی ہوئی
گہر سے باہر نکلی اور مجھسے کہا کہ اے ناعی اگر تو سچا ہے تو تو نے مجھے قتل کر دیا اور اگر کاذب ہی تو مجھے
رسوا کیا مینے کہا سچ کہتا ہون پہر بثینہ جمیل کے مرثیہ مین شعر پڑہتی رہی اور اس قدر روئی کہ
پہلے کبہی نہ روئی تہی ؎

جریر شاعر

ابو حرزہ جریر بن عطیہ بن حذیفہ خطفی تمیمی شعرای اسلام سے بڑا نامور شاعر ہوا ہے اس مین اور فرزدق مین بڑے مباحثے ہوتے رہے اور تمام عمر ایکدوسرے کی عیب چینی اور ہجو کرتے رہے مگر اکثر اہل علم کے نزدیک یہہ شخص فرزدق شاعر سے بڑھکر تھا اور سب علماے اسبات پر متفق ہین کہ شعرای اسلام جریر اور فرزدق اور اخطل جیسا کوئی اور شاعر نہین ہوا اور اہل فن کہتے ہین کہ اصول شعر کے چار ہین۔ فخر۔ مدح۔ ہجا۔ نسیب اور جریر چارون مین فایق تھا ابو عبیدہ روایت کرتا ہے کہ جریر کی والدہ نے جبکہ جریر اوسکے شکم مین تھا خواب دیکھا کہ مین نے ایک سیاہ بالون کا بٹا ہوا رسہ جنا ہے اور وہ کبھی کسی کے گلے مین اور کبھی کسی کے گلے مین پڑتا ہے اور جسکے گلے مین پڑتا ہے اوسکا گلا گھونٹ ڈالتا ہے پس اوسکی والدہ یہہ خواب دیکھتے ہی ڈرکر چونک اوٹھی اور اپنے خواب کی تعبیر پوچھی معبرون نے کہا کہ تیرے گھر ایک لڑکا شاعر ہاجی شریر پیدا ہوگا سو جب وہ پیدا ہوا تو اوسکا نام جریر رکھا کیونکہ جریر عربی مین رسے کو کہتے ہین جسوقت فرزدق شاعر مرا اور جریر نے اوسکے مرنے کی خبر سنی تو رو دیا اور کہا اب میری عمر بہت تھوڑی رہگئی ہے کیونکہ ہم دونون آپسمین متضاد تھے اور اکثر اوقات ایسا ہوتا رہا ہے کہ جب متضادین مین سے ایک شخص مرجاوے تو دوسرا بھی عنقریب مرجاتا ہے۔ قدرت ایزدی سے ایسا ہی ظہور مین آیا کہ جس سال فرزدق مرا اوسی سال جریر بھی سنہ ۱۱۰ھ مین ۸۰ سال سے زیادہ عمر کا ہوکر فوت ہوا ✠

حرف الحاء

حارث جاہلی

حارث بن حلزہ یشکری شاعر جاہلی ہے اور ساتوان قصیدہ سبعہ معلقہ کا جسکا اول یہہ ہے آذَنَتْنَا بِبَیْنِهَا اسماءُ ٭ رُبَّ ثاوٍ یُمَلُّ منه الثواءُ اس نے عمرو بن کلثوم تغلبی مصنف پانچوین معلقہ کے جواب مین فی البدیہہ پڑھکر سنایا تھا اور اس قصیدے مین اسماء بنت عمر کلبیہ سے تشبیب کرتا ہے اور اسکا قصیدہ بھی بسبب فصاحت و بلاغت کی بیت اللہ مین لٹکایا گیا تھا یہہ شاعر حضرت محمد مصطفی صلعم کے زمانہ مبارک سے اول مرگیا ہے ✠

حاتم طائی

حاتم بن عبد اللہ بن سعد بن حشرج طائی شعرائے مجیدین مین سے تہا ابو تمام طائی حماسہ مین اسکے
شعر لایا ہے اور کنیت اسکی ابو سفانہ تہی اور سفانہ اسکی بیٹی کا نام تہا جسنے آنحضرت کے پاس آکر
اپنی تنگی حالت کی شکایت کی تہی یہہ شخص جود وکرم مین مشہور اور ضرب المثل ہے سنہ ہجری مین فوت ہوا ہو

حسان بن ثابت رض

حسان بن ثابت بن منذر انصاری مخضرمی شاعر عظیم الشان زمانہ جاہلیت اور اسلام مین ہوئے ہین
زمانہ جاہلیت مین فصاحت بلاغت مین ضرب المثل تھے اور مسلمان ہونیکے بعد بہی عجیب و غریب شعر کہتے
رہے مگر وہ خوبی اور لطافت جو پہلے اسلام کی تہی ویسی نرہی کیونکہ اسلام نے شعرا کی زبان کو مبالغہ
اور تکذیبات سے روکدیا تہا پہر بہی انہون نے آنحضرت کی تعریف مین اچہے اچہے فصیح و بلیغ شعر
کہے چنانچہ یہہ شعر بہی انکے ہین جو ذیل مین درج کئے جاتے ہین ؎

وَاَحسَنُ مِنکَ لم ترَ قطُّ عینی　　وَاَجمَلُ مِنکَ لم تلدِ النساءُ

میری آنکہہ نے ہرگز آپسے بڑہکر کوئی خوبصورت نہین دیکہا اور عورتون نے آپسے زیادہ حسن و خوبی مین کسیکو نہین جنا

خُلِقتَ مُبرّاً مِن کلِّ عیبٍ　　کاَنَّکَ قد خُلِقتَ کما تشاءُ

آپ تمام عیبون سے پاک مخلوق ہوئے ہین گویا آپ جیسے کہ چاہتے تہے ویسے ہی پیدا ہوئے یعنی کوئی شخص
اپنی مرضی کے موافق پیدا نہین ہوتا مگر آپ اپنی مرضی کے موافق پیدا ہوئے اور یہہ کمال توصیف ہے کہ
جس سے بڑہکر متصور نہین اور مراد یہہ ہے کہ یا حضرت آپ کل کائنات سے اعلی اور اشرف مخلوق ہوئے ہین اور
آنحضرت کی طرف سے مشرکون کی ہجو مین اکثر فصیح و بلیغ قصیدے منظوم فرماتے تہے جنکا جواب اونسے
نہو سکتا تہا اور عاجز ہوکر خاموش رہتے تہے آپنے ایک دیوان بہی نہایت عمدہ تصنیف کیا اور آپ
صرف شاعر ہی نہ تہے بلکہ انشا پردازی مین بہی [illegible] چنانچہ ایک مرتبہ آنحضرت کی خدمت مین
بنو تمیم آئے اور حسان بن ثابت نے اونکے سامنے قصیدہ پڑہا اور ثابت بن قیس بن شماس نے
خطبہ پڑہا بنو تمیم انکی فصاحت و بلاغت کو دیکہکر دنگ ہوگئے اور [illegible] اپنا عجز و نارسائی [illegible]

سکے سناے خلیفہ نے بہت تحسین اور آفرین کرکے ایک لاکھ درہم صلے مین عطا فرمایا ۔ حریری درۃ الغوّص
مین بیان کرتا ہے کہ حمّاد نے کہا مین یزید بن عبد الملک بن مروان کو جبکہ وہ تخت نشین تھا کبھی ملنے
کیواسطے نہ جاتا تھا اسلیے اوسکا بھای ہشام مجھہ پر ظلم کرتا تھا ۔ جب یزید مرگیا اور ہشام تخت نشین ہوا
تو مین مارے خوف کے اپنے گھر سے باہر نہ نکلتا تھا اور خفیہ طور پر اپنے دوستون سے ملا کرتا تھا چنانچہ اسطرح
مین ایک سال تک پوشیدہ رہا جب دیکھا کہ ایک سال مین کسی نے میرا ذکر ہشام کے پاس نہین کیا تو
تسلی ہوئی اور بیخوف ہو کر ایکروز رصافہ مین جمعہ کی نماز پڑھنے کیواسطے نکلا ناگاہ دو معتبر سرکار کے آدمی
مجھے ملے اور کہا ای حماد تجھے امیر یوسف بن عمر ثقفی والی عراق بلاتا ہے مینے دل مین کہا کہ جس بات سے مین
خائف تھا وہی پیش آئی ہے اونسے کہا کہ مجھے تھوڑی رخصت دو تاکہ مین گھر کے لوگون کو ہمیشہ کے لیے
وداع کر آؤن پھر تمہارے ساتھ چلونگا مگر اونہون نے کہا ہمین یہی حکم ہے کہ حماد کو جہان دیکھو
وہین سے پکڑ لاؤ سو اب ہم مجبور ہین حماد اونکے ہمراہ یوسف بن عمر کے دربار مین پہونچا اور سلام کیا والی
عراق نے جواب سلام کا دیکر ایک خط مجھے دیا جسمین یہہ لکھا تھا کہ عبد اللہ ہشام کیطرف سے یوسف بن
عمر ثقفی کو لکھا جاتا ہے کہ یہہ خط پڑھتے ہی حماد کو بڑی عزت اور افتخار سے بلوا کر پانچ سو دینار اور ایک
نہایت تیز رو اونٹ سواری کیواسطے دو کہ وہ بارہ روز مین دمشق مین پہونچے حماد کہتا ہے کہ وہ دینار
مینے لیے اور اونٹ پر سوار ہو کر بارہ روز مین دمشق مین جا پہونچا بعد اجازت دیوان شاہی مین داخل
ہوا کیا دیکھتا ہون کہ اوس مکان کی زمین سنگ مرمر کی اور سقف مطلے بزر اور مرصع بجواہر ہے
چارونطرف سونے چاندی کے پردے لٹکے ہوئے اور شمع کافوری روشن ہین اور اقسام مشمومات
اور اصناف عطریات سے مکان مہکا ہوا اور خز و دیبا کے فرش بچھے ہوئے مینے داخل ہوتے ہی
خلیفہ ہشام کے سامنے دست بستہ کھڑا ہو کر سلام کیا اونے سلام کا جواب دیکے مجھے اپنے پاس بلوایا
مین اوسکے پاؤن چوم کر قریب بیٹھ گیا اوسوقت دو کنیزک خلیفہ کے داہین بائین طرف دیکھین
کہ ایک آفتاب اور دوسری مہتاب تھی اور اونکے کانون مین بالی ایسی لعل و جواہر سے مرصع تھی کہ
جنکی چمک دمک کے سامنے چاند و سورج بھی ماند تھے ہشام نے مزاج پرسی کے بعد فرمایا تم جانتے ہو

کہ مینے تحسین کیلئے بلوایا مینے لاعلمی بیان کی ہشام نے کہا کہ مجہی ایک شاعر کا شعر یاد آیا ہے جسکے قایل کو مین نہین جانتا مینے عرض کیا وہ کونسا شعر ہے ہشام نے وہ شعر پڑہا مین نے اوسکے قایل کا نام اور وہ قصیدہ جس مین وہ شعر تہا اول سے آخر تک پڑہکر سنا دیا ہشام سنکر بڑا خوش ہوا اور بعد بڑی تحسین و آفرین کے فرمایا کہ جو تو چاہتا ہے وہ مانگ مینے اون کنیزکون مین سے ایک کنیزک مانگی ہشام نے دونون کنیزکین مع زیور و جواہر مجہے عطا فرمائین اور ایک لاکھ درہم بہی عطا کیا مین اون کو گہر مین لے آیا اور ہشام کے مال و جان کو دعا دیتا رہا - مگر بعض مورخ بیان کرتے ہین کہ یہہ واقعہ یوسف بن عمر ثقفی کے وسیلہ سے نہین ہوا کیونکہ وہ اوسوقت والی عراق نہ تہا بلکہ خالد بن عبد اللہ قسری تہا واللہ اعلم - حماد کی بہت اخبارات غریبہ اور واقعات عجیبہ کتب معتبرہ تواریخ عرب مین درج ہین یہہ شخص ۹۵ھ ہجری مین پیدا ہوا اور ۱۵۵ھ مین فوت ہوا *

حماد عجرد

ابو عمر حماد بن عمر بن یونس بن کلیب کوفی معروف بعجرد شاعر نامور بذلہ گو لطیفہ سنج مخضرم الدولتین تہا اخیر عہد بنی امیہ مین پیدا ہوا اور عباسیہ کے وقت مین بڑا عروج پاکر مشہور زمانہ ہوا چند مدت تک خلیفہ ولید اموی کی مصاحبت مین رہا پہر مہدی کیوقت بغداد مین آیا حماد بن عجرد اور بشار مین بڑے معارضے ہوئے اور ایکدوسرے کی ہجو مین بہت قصیدہ منظوم کئے اکثر اوقات بشار بن برد اس سے تنگ ہو جاتا تہا حماد عجرد کمان گری کرتا تہا اور بعضے کہتے ہین کہ اسکا باپ کمانگر تہا یہہ کوئی کام نہ جانتا تہا شب و روز شعر گوئی مین مشغول رہتا تہا اکثر اشعار اسکی ظرافیانہ ہین - فرقہ زنادقہ کی طرف مایل تہا سنہ ۱۶۱ مین فوت ہوا عجرد بفتح عین و سکون جیم و فتح را و بعدہ دال مہملہ لقب حماد کا ہے اور وجہ اس لقب سے ملقب ہونے کی یہہ ہے کہ ایکدن حماد لڑکپن مین موسم سرما مین برہنہ تن لڑکون سے کہیل رہا تہا ایک اعرابی کا گذر جو اوسکے پاس سے ہوا تو اوسنے اسکو برہنہ دیکہکر کہا تعجردت یا غلام اے لڑکے تو برہنہ ہے اوسدن سے اسکا لقب ہی عجرد مشہور ہوا - مخضرمی اوسکو کہتے ہین جسنے

ایام جاہلیت اور زمانہ اسلام دونوں دیکھی ہوں جیسے لبید شاعر اور نابغہ جعدی ہیں۔ اب
اسکا اطلاق عام اوس شخص پر بہی ہوا جسنے دو نوں سلطنتیں مختلف اقوام کی ایکدوسرے کو پیچہ
دیکہی ہوں جیسے حماد عجرد نے پہلے سلطنت بنی امیہ اور پہر اوسکے بعد سلطنت عباسیہ دیکہی ۔

ابونواس شاعر

ابو علی حسن بن ہانی بن عبد الاول بن صباح معروف بابونواس شاعر جلیل القدر اور فاضل
ناموری تہا فقہ میں یگانہ آفاق تہا ظرافت ولطافت میں ہر ایک کا دل خوش کرتا تہا علم لغت واشعار
میں ماہر اور علم حدیث میں متبحر تہا حدیث قوی وضعیف صحیح حسن ناسخ منسوخ محکم متشابہ میں
عالم تہا دادا اسکا خراسان کے حاکم جراح بن عبد اللہ کا غلام تہا اسکا باپ بنی امیہ کے آخیر
بادشاہ مروان بن محمد کے لشکر میں سپاہی تہا اور دمشق کا رہنے والا تہا وہاں سے اہواز کو گیا
اور ایک عورت جلبان سے شادی کی اور اوس سے کئی لڑکیاں اور لڑکے پیدا ہوئے جنمیں سے
ابو نواس اور ابو معاذ بہی تہے۔ ابو نواس اہواز میں پہاڑ زبنان کے پاس سنہ ۱۳۹ھ میں پیدا
ہوا اور ۵۹ سال کی عمر کا ہو کر سنہ ۱۹۵ھ میں مر گیا سکر کی حالت میں شعر کہتا تہا اسواسطے اسکے
اشعار کے درجات متفاوت ہیں بعضے لطافت وبلاغت میں ثریا تک پہونچے ہیں اور بعضے
رکاکت وسخافت میں تحت الثری سے گذر گئے ہیں باوجود اسقدر علم اور ادب کے بڑا مسخرا اور شاطر
تہا لوگوں کو اپنی شیریں زبان سے فریفتہ کرتا تہا اور مسرف بہی از حد تہا ایک کوڑی تک ہاتہ
میں نرکہتا تہا۔ [illegible] بن معتز [illegible] سے روایت کرتا ہے کہ میں اور ابونواس ماہ رمضان میں
قرآن مجید سننے کیواسطے رات کیوقت گئے تہے ناگاہ ہم سلولی کی مسجد میں پہونچے اوسکا بیٹا تراویح
کی نماز پڑہا رہا تہا اور بہت خوبصورت اور خوش آواز اور نیکو خصلت تہا میںنے ابونواس سے
کہا کہ جبتک یہہ لڑکا نماز سے فارغ ہو گا تب تک میں یہاں سے نہ جاؤنگا اور وہی رات
اوسکے قرآن مجید ختم کرنے کی تہی جب اوس لڑکے نے یہہ آیت پڑہی اما بیت الذی یکن [illegible]
یا [illegible] تو ابونواس نے فی البدیہہ یہہ شعر کہی ۔

وقری معلنا تصدع قلبی — والھوی یصدع الفواد کلیما
ارایت الذی یکذب بالدین — فذاک الذی یدع الیتیما

اوس نے ظاہر ہو کر یہہ آیت پڑہی تاکہ میرے دلکو تصدیعہ پہونچاے اور محبت دل زخمی کو تصدیعہ پہنچاتی ہے کیا اوس شخص کو دیکہتا ہے جو دین کو جہٹلاتا ہے یہہ وہی شخص ہے جو یتیم کو چہوڑتا ہے سب حاضرین اوسکی بداہت سے حیران ہوئے۔ ابراہیم بن حرب کوفی وابہ سے روایت کرتا ہے کہ ایکبار ابونواس اور مسلم بن ولید اور ضبیع وغیرہ بڑے بڑے شعراء ایک مجلس مین جمع ہوئے کسی نے کہا ایک شعر جس مین قرآن کی آیت ہو تم سے کون تصنیف کرسکتا ہے سب متفکر ہوئے ابونواس نے کہا۔

وفتیۃ فی مجلس وجوھھم — ریحانھم قد امنوا التقتیلا
دانیۃ علیھم ظلالھا — وذللت قطوفھا تذلیلا

حاضرین نے یہہ شعر سنکر نہایت تحسین کی۔ ابونواس نے علم ادب شہر بصرہ مین پڑہا اور ندنون وہان فقہ اور ادب کا بڑا چرچا تہا شعراء متقدمین اور متاخرین عرب کے ہزارون شعر اسے یاد تہے اور سوا کے مشہور امثلہ عرب کے سات سو مثال اسکو یاد تہی۔ جب یہہ شخص علم سے فارغ ہوا تو اسنے شعر مین ایسا کمال پیدا کیا کہ کوئی اسکی برابری نہ کرسکتا تہا اسکی شعر و سخن کا چرچا اطراف عالم مین پہیلا اور امراء و وزراء وغیرہ اسکی بڑی قدر کرنے لگے اور عام وخاص کے دلون مین اسکی محبت سمائی مگر ابونواس ملوک و سلاطین کی قرب سے بالکل متنفر تہا اسواسطے دانشمند آدمی اسکو ملامت کرتے تہے۔ اسمعیل ابن نوبخت کہتا ہے کہ مینے ابونواس کی مانند کوئی فاضل اور شاعر نہین دیکہا اور اس شاعر کے مرنے کے بعد کئی صندوق کاغذون کے نکلے جنمین لطایف اور نکات غریبہ لکہی ہوئی تہین اور اسکو ابونواس اسواسطے کہتے ہین کہ اسکی کنپٹی پر دو گیسو حرکت کرتے تہے اور نواس حرکت گیسو کو کہتے ہین ۱۲

ابوتمام طائی

ابوتمام حبیب بن اوس بن حارث بن قیس طائی سخنوری نامور یگانہ دہر وحید عصر فصیح اللسان بلیغ البیان

تھا اسکا باپ نصرانی تھا اور دریشہ جاسم واقع دمشق مین رہتا تھا - ابوتمام کی فطنت وفراست اور
خبرت وکیاست پر کتاب دیوان الحماسہ شاہد ہی جودت الفاظ اور جزالت معنی اور معرفت اشعار
عرب مین بےنظیر تہا صرف کتاب دیوان حماسہ ہی جمع نہین کیا بلکہ ایک عجیب وغریب کتاب مسمی بفحول الشعرا
جسمین جملہ شعراء جاہلی اور مخضرمی اور اسلامیین کے تذکرہ مین لکھی اور کتاب الاختیارات تالیف کی
جس مین شعرا کے اشعار منتخب کرکے لکھی ہین - انساب اور اشعار عرب مین کوئی شخص اسکا حافظہ نہ تھا
کہتے ہین کہ اسکو چودہ ہزار رجز ہای عرب کی علاوہ قصاید وقطعات کے یاد تھی - خلفا کی مدح مین بہت
قصیدے منظوم کئے اور انعام وصلے پائے - صولی سے روایت ہے کہ ابوتمام نے جب محمد بن عبدالملک
بن زیات کی مدح مین قصیدہ کہا تو وہ بڑا خوش ہوا اور کہا ای ابوتمام تیرے الفاظ کی جودت اور
معانی کی لطافت اور حسن وخوبی اُن جواہر زواہر کی آب وتاب سے جو چہاردہ سالہ معشوق کے
گلے مین ہون بڑھکر ہے اور اسکے صلہ مین جو انعام تجھے دیا جاتے تہوڑا ہی ابن زیات کے پاس ایک
فیلسوف تہا اوس نے کہا یہہ شخص جوانی مین ہی مرجائیگا کسی نے پوچہا کہ تم نے کسطرح معلوم کیا
اوس نے جواب دیا کہ مین اسکی حدت اور ذکاوت اور فطنت اور سرعت فہم اور جودت ذہن
دیکھکر جانتا ہون کہ اسکا نفس روحانی اسکے جسم کو اسطرح کہا جائیگا جیسطرح تلوار ہندی اپنی نیام
کو کہا جاتی ہے پس قدرت ایزدی سے ایسا ہی ہوا کہ ابوتمام تیس سال کی عمر سے کچھہ بڑھکر فوت ہوا
روایت کرتے ہین کہ جب اس نے خلیفہ کے سامنے قصیدہ پڑھا اور اس شعر پر پہونچا ؎

اقدام عمرو فی سماحۃ حاتم — فی حلم احنف فی ذکاء ایاس

تو وزیر نے کہا کہ خلیفہ کو اجلاف عرب سے تشبیہ دیتا ہے ابوتمام نے ذرہ تامل کرکے یہہ دو شعر جو نہایت
فصیح وبلیغ اور مقتضے حال کے مطابق ہین پڑھے ؎

لا تنکروا ضربی لہ من دونہ — مثلا شرودا فی الندی والباس
فاللہ قد ضرب الاقل لنورہ — مثلا من المشکوۃ والنبراس

یعنی میرے اگر تشبیہ ادنی سے دی تو کیا مضائقہ ہے خدا تعالی نے قرآن مجید کی اس آیت مین کہ

اللہ نور السموات والارض مثل نورہ کمشکوۃ فیہا مصباح اسنے نور کو چراغ
قندیل سے تشبیہ دی ہے وزیر یہہ شعر سنکر خلیفہ سے کہا کہ جو چیز یہہ مانگتا ہے اسکو دو اور یہہ
چالیس دن سے زیادہ زندہ نہین رہیگا کیونکہ اسکی آنکھون مین کثرت تفکر سے خون اوتر آیا ہے
خلیفہ نے ابو تمام سے پوچھا کہ تو کیا چاہتا ہے اسنے کہا کہ مجکو موصل کی حکومت ملنی چاہیے
خلیفہ نے اوسی وقت اسکو موصل کا حاکم بنا دیا پس ابو تمام ایام معدودہ مذکورہ مین حکومت کرکے
مرگیا مگر یہہ قصہ بے اصل معلوم ہوتا ہے کیونکہ یہہ قصیدہ سینیہ ابو تمام نے کسی خلیفہ کی مدح مین
نہین کہا بلکہ احمد بن معتصم یا احمد بن مامون کی مدح مین ہے اور اونکو خلافت اور حکومت
نہین ملی ہان جسوقت ابو تمام نے یہہ قصیدہ احمد بن معتصم کے سامنے پڑہا وہان ایک فیلسوف
نے کہا تہا کہ یہہ شخص جلدی مرجائیگا۔ واللہ اعلم۔ ادبا نے بیان کیا ہے کہ قبیلہ طای سے
تین شخص اپنے اپنے فنون مین یگانہ نکلے ہین حاتم طای جود مین اور داود بن نصیر طای زہد
مین اور ابو تمام طای شعر مین۔ ابو تمام کے شعرونکو پہلے ابو بکر صولی نے حروف ہجا کی ترتیب
پر جمع کیا پہر علی بن حمزہ اصبہانی نے اون اشعار کو بحسب نوع مرتب کیا ابو تمام [illegible]
یعنی موضع جاسم مین پیدا ہوا اور مصر مین پرورش پای۔ گندم گون طویل القامت
شیرین زبان تہا۔ روایت کرتے ہین کہ ابو تمام جامع مصر مین لوگون کو پانی پلاتا تہا اور
بعضے کہتے ہین کہ دمشق مین ایک جولاہہ کی خدمت کرتا تہا اور اسکا باپ دمشق مین شراب
کی دکان کرتا تہا۔ یہہ شاعر موصل مین ۲۳۱ھ مین فوت ہوا اور ابو نہشل بن حمید طوسی نے
اس کی قبر پہ گنبد بنوایا۔

ابو علی خلیع شاعر

ابو علی حسین بن ضحاک بن یاسر شاعر ظریف اور ادیب لطیف بصرہ کا رہنے والا خلیع
تخلص سلیمان بن ربیعہ باہلی صحابی کے بیٹے کا غلام تہا اور حسب بیان خطیب بغدادی کے
۱۶۲ھ مین پیدا ہوا تہا خلفاء عباسیہ کے عہد مین اسکی برابر سوائے اسحق ابراہیم ندیم موصلی کے

کسیکا رتبہ نہ تہا اور اسنے اونکے یہان ایسا قرب حاصل کیا کہ سنہ ۱۹۸ھ مین خلیفہ محمد امین بن
ہارون رشید نے اسکو اپنا مصاحب بنایا مگر محمد امین اسی سال مقتول ہوا پہر خلیفہ مستعین باللہ
کے زمانہ تک ہر ایک خلیفہ کے عہد مین اسکا رتبہ برابر رہا یہہ شاعر شعراء طبقہ اولی کے شاعرون مین
سے ہے اور ابو نواس کے ساتہہ اسکی مباحثے اور معارضے ہوتے رہے ہے اور اسکا تخلص خلیع بسبب کثرت
ظرافت اور خلاعت تمسخر کے مقرر ہوا اور اسکے عجایب شعرون مین سے یہہ شعر بہی ہین ؎

صل بخدی خدیک تلق عجیبا — من معان یحار فیہا الضمیر

میرے رخسارونسے اپنے رخسارونکو ملا تاکہ تو ایسا عجیب حظ اور لطف دیکہے کہ جسمین دل حیران ہو

فبخدیک للربیع ریاض — وبخدی للدموع غدیر

کیونکہ تیرے رخسارے مین باغ ربیع کا ہے اور میرے رخسار مین آنسو کا تالاب ہے یہہ شاعر سنہ ۲۵۰ھ مین فوت ہوا ؎

ابن علاف شاعر

ابو بکر حسن بن علی بن احمد بن بشار بن زیاد مشہور با بن علاف شاعر بے نظیر اور نابینا تہا
خلیفہ معتضد باللہ کے عہد مین اسکی یہان تک قدر ہوی کہ خلیفہ کے مصاحبون مین داخل ہوا اور
ہمیشہ اپنے اشعار در رنثار کے عوض صلے اور انعام پاتا رہا - ابو الحسن مرزبانی بیان کرتا ہے کہ
ایک جاریہ علی بن عیسی کی ابن علاف کے غلام پر عاشق ہوی علی بن عیسی نے اون دونو
کو قتل کرا کے اونکی جلدون مین بہوس بہروا دیا ابن علاف نے اسکی مرثیہ مین بہت داد فصاحت
دی ابن علاف سو سال کا ہوکر سنہ ۳۱۸ یا ۳۱۹ھ مین مرگیا ؎

ابو فراس

حارث بن سعید بن حمدون حمدانی ناصر الدولہ و سیف الدولہ ابن حمدان کا چچا زاد بہائی
تہا - ثعالبی نے لکہا ہے کہ یہہ شخص فرید الدہر اور وحید العصر تہا ادب و فضل و کرم و مجد و جود و سخا
فصاحت و بلاغت ہمت و شجاعت فراست و کیاست شعر و سخن جودت الفاظ عذوبت کلمات
جزالت معنی و دقایق مضامین مین شہرہ آفاق تہا - الغرض مجمع الفضایل و منبع الفواضل تہا

باوجود حکومت کے ظریف الطبع تہا اور یہہ سب خوبیان اسکی پہلی بجز عبداللہ بن معتز کے اور کسی کے
شعر مین نہ تہین لیکن یہہ شخص اسسے بہی بڑہکر تہا اور شاعری مین ید طولی رکہتا تہا - صاحب ابن
عباد کہتا ہے کہ ابتدا شعر کا بہی بادشاہ سے ہوا اور انتہا بہی بادشاہ پر ہی ہوا یعنی ابتدا امرؤالقیس
بادشاہ نے کیا اور اوسکی خوبی ابو فراس بادشاہ پر ختم ہوئی متنبی بہی اسکی لیاقت اور ہنروری
کا قایل تہا اور شعر مین اسکو اپنے سے بڑا فایق جانتا تہا یہانتک کہ اسکی ہیبت اور جلالت کی خوف
سے متنبی نے اسکی تعریف مین کوئی قصیدہ نہین کہا بلکہ اس سے کم درجہ کے رؤسا کی مدح مین
قصاید کہتا رہتا تہا سیف الدولہ ابو فراس کی خوبی خصایل اور حسن شمایل سے بڑا خوش ہوتا
تہا اور حضر و سفر مین اسی اپنے ہمراہ رکہتا تہا - ابو فراس دو دفعہ قید ہوا ایکبار تو ۳۴۸ھ
مین قلعہ خرشنہ مین جو دریای فرات کے کنارہ پر واقع ہے اور دوسری مرتبہ ماہ شوال ۳۵۱ھ مین
شہر منبج کے چند اشخاص نے اسکو قید کیا اور قسطنطنیہ کی طرف لیگئے وہان چار برس قید
رہا اور قید مین بہی بہت فصیح و بلیغ شعر کہتا رہا اور ۳۵۷ھ مین زخمی ہو کر مر گیا - روایت کرتے
ہین کہ نزع کیوقت اس نے اپنی دختر سے یہہ شعر کہے ؎

أبنيتي لا تجزعي كل الانام على ذهاب نوحي علي بحسرة من خلف سترك والحجاب
ای میری بیٹی مت ہو جزع و فزع کر سب مخلوقات دنیا کی جانیوالی ہے افسوس سی پردہ اور حجاب مین بیٹہکر مجہہ پر نوحہ کر

قولي اذا كلمتني فعييت عن رد الجواب زين الشباب ابو فراس لم يمتع بالشباب
اور جب تو مجہسی بات کرے اور مین جواب سے رک جاؤن تو یہہ کہو کہ جوانی کی زینت ابو
فراس تہا جس نے جوانی سے نفع نہین اوٹہایا ؎

سیرافی نحوی

ابو سعید حسن بن عبداللہ بن مرزبان سیرافی نحوی بغداد مین نایب قاضی رہا اور بصریون
کی نحو مین امام زمانہ تہا - کتاب سیبویہ کی شرح نہایت عجیب غریب لکہی اور کتاب الفات
الوصل والقطع - کتاب اخبار نحات بصرہ - کتاب الوقف والابتدا - کتاب صنعۃ الشعر والبلاغۃ

شرح مقصورہ ابن درید وغیرہ کی تصنیف کین تہا ابوبکر بن سراج نحوی سے علم نحو پڑہا اور نحو ولغت اور فقہ اور فرائض اور حساب اور کلام اور شعر اور عروض اور قوافی مین عالم کامل ہوا اپنے ہاتھ سے کسب کرکے وجہ معیشت حاصل کرتا تہا اس مین اور ابوالفرج اصبہانی صاحب اغانی مین فاضلانہ معاندت تہی ابوالفرج نے اسکی حق مین یہہ شعر کہے ہین

لست صدرا ولا قرأت علی صدر ولا علمك البکی بشاف

نہ تو امام ہے اور نہ تونے کسی امام سے پڑہا اور نہ تیرا تہوڑا علم شافی ہے ؛

لعن اللہ کل نحو و شعر وعروض یجیٔ من سیراف

خدا ہر شعر اور نحو اور عروض پر جو سیراف سے آئی لعنت کرے ۳۶۸ھ مین بغداد مین فوت ہوا سیراف فارس مین ایک شہر کا نام ہے ؛

ابن خالویہ نحوی

ابوعبداللہ حسین بن احمد بن خالویہ نحوی لغوی ہمدانی الاصل تہا مگر بغداد مین جاکر ابوبکر بن انباری اور ابن مجاہد مقری اور ابن عمر زاہد اور ابن درید سے علم تحصیل کیا اور ابو سعید صیرافی سے بہی پڑہتا رہا پہر شام مین گیا اور شہر حلب مین سکونت اختیار کی وہان اسکو علم مین یگانہ گنتے تہے اور لوگ ممالک دور و دراز سے استفادہ کے لیے اسکی پاس آتے تہے اور آل واعفاد حمدان اس سے علم پڑہتے اور اسکی تعظیم وتکریم کرتے تہے چنانچہ یہہ لکہتا ہے کہ مین ایک دفعہ سیف الدولہ بن حمدان کے پاس گیا اوس نے مجہے اقعد کہا اور اجلس نہ کہا مین نے جانا کہ یہہ شخص لطایف عرب اور نکات ادب سے ماہر ہے کیونکہ عربی مین کہڑے کو اقعد اور سوئی کو اجلس کہتے ہین ۔ تصانیف اسکی بکثرت ہے اور متنبی شاعر سے سیف الدولہ کے روبرو اسکے مباحثے ہوتے رہے حلب مین ۳۷۰ھ مین فوت ہوا ؛

ابوعلی فارسی

حسن بن احمد بن عبدالغفار بن محمد بن سلیمان بن آبان فارسی نحوی علم نحو مین امام وقت

تہا شہرون مین پہرتا رہا اور حلب مین مدت تک سیف الدولہ بن حمدان کے پاس رہا اسمین اور
ابو طیب متنبی مین کئی مجلسین ہوئین اسنے کتاب الایضاح اور تکملہ نحو مین۔ کتاب التذکرۃ
کتاب المقصور والممدود۔ کتاب الحجہ۔ کتاب لاغفال فیما اغفلہ الزجاج من المعانی کتاب
العوامل المائیۃ۔ کتاب المسائل الحلبیات۔ کتاب المسائل العسکریہ کتاب القصریات۔ کتاب
المسائل الشیرازیات۔ کتاب البصریہ۔ کتاب المسائل المجلسیات وغیرہ تصنیف کین ۳۰۸ھ مین
پیدا ہوا اور ۳۷۷ھ مین مرگیا۔

ابن حجاج شاعر

ابو عبد اللہ حسین بن احمد بن محمد بن جعفر بن محمد بن حجاج کاتب بے بدل اور شاعر عدیم المثل تہا
تمسخرات اور ہزلیات مین بڑا کامل تہا جو شعر کہتا تہا وہ تمسخر سے خالی نہوتا تہا ظرافت مین کوئی اسکا
ہمپایہ نہ تہا اسنے ایک دیوان دس جلد کا ہزلیات مین تصنیف کیا ہی صرف اسکے شعرون مین ظرافت ہی
نہین بلکہ تکلف اور غرابت سے بہی معرا ہین اور اسکی فصیح بلیغ نظم و نثر دلچسپ و مرغوب خاطر ہے اشعار
عاشقانہ بہی نہایت لطیف کہتا تہا اہل فن اسکو امرء القیس ثانی کہتے تہے امرء القیس کے زمانہ
سے لیکر اس شاعر کے عہد تک کوئی اور آدمی اسکے مذاق کا نہین ہوا۔ مذہب شیعہ رکہتا تہا
اور اہل بیت کی محبت اور اصحاب کبار کی بغض مین از حد تجاوز کرتا تہا روز سہ شنبہ ۲۷ ماہ جمادی
الآخر ۳۹۱ھ کو شہر نیل مین جو دریای فرات کے کنارہ پر واقع ہے فوت ہوا اور اسکی وصیت
کے بموجب اسکی نعش بغداد مین لیجا کر حضرت موسی بن جعفرؑ کے پاؤن کیطرف دفن کی گئی اور قبر پر
حسب وصیت یہہ آیت لکہی گئی وَكَلْبُهُم بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ بِالْوَصِيدِ

ابن وکیع تنیسی

ابو محمد حسن بن علی بن احمد بن محمد بن خلف ضبی معروف با بن وکیع تنیس مین پیدا ہوا
اور بغداد مین آکر سکونت اختیار کی شاعر بے نظیر تہا مگر قدرے اسکی زبان مین لکنت تہی۔ ثعالبی
یتیمۃ الدہر مین بیان کرتا ہی کہ یہہ شاعر اپنے سب ہمعصرون سے بڑہکر تہا اور کوئی اسکے برابر شعر و سخن

نہ کہتا تہا شعراسکے جید ہین یعنی معدود تہا ایک دیوان عربی مین نہایت فصیح و بلیغ تصنیف کیا
اور صرف شعر ہی مین کمالیت نہ رکہتا تہا بلکہ اور علوم مین بہی ماہر تہا۔ ایک کتاب منصف نام
ابو طیب متنبی کی سرقات مین لکہی وفات اسکی ماہ جمادی الاول ۴۲۹ھ مین ہوئی تنیس
بکسر تاء مثنات فوقانی و کسر نون مشددہ و سکون یائی تحتانی مصر مین دمیات کے قریب
ایک شہر کا نام ہے جسکو تنیس بن حام بن نوح نے بنایا ہے۔ وکیع لقب اسکی دادے ابوبکر محمد بن خلف کا تہا

ابو القاسم وزیر مغربی

ابو القاسم حسین بن علی بن حسین بن علی معروف بوزیر مغربی اسکا باپ سیف الدولہ
بن ہمدان کے مصاحبون مین سے تہا ۳۷۰ھ مین پیدا ہوا۔ شاعر ماہر تہا میا فارقین مین چہپن
برس کا ہوکر ۴۱۸ھ مین مر گیا۔ جب اسکی نزع کا وقت قریب پہونچا تو اسنے اپنے دوستون کو
وصیت کی کہ میرے تابوت کو مشہد امیر المومنین علی ابن ابیطالب مین لیجا کر دفن کرین ابو علی
ہارون بن عبد العزیز اوراجی جس کی مدح متنبی شاعر نے اوس قصیدہ مین کی جسکا مطلع یہ ہے

امن ازدیارک فی الدجی الرقباء　　　اذ حیث کنت من الظلام ضیاء

وہ اس شاعر کا ماموں ہے اور بعضے کہتے ہین کہ وہ اس شاعر کے ماموں کا بیٹا ہے اسنے ایک
دیوان نہایت فصیح و بلیغ تصنیف کیا اور کتاب الایناس فی تحریر انساب العرب جو نہایت مفید ہے
اور مصنف کی بڑی ماہر ہونے پر دال ہے اور کتاب آداب الخواص اور کتاب الماثور فی ملح الخدور اسکی تصنیفات سے ہین

شیخ ابو علی بن سینا

رئیس ابو علی حسین بن عبد اللہ بن سینا ملقب بشرف الملک الحکیم اسکا باپ بلخ کا رہنے والا
تہا پہر وہان سے بخارا مین گیا اور خرمیثن مین جو بخارا کے سب گانو سے بڑا ہے عامل رہا اور
ابو علی اور اوسکا بہائی وہانہی پیدا ہوئے۔ اسکی والدہ کا نام ستارہ تہا دس سال کی عمر مین
ابو علی نے علوم قرآن اور علم اصول دین اور علم ادب اور حساب ہندسہ و جبر و مقابلہ حاصل کیا پہر
حکیم ابو عبد اللہ ناتلی اسکی پاس آیا اور اوس سے اس نے ایساغوجی سے لیکر علم منطق کو اخیر تک

پہونچایا اور اقلیدس اور مجسطی پڑہی اور سب علوم و فنون مین ماہر ہوا اور رموز اور دقائق ایسے
سمجھنے لگا کہ ابو عبد اللہ ناتلی بہی اوسکو نہ پہونچ سکتا تہا باوجود اسقدر توغل علم منطق و فلسفہ اور
وغیرہ کی علم فقہ بہی اسمعیل زاہد سے پڑہتا تہا جب ابو عبد اللہ ناتلی خوارزم شاہ مامون بن محمد
کیطرف گیا تو ابو علی علوم طبعی اور الہی مین متوجہ ہوا اور فصوص اور شروح مین کوشش
کرنے لگا یہان تک کہ اللہ تعالی نے دروازے علمون کے اسپر کہولدئے پہر طب مین مشغول
ہوا اور اوسکو انتہا تک پہونچایا کہ مریضون کا علاج مفت خدا تعالے کی خوشنودی کے لیئے
کرنے لگا اور اس علم مین تمام متقدمین اور متاخرین سے فایق ہوا اور ۱۶ سال کا تہا کہ علما
کبار اور فضلائے نامدار اسکے پاس استفادہ کرنے آتے تہے۔ ابو علی سینا ایام طالب علمی مین
کبہی رات بہر نہ سوتا تہا اور تمام دن مطالعہ مین صرف کرتا تہا اور اسکے سوا کوئی کام نہ کرتا تہا
جب کوئی مسئلہ اس سے حل نہوتا تہا تو وضو کرکے مسجد جامع مین جاکر نماز پڑہتا تہا اور خدا کی جناب
مین اس مسئلہ کے حل ہونیکے واسطے دعا کرتا تہا اسکی دعا قبول ہوجاتی تہی اور وہ مسئلہ
لاینحل اسپر منکشف ہوجاتا تہا تصانیف مفیدہ اسکی بکثرت ہین مثلاً کتاب الشفا و النجات
و کتاب الاشارات و قانون وغیرہ کہتے ہین کہ اسکی تصنیف قریب سو کے ہے اور شعر بہی بہت
اچہا کہتا تہا چنانچہ یہہ ابیات اس کے ہین ؎

واحفظ بُنیّ وصیتی واعمل بہا — فالطب معقود بنص کلامی

اے میرے بیٹے میری نصیحت کو یاد رکھ اور اوسپر عمل کر کیونکہ علم طب میری کلام مین بستہ ہے

لا تشربن عقیب اکل عاجلا — فتقود نفسک للاذی بزمام

کہانے کے بعد شتابی ہرگز پانی نہ پی ورنہ تو اپنے نفس کی باگ کہینچکر ایذا کی طرف لائیگا ؎

اجعل غذاءک کل یوم مرة — واحذر طعاما قبل ہضم طعام

اور غذا تمام دن مین ایکدفعہ کہا اور طعام کے ہضم ہونیکے پہلے دوسرے طعام سے پرہیز کر ؎

واحفظ منیک ما استطعت فانہ — ماء الحیاة یراق فی الارحام

اور جہانتک ہوسکے اپنی منی کی محافظت کر کیونکہ وہ آب حیات ہے جو ارحام مین ڈالا جاتا ہے۔ ابو علی ماہ صفر ۳۷۰ھ مین پیدا ہوا اور ماہ رمضان کے اول جمعہ ۴۲۸ھ مین فوت ہوا۔ شیخ کمال الدین بن یونس کہتا ہے کہ شیخ بن سینا کا مخدوم اسپر ناراض ہوا اور اوسنے اسکو زنجیرون مین باندھکر قید خانہ مین بہیجدیا اور یہہ وہان ہی مرگیا اور اوسنے یہہ شعر قید خانہ مین ہی کہے۔

رَأَیْتُ ابْنَ سِیْنَا یُعَادِی الرِّجَالَ ۔۔۔ وَفِی السِّجْنِ مَاتَ اَخَسَّ الْمَمَاتِ

مینے ابن سینا کو دیکہا کہ لوگون سے دشمنی کرتا تہا اور قید خانہ مین خسیس موت مرگیا۔

فَلَمْ یَکْشِفْ مَا نَابَهُ بِالشِّفَاءِ ۔۔۔ وَلَمْ یَنْجُ مِنْ مَوْتِهِ بِالنَّجَاتِ

نہ تو شفا سے اپنی مصیبت سے بچا اور نہ نجات سے اپنی موت سے رہائی پائی۔

ابو الجوائز

حسن بن علی بن محمد بن بادی واسطی عالم اجل اور فاضل اکمل تہا بغداد مین مدت تک سا رہا شاعر فصیح البیان تہا اوسکا یہہ شعر ہے۔

وَشَیْئَانِ مَعْدُوْمَانِ فِی الْاَرْضِ دِرْهَمٌ ۔۔۔ حَلَالٌ وَخِلٌّ فِی الْحَقِیْقَةِ نَاصِحٌ

یعنے دنیا مین دو چیز معدوم ہین درم حلال اور دوست صادق ناصح۔ وفات اسکی ۴۶۰ھ مین ہوئی۔

ابن رشیق قیروانی

ابو علی حسن بن رشیق معروف بقیروانی عالم فصیح اور فاضل بلیغ صاحب تصانیف کثیرہ تہا کتاب العمدہ شعر کی فضیلت اور عیوب کے بیان مین تصنیف کی اور کتاب الانموذج وغیرہ رسایل فائقہ اور قصاید رائقہ تصنیف کئے۔ ابن بسام کتاب الذخیرہ مین بیان کرتا ہے کہ یہہ شخص مسیلہ مین پیدا ہوا اور وہان سے تہوڑا سا علم ادب تحصیل کرکے قیروان مین ۴۰۶ھ مین آیا اور محمدیہ مین علم ادب پڑہکر شعر مین کمال پیدا کیا قیروان مین بڑے بڑے ادبا اور شعرا کیجہ متہین رہا اور وہان اسکی بڑی شہرت ہوئی اور مشہور آفاق ہوا اور وہان کے حاکم کی تعریف مین بڑے فصیح قصیدے کہے اور اوسکے مقربون مین سے ہوا جب عرب نے قیروان پر ہجوم کیا اور وہان کے باشندون کو قتل

اور ملکوں کو خراب کیا تو یہہ شخص جزیرہ صقلیہ کی طرف گیا اور جزیرہ مازر میں ۵۱۳ھ مین فوت ہوا۔ اور اس کے شعرون مین سے یہہ بہی شعر ہین ؎

یا رب لا اقوی علی دفع الاذی
وبک استعنت علی الضعیف الموذی

خداوندا مین ایذا کی دفعیہ کرنیکی طاقت نہین رکہتا اور ضعیف موذی کی دفعیہ مین تجہسے مدد مانگتا ہون

ما لی بعثت الی الف بعوضۃ
وبعثت واحدۃ الی نمرود

کیا ہے مجکو کہ میری طرف تو نے ہزار مچہر اور نمرود کی طرف ایک مچہر بہیجا ہے ؎

ابن شخباء عسقلانی

الشیخ المجید ابو علی حسن بن عبد الصمد بن ابی شخباء عسقلانی بڑے بہری فصیح خطیب اور رسالے تصنیف کئیے نثر و نظم مین اسکو کمال تہا۔ خزانہ بنود مین جو شہر قاہرہ مین ایک قید خانہ ہے ۴۸۲ھ کو مقتول ہوا شخباء بفتح شین معجمہ و سکون خاء معجمہ بعدہ باء ہے اور عسقلانی عسقلان کیطرف منسوب ہے

عمید طغرائی

عمید طغرائی فخر الکتاب ابو اسمعیل حسین بن علی بن محمد بن عبد الصمد الملقب بموید الدین اصبہانی معروف بطغرائی عزیز الفضل لطیف الطبع نظم و نثر مین یگانہ زمانہ تہا ایک دیوان نہایت عمدہ تصنیف کیا عماد کاتب تاریخ سلطنت سلجوقیہ مین لکہتا ہے کہ طغرائی مذکور کو استاد کہتے تہے اور سلطان مسعود بن محمد سلجوقی کی طرف سے موصل مین وزیر تہا اور جب سلطان مسعود اور اوسکے بہائی سلطان محمود مین ہمدان کے قریب لڑائی ہوئی اور مسعود نے ہزیمت کہائی اور محمود نے فتح پائی تو پہلے اوستاد ابو اسمعیل وزیر مسعود گرفتار ہوا اور محمود کے وزیر نظام الدین ابو طالب علی بن احمد بن حرب سمیرمی کو اسکی خبر پہونچی اور شہاب اسعد نے جو اوس وقت مین نصیر کاتب کا نایب طغرائی تہا کہا یہہ مرد یعنے ابو اسمعیل استاد ملحد ہے وزیر محمود نے کہا جو ملحد ہو اوس کو قتل کردو پس طغرائی مذکور ظلماً قتل کیا گیا اور نیز یہہ لوگ ابو اسمعیل مذکور سے اسواسطے خوف کرتے تہے کہ طغرائی فاضل اکمل ہے کہیں محمود اسکی طرف متوجہ نہو جائے اسلئے اسکو جلدی قتل کروا دیا اور یہہ واقعہ ۵۱۳ھ مین ہوا۔ طغرائی منسوب بطغرا نویس

کمیطرون ہے اور سمیرمی بضم سین مہملہ و فتح میم و سکون یائی تحتانی نام شہر کا ہے جو اصبہان اور
شیراز کے درمیان واقع ہے ؛

باسع بغدادی

ابوعبداللہ حسین بن محمد بن عبدالوہاب بن احمد بن محمد بن حسین بن عبیداللہ بن قاسم بن
بغدادی شاعر ماہر ادیب متبحر نحوی لغوی تہا اسکا دادا قاسم معتضد باللہ اور مکتفی باللہ کا وزیر تہا اُسنے
بہت عمدہ عمدہ کتابین تصنیف کین - باسع اور شریف ابویعلی بن ہبار یہ مین بسبب زیادہ اتحاد اور
مصاحبت کے بہت ظرایف اور لطایف اور مزاح و تمسخر ہوتے تھے - ولادت اس کی ۱۰ صفر سنہ ھ
بغداد مین ہوئی اور سنہ ھ مین فوت ہوا بدر بغداد مین ایک محلہ کا نام ہے ؛

ملک النحاۃ

ابونزار حسن بن صافی بن عبداللہ المعروف بملک النحاۃ ادیب اریب فصیح بلیغ نحو مین اپنے تمام
اقران سے فایق تہا اور بسبب کمال کبر و عجب کے اسنے اپنا لقب ملک النحاۃ رکہا تہا اور جو شخص اسکو اس
لقب سے نہ بلاتا تہا اُسپر بڑا غضبناک ہوتا تہا علم نحو اور اصول فقہ مین اسنے بڑی تصنیفات کی اور نحو
کا ایک دیوان لکہا سنہ ھ مین پیدا ہوا اور اسی سال سے زیادہ عمر کا ہوکر دمشق مین سنہ ھ مین فوت ہوا

حرف الخاء

خلیل

ابوعبدالرحمن خلیل بن احمد بن عمرو بن تمیم فراہیدی یحمدی نحو مین امام اور علم عروض کا موجد ہوا ہے
اس نے عروض کی اقسام کو پانچ دایرون مین تقسیم کیا جن سے پندرہ بحر نکلتی ہین پہر اخفش نے ایک
اور بحر نکالی اور اوسکا نام خبب رکہا اور کہتے ہین کہ اسکو ہاتف نے خواب مین کہا تہا کہ تم مکہ معظمہ
کو جاؤ وہان ایک نیا علم تمپر منکشف ہوگا پس یہہ مکہ مین حج کیواسطے گیا جب حج سے واپس ہوا تو
علم عروض اسپر منکشف ہوا اور یہہ شاعر علم نغمہ مین بہی بڑا ماہر تہا اسلئے علم عروض اسنے نکالا ہے
کیونکہ ان دونون علمون کے قواعد متقارب ہین اور یون بہی کہتے ہین کہ خلیل ٹہٹہیرون کی بازار

مین جارہا تہا وہان ایک ٹہٹہیرا ہتوڑے سے طشت بنارہا تہا اس کی آہٹ ہتوڑے کی آواز سے یہہ علم
ایجاد کیا خلیل مرد عاقل حلیم تہا اور اسکا مقولہ ہی کہ انسانکو اپنا عیب معلوم نہین ہوتا جبتک کسی عقلمند کے پاس
نہ بیٹھے اور جب آدمی چالیس سال کا ہو تو اوسکی عقل کامل ہوتی ہے اور اسی سن مین آنحضرت
بہی مبعوث ہوئے اور جب ۶۳ برس کا ہو تو اوسکی عقل و فکر مین خرابی آجاتی ہے اور اسی سن
مین آنحضرت دنیا سے تشریف لیگئے اور آدمی کا ذہن صاف اور عقل سلیم سحر کے وقت ہوتا ہے سلیمان
بن حبیب بن مہلب بن ابی صفرہ والی فارس و اہواز نے اسکا وظیفہ مقرر کیا تہا پس اوسنے ایکدفعہ
اسکو اپنے حضور مین طلب کیا اسنے اوسکے جواب مین چند شعر لکہے جنمین سے دو شعر یہہ ہین ‡

أبلغ سليمان أني عنه في سعة — وفي غنى غير أني لست ذا مال

الرزق عن قدر لا الضعف ينقصه — ولا يزيد فيه حول محتال

سلیمان کو خبر دو کہ مین یہان ہرطرح سے وسعت اور غنی مین ہون بجز اس کے کہ مالدار نہین ہون
اور رزق تقدیر سے ہی نہ ضعف اسے گہٹاتا ہی اور نہ حیلہ کسی حیلہ گر کا اسکو بڑہاتا ہی سلیمان نے
غصہ ہوکر وظیفہ بند کردیا خلیل نے اسکے جواب مین لکہا کہ خدا تعالے ضامن رزق کا ہی جبتک ہم زندہ ہین وہ
رزق دیگا اور جب ہمارا رزق پورا ہوجایگا تو ہم مرجائینگے ای سلیمان تو نے مجہے اپنی قلیل شے
سے محروم رکہا کیا اسمین تیرا مال بڑہ جائیگا جب یہہ خبر سلیمان کو پہونچی تو اوسنے خلیل کا وظیفہ دوگنا
کردیا اور عذرنامہ اوس کیطرف لکہا ایک رات صبح تک خلیل و عبد اللہ بن مقفع باتین کرتے رہے
جب صبح کو جدا ہوئے تو کسی نے خلیل سے پوچہا کہ ابن مقفع کیسا ہے اوسنے جواب دیا کہ علم بہت رکہتا ہی
اور عقل کم اسیطرح کسی نے ابن مقفع سے پوچہا کہ خلیل کیسا ہی اوسنے کہا عقل بہت رکہتا ہے اور
علم کم خلیل نے کتاب العین لغت مین اور کتاب العروض اور کتاب الشواہد اور کتاب النقط والشکل اور
کتاب النغم اور کتاب العوامل تصنیف کین اکثر علماء لغت کہتے ہین کہ کتاب العین خلیل کی تصنیف
نہین بلکہ اوسنے شروع کی تہی اور اوسکا نام عین رکہا تہا پہر اسکے شاگرد نضر بن شمیل نے مع مورج
سدوسی و نصر بن علی جہضمی وغیرہ کے اسکو پورا کیا اور اونکو خلیل کی وضع اور ترتیب پسند نہ آئی اسلیے

اسکو اپنی طرز پر پیدا کیا۔ خلیل کا ایک لڑکا بڑا نالایق اور بیوقوف تہا ایکروز باپ کے پاس گیا کسی شعر کی وہ تقطیع کر رہا تہا لڑکے نے لوگون سے کہا کہ میرا باپ دیوانہ ہوگیا ہی اس بات کی خبر خلیل کو پہونچی اوس نے اپنے بیٹے کے حق مین کہا ؎

لو کنت تعلم ما اقول عذرتنی او کنت اعلم ما تقول عذلتکا

اگر تو جانتا جو مین کہہ رہا ہون تو مجہے معذور رکہتا۔ یا مین جانتا جو تو کہہ رہا ہے تو تجہے ملامت کرتا ؎

لکن جہلت مقالتی فعذلتنی وعلمت انک جاہل فعذرتکا

لیکن تو میری گفتگو سے ناواقف ہی اسلیئے مجہی ذلیل کیا اور مینے تجہی جاہل سمجہکر معذور رکہا خلیل کہتا ہی کہ میرے پاس ایک شخص علم عروض پڑہنے کیواسطے آتا تہا اور اوسکو اس علم سے مناسبت نہ تہی مدت تک میرے پاس رہا لیکن کچہہ اوسکی ذہن نشین نہوا ایک روز مینے اوسی کہا کہ اس بیت کی تقطیع کرے ؎

اذا لم تستطع شیئا فدعہ وجاوزہ الی ما تستطیع

یعنے جس چیز کی تو طاقت نہین رکہتا اوس کو چہوڑ کر اوس چیز کیطرف جا جسکی طاقت رکہتا ہی پس وہ اپنی لیاقت کی بموجب تقطیع کرکے چلا گیا اور پہر اوس روز سے میرے پاس نہ آیا مین اوسکی ذکاوت اور دانشمندی پر نہایت متعجب ہوا کہ باوجود اسقدر نافہمی کے پہر اوسنے کیسا سمجہ لیا۔ یہہ فاضل سنہ ... مین پیدا ہوا اور سنہ ... مین فوت ہوا۔ فراہیدی فراہید کیطرف منسوب ہے اور فراہید قبیلہ ازد سے ایک بطن ہے اور فراہید جمع فرہود کی ہے اور فرہود لغت ازد شنوہ مین شیر کے بچہ کو کہتے ہین اور یحمد بہی ایک قبیلہ ازد سے ہے ؎

حرف الدال

درید ابن صمہ

درید بن صمہ بن حارث بن بکر بن علقمہ بن جذاعہ بن غزیہ بن جشم بن معاویہ بن بکر بن ہوازن شاعر جاہلی جاسی ہی اسکی تین بہائی تہی ایک عبداللہ جسکو بنی غطفان نے قتل کیا اور دوسرا خالد جو بنی حارث بن کعب کے ہاتہ سے مقتول ہوا۔ تیسرا قیس جسکو ابو بکر بن کلاب نے ہلاک کیا

پس چند شعر اس نے عبد اللہ کے مرثیہ میں کہے تھے جن سے دو شعر یہہ ہیں *

تَقُوْلُ اَلَا تَبْکِیْ اَخَاکَ وَقَدْ اَرٰی ✿ مَکَانَ الْبُکَا لٰکِنْ بُنِیْتُ عَلَی الصَّبْرِ

فَقُلْتُ اَعَبْدَ اللّٰہِ اَبْکِیْ اَمِ الَّذِیْ ✿ لَہُ الْجَدَثُ الْاَعْلٰی قَتِیْلُ اَبِیْ بَکْرٍ

وہ عورت مجکو کہتی ہے کہ تو اپنے بھائی کو کیوں نہیں روتا حالانکہ میں اب موقع رونیکا دیکھتی ہوں

لیکن تو صبر پر مجبول ہوا ہی میںنے کہا کیا عبد اللہ کو روؤں یا اُس شخص کو جسکی قبر عالی ہے اور وہ

ابی بکر بن کلاب کا مقتول ہے یہہ شاعر بڑی عمر کا ہو کر جنگ حنین میں مقتول ہوا *

دعبل

ابو علی دعبل بن علی بن رزین بن سلیمان خزاعی شاعر بے نظیر تھا لیکن نہایت بدگو کثیر الہجا

تھا خلفا اور ارکین سلطنت کی ہجو میں بہت قصایہ منظوم کئے خود کہتا تھا کہ میں ۵۰ سال ہو گئے ہیں

پر خشک لکڑیاں اوٹھا کر پہرتا رہا کہ کوی مجہے اون پر سولی دے مگر کسی نے نہ پوچھا جب اسنے ابراہیم بن

مہدی کی ہجو کی تو ابراہیم نے خلیفہ مامون کے پاس جاکر شکایت کی خلیفہ نے اشعار ہجائیہ

سنکر فرمایا کہ دعبل کا یہہ ہی طریق ہے اوسنے میری ہجو اسسے بڑہکر کی۔ خلیفہ مامون جب اپنے

اشعار ہجائیہ سنتا تہا تو کہتا تہا کہ دعبل احمق نے کچہہ خیال نہ کیا کہ میںنے خلافت کی گود میں پرورش

پائی ہی دعبل سے روایت ہی کہ میں ایک روز سہل بن ہارون کاتب کے پاس جو بڑا بخیل اور لئیم تہا بیٹہا

ہوا تہا اوس روز باتوں میں بہت وقت گذر گیا اور بہوکہہ نے اوسے مضطرب کیا آخر الامر اوس نے

کہانا منگایا طباخ ایک برتن طعام کا اور گروہ نان لیکر حاضر ہوا برتن میں مرغ کا گوشت نیم

خام تہا جو دانتوں سے کیا بلکہ چہوریسے ہی بمشکل کاٹا جاتا تہا۔ سہل نے اوس گوشت کو چار وں نظر

سے دیکہا اور سب اعضا مرغ کے سوائے سر کے موجود پائے پس تہوڑی دیر تک سر نگوں اور افسردہ

خاطر بیٹہا رہا پہر سر اوٹہاکر طباخ سے پوچہنے لگا کہ اس کا سر کہاں ہے اوسنے کہا کہ میںنے پہینکدیا

سہل نے باعث پوچہا طباخ نے کہا میںنے خیال کیا کہ آپ سر نہیں کہاتے سہل غصہ سے بولا کہ میں

اوسپر بڑا ناراض ہوں جو مرغ کی پاؤں پہینکدے چہ جائے آنکہ اوس سر کو پہینکے جو رئیس الاعضا اور

ذو دو اس سے اونچی آواز کرتا ہی اور جسکے باعث اوسکی فضیلت ہی اور اسمین ایک کلغی ہی جسکو تبرک
سمجھا جاتا ہی اور دو آنکھین ہین جس سے شراب سرخ رنگ کو تشبیہ دیجاتی ہے اور اوسکا دماغ
وجع المکلیتین کیواسطے مفید ہی مینے کوئی استخوان اسکے سر کی استخوان سے لذیذ نہین پائی گیا تو
نہین جانتا کہ مرغ کے بازو اور زبان اور گردن اور ساق سب عمدہ ہین سو تونے کہا جاتا ہے کہ
پھر سر نہین کہاتا تو جہان پہینکا ہے وہان سے تلاش کر طباخی نے کہا مجھے معلوم نہین کہ کہان
پہینکا ہے سہل نے کہا مین جانتا ہون کہ وہ تیری پیٹے مین ہی سو اس بات کی تجکو خدا تعالے
جزا دیگا دعبل یہہ بات سنکر نہایت متعجب ہوا اور لاحول پڑہتا ہوا وہان سے رخصت ہوا دعبل کا
اصلی نام حسن یا عبد الرحمن یا محمد ہی اور دعبل اسکا لقب ہی اور دعبل موٹی اونٹنی کو کہتے ہین
اور خود یہہ بیان کرتا ہی کہ ایک مرد مصروع کی پاس میرا گذر ہوا مینے باواز بلند اوس کی کان مین
کہا کہ دعبل وہ اوسیوقت اٹھ کہڑا ہوا اور پہر کبھی اوسکو یہہ بیماری نہوئی یہہ شاعر ۱۴۸ھ مین
پیدا ہوا اور ۲۴۶ھ مین مرگیا او معمرین مین معدود ہے ٭

حرف الذال

ذو القرنین

ابو المطاع ذو القرنین بن ابی المظفر حمدان ملقب بوجیہہ الدین شاعر ظریف فصیح و
خوش خیال تہا اسکی اشعار کے دیکہنے سے اسکی لطافت و بلاغت معلوم ہوتی ہی چنانچہ یہہ دو شعر اسکی ہین ٭

انی لاحسد لا فی اسطر الصحف   اذا رأیت اعتناق اللام للالف

یعنی مصحف کی سطرون مین لام اور الف کو حرف لا مین ملا ہوا دیکہہ کر نہایت حسد کرتا ہون ٭

وما اظنہما طال اعتناقہما   الا لما لقیا من شدۃ الشغف

اور مین اونکی [illegible] رہنیکا باعث بجز کثرت محبت کی نہین جانتا - اسکی اشعار نہایت عجیب
ہین سامع کو اونکی سننے سے بڑا سرور حاصل ہوتا ہی مصر مین ظاہر بن حاکم عبیدیکی عہد مین گیا ظاہر نے
اسکو اسکندریہ کا حاکم [illegible] بنایا مگر یہہ ایک برس وہان رہکر پہر دمشق کیطرف گیا اور وہان صفر ۴۲۸ھ مین فوت ہوا ٭

حرف الراء

ابن میّادہ

اسکا نام رماح بن ابرد بن ثوبان اور کنیت ابا شرحبیل تھی۔ اور میّادہ اسکی والدہ کا نام تھا جسکی طرف منسوب ہو کر ابن میّادہ مشہور ہوا شاعر فصیح اور ناظم بلیغ تھا۔ ابن سلام نے اسکو ساتویں طبقہ میں لکھا ہے اور عمر بن لجا اور جیف عقیلی اور عجیر سلولی کو بھی اسکی طبقہ سے گنا ہے کہتے ہیں کہ رماح زمانہ جاہلیت اور اسلام میں قبیلہ غطفان کا عظیم الشان شاعر مخضرم شمار کیا جاتا تھا اور سوائے قریش اور قیس کے کسی کی مدح میں اسنے شعر نہیں کہے ہشام بن عبد الملک اموی کی عہد میں پیدا ہوا اور منصور عباسی کے زمانہ تک زندہ رہا ॥

راجح

بن اسمعیل ابو القاسم ابن سرایا ابو الوفاء الحلی اسدی شرف الدین اسکا لقب تھا علم شعر اور تواریخ میں اسکو بڑی مہارت تھی۔ شام اور مصر اور جزیرہ کے ملوک کی مدایح میں قصاید کہے اور ملوک سلاطین میں دیوان اشعار نہایت فصیح و بلیغ تصنیف کیا ۵۵۶ھ میں پیدا ہوا اور ماہ شعبان ۶۲۷ھ میں فوت ہوا ॥

حرف الزاء

زُہیر

زُہیر بن جناب بن ہبل بن عبد اللہ بن کنانہ بن بکر بن عوف بن عذرہ کلبی عرب کی شاعر عظیم الشان میں سے تھا متانت عقل اور رسائی فکر اور جودت خاطر اور سرعت ذہن اور تجربہ کاری کے باعث بنی قضاعہ کو ہمراہ لیکر بنی غطفان سے سخت لڑائی کی اور اس لڑائی کا سبب یہ تھا کہ بنی نقیص بن ریث بن غطفان نے ایک مکان بیت اللہ کی طرز پہ بنا کر اپنا معبد ٹھہرایا اور اسکی خدمت کیواسطے بنی مرہ بن عوف سے خدمتگار مقرر کئے جب یہ خبر زہیر کو پہنچی تو اسنے قسم کھائی کہ میں قبیلہ غطفان سے کوئی مرد زندہ نہ چھوڑونگا۔ جو بیت اللہ کا مقابلہ کرے کیونکہ اگرچہ بہت

جاری ہوگئی تو معبد مقرر ہوجائیگا اور بہت لوگ گمراہ ہونگے آخرالامر بنی غطفان بہاگ گئے اور زہیر نے فتحیاب ہوکر مکان مذکور کو گرادیا اور اونکا مال واسباب لوٹ لیا لیکن اس بادشاہ کے حکم کے بموجب لشکر مین سے کسی شخص نے اونکی عورتون پر دست اندازی نکی بلکہ اونکو واپس کردیا چنانچہ زہیر اس واقعہ کے بیان مین کہتا ہے ؎

وَلَوْلَا الفَضْلُ مِنَّا مَا رَجَعْتُمْ   إِلَى عَذْرَاءَ شِيمَتُهَا الحَيَاءُ

یعنی اگر ہماری طرف سے فضل وکرم نہوتا تو تم باکرہ عورتون کیطرف جنکی خصلت حیا ہے کبہی نہ لوٹتے - زہیر آنحضرت سے پہلے ہوا اور ابرہہ اشرم صاحب فیل نے جسنے کعبہ کے گرانیکا قصد کیا تہا اسکو اور اوسکی بڑی تعظیم اور تکریم کی اور اوسنے بنی بکر اور بنی ثعلب پر اسکو فضیلت دی اور دونون قبیلون کا حاکم بنایا اور ابرہہ اشرم نے کعبہ کے گرانے کا قصد سترہوین ماہ محرم سنہ سلطنت نوشیروان اور سکندر کا دارا پر غلبہ کرنے کے سنہ اور سلطنت بخت نصر کے سنہ اور سنہ ہجری کو کیا - اور آنحضرت کی ولادت باسعادت بہی اسی سال ہوئی - یہہ بادشاہ بڑی عمر کا ہوکر کثرت شراب نوشی سے مرگیا ؎

زُہَیر بن ابی سلمیٰ مزنی

زہیر بن ابی سلمیٰ بن ربیعہ بن ریاح مزنی شاعر جاہلی فصیح البیان تہا سبعہ معلقہ کا تیسرا قصیدہ اسکا ہے اور اوسمین اسنے ہرم بن سنان بن ابی حارثہ اور حارث بن عوف بن ابی حارثہ مرّی کی مدح کی اور ام اوفیٰ اپنی جورو سے جسکو مطلقہ کیا تہا تشبیب کی ابوتمام طائی حماسہ مین بہی اسکے اشعار لایا ہے کعب بن زہیر مصنف قصیدہ بانت سعاد اور بجیر بن زہیر دونون اسکے بیٹے صحابی ہین ؎

ابودلامہ

ابودلامہ زند بن جون ادیب کامل خوش طبع شیرین زبان تہا نظم ونثر فصیح تصنیف کرتا تہا ابن جوزی کتاب تنویر الغبش مین بیان کرتا ہے کہ ابودلامہ مرد حبشی مصنف نوادرات ومرتب افسانہا ئے عجیب وغریب تہا جسوقت ابوجعفر منصور کی چچازاد ہمشیرہ فوت ہوئی اور وہ قبرستان مین

اوسکی دفن کرنیکے واسطی گیا اور نہایت غم و الم مین بیٹھا تھا کہ کہین سے ابودلامہ آنکلا اور منصور کے
پاس بیٹھ گیا منصور نے کہا وای بر تو اس مکان یعنی قبر کیواسطی تو نے کیا تیار کیا ہی ابودلامہ
نے کہا ای امیر المومنین مین نے قبر کیواسطی آپکے چچا کی بیٹی تیار کی ہے یہہ بات سنکر منصور یہان تک
ہنسا کہ زمین پر گر پڑا اور کہا کہ تو نے مجھے لوگون مین فضیح کیا - ایک دفعہ ابودلامہ خلیفہ مہدی
کی خدمت مین حاضر ہوا خلیفہ نے اوسی کہا کہ جو چیز تو چاہتا ہی مجھسے مانگ ابودلامہ نے کہا ای خلیفہ
مجھے کتا شکاری عنایت کیجئے خلیفہ نے کہا تو عجب احمق ہے مین تجھہ کہتا ہون کہ اپنی حاجت
مانگ اور تو کتا مانگتا ہی ابودلامہ نے کہا ای امیر المومنین مجکو حاجت ہی یا آپکو خلیفہ نے کہا تجھہ سے
کہا سو جو مین چاہتا ہون مجھے مرحمت فرمائیے خلیفہ نے حکم دیا کہ ایک کتا شکاری اسکو دو جس وقت
ابودلامہ نے کتا لیا تو عرض کی کہ یا امیر المومنین مین شکار کیوقت کتے کے پیچھے پیادہ پا دوڑونگا
خلیفہ نے کہا اسے گھوڑا دو جب گھوڑا لیا تو کہا اے خلیفہ خدا اس گھوڑے کی خدمت کون کریگا
پس خلیفہ نے غلام دیا جب غلام لیا تو ابودلامہ نے کہا کہ جس وقت مین شکار لاونگا تو اوسکو کون پکائیگا
خلیفہ نے کنیزک عنایت فرمائی جب کنیزک لی تو کہا ای خلیفہ کیا یہہ سب لوگ جنگل مین اوقات بسر کرینگے
خلیفہ نے ایک مکان بھی عنایت فرمایا جب گھر لیا تو عرض کی کہ آپنے اہل و عیال کا بوجھہ میری سر پر
ڈالدیا مین انکی ضروری حاجات کا سرانجام کہان سے کرونگا خلیفہ نے کہا کہ اسی ہزار جریب زمین
عامر اور ہزار جریب زمین غامر دو ابودلامہ نے دست بستہ عرض کی کہ حضرت زمین عامر تو مین
جانتا ہون مگر زمین غامر کیا ہی خلیفہ نے فرمایا کہ خراب اور بنجر کو زمین غامر کہتے ہین ابودلامہ نے
کہا کہ مین امیر المومنین کو جنگل بین سے لاکھہ جریب غامر کی دیتا ہون اور اوس لاکھہ جریب غامر
کے عوض مین ایک جریب عامر چاہتا ہون خلیفہ نے کہا کہان سے ابودلامہ نے کہا بیت المال
سے پس خلیفہ مہدی نے کہا کہ اسکو بیت المال سے ایک جریب دو ابودلامہ نے کہا کہ جب یہہ
جریب بیت المال سے لونگا تو بیت المال غامر ہو جائیگا پس خلیفہ ہنسکر کہا کہ اب کوئی حاجت
باقی ہے ابودلامہ نے کہا ہان مجھے آپ اجازت دین کہ مین آپکے ہاتھ چوموں خلیفہ نے کہا کہ یہہ تو

تیرے رتبہ کا نہیں ہے ابودلامہ نے کہا خدا کی قسم اسکی سوا میری اور کوئی مراد نہیں جسوقت مہدی بن منصور بابرکت بغداد مین آیا تو ابودلامہ نے حاضر ہوکر سلام کیا اور قدوم میمنت لزوم کا شکریہ ادا کیا اور مبارکباد دی مہدی نے اسکی طرف متوجہ ہوکر پوچھا کہ اے ابودلامہ تیرا کیا حال ہے اس نے جواب مین یہ شعر کہے ؛

انی حلفت لان رایتک سالما بقری العراق وانت ذو وفر

مین نے قسم کہائی ہے کہ اگر آپکو عراق کے گانو مین صحیح سالم اور مالدار و متمول دیکہون تو

لتصلین علی النبی محمد ولتملأن دراہما حجری

تو آپ پیغمبر صاحب پر درود پڑہین اور درہمون سے میری گود بہرین۔ خلیفہ نے کہا کہ پہلی بات تو قبول ہے مگر دوسری قبول نہین ابودلامہ نے کہا کہ اے امیر المومنین مینے قسم کہانے کیوقت دونون باتون کی اکہٹی قسم کہائی تہی۔ خلیفہ نے حکم دیا کہ ابودلامہ کی گود درہمون سے بہردو سو ابودلامہ سجدہ نے بیٹہکر اپنی گود کو فراخ کیا اور درہمون سے پُر کروایا خلیفہ نے کہا اے ابودلامہ کہڑا ہو اسنے جواب دیا کہ میرا کرتا پہٹ جائیگا خلیفہ نے درہم تہیلیون مین ڈلواکر اسکے گہر دلوا دئے وفات اسکی سالنہ مین ہوئی۔ اور بعض کہتے ہین کہ ہارون رشید کے عہد تک زندہ رہا ؛

تاج الدین کندی

ابوالیمن زید بن حسن بن زید کندی تاج الدین اسکا لقب تہا بغداد مین پیدا ہوا اور وہین پرورش پائی پہر دمشق مین جاکر سکونت اختیار کی علوم عربیہ و فنون ادبیہ مین یگانہ زمانہ تہا۔ ابوالسعادت بن شجری اور ابو محمد بن خشاب اور ابومنصور بن جوالیقی وغیرہ سے علم حاصل کیا امیر عز الدین فرخشاہ بن شاہنشاہ کا مصاحب رہا اور اوسکی ساتہہ مصر مین گیا اور وہان کی کتب خانون سے بڑی بڑی نفیس کتابین لیکر دمشق مین واپس آیا پہر لوگ استفادہ کیواسطے اسکے پاس آنے لگے شعر نہایت عمدہ کہتا تہا چنانچہ یہ شعر اسکے مقتضی حال کے مطابق ہین ؛

وھا انا فی حدی وتسعین حجۃ لھا فی ارعاد مخوف وابراق

یقولون تریاق لمثلک نافع وما لی الا رحمة الله تریاق

چارشنبہ کے دن ۲۵ شعبان سنہ ۵۲۰ھ کو بغداد مین پیدا ہوا اور دوشنبہ کے دن ۶ شوال سنہ ۶۱۳ھ کو دمشق مین فوت ہوا

زہیر شاعر

زہیر بن محمد بن علی بن یحیی عتکی الملقب بہ بہاء الدین کاتب اپنے زمانہ مین یگانہ تہا اور سب سے نظم و نثر اور خوش خطی مین بڑہکر تہا مروت اور سخاوت مین بے نظیر تہا بادشاہ ملک صالح نجم الدین ابو الفتح ایوب کی خدمت مین دیار مصر مین پہونچا اور وہانسے مشرقی شہرون کیخدمت پر مامور ہوا اور وہین کچہہ مدت اقامت گزین رہا جسوقت ملک صالح نے دمشق پر قبضہ کیا تو زہیر کو دمشق کیطرف بہیجدیا اور جب ملک صالح حوادثات زمانہ مین گرفتار ہوا اور دمشق اسکے ہاتہہ سے جاتا رہا تو ملک صالح شہر نابلس کیطرف بہاگ گیا اور زہیر نے بادشاہ کی حفاظت مین حتی الوسع سر مو فرق نہ کیا اور ہمیشہ اسی وتیرہ پر رہا یہانتک کہ حق تعالی نے اسکی حسن نیت اور صفائی طبیعت کی برکت سے آخر ماہ ذیقعد سنہ ۶۴۳ھ مین پہر ملک صالح کو دیار مصر کا حاکم بنایا اور زہیر بہی اوسکی خدمت مین بدستور رہا۔ ابن خلکان کہتا ہے کہ مین اسوقت شہر قاہرہ مین تہا اور مجہے زہیر کی تعریف سنکر اس کے ملنے کا بہت شوق ہوا پس مین اوسکی ملاقات کے واسطے گیا اور اسکو جیسا سنا تہا اوس سے کئی درجہ بڑہکر پایا۔ بڑا خوش خلق تہا اور ریاضت و صلاح تہا اور الفت و محبت مین بے نظیر تہا اپنے بادشاہ کی خدمت اور ادا ے حق مین یگانہ تہا اور بادشاہ کے نزدیک بہی اسکی عزت اور توقیر بہت تہی یہانتک کہ بادشاہ کے تمام بہیدونکا واقف تہا اور اون بہیدون پر کسی غیر کو ہرگز مطلع نہ کرتا تہا اسکی وساطت سے ہزارون کو نفع پہونچا اور اسکی سفارش ہر کس و ناکس کے حق مین مفید ہوئی اسنے مجہے اپنے اشعار سنائے اور اپنے دیوان کی تعلیم کی اجازت دی یہہ بہی اسکا قول ہے کہ زہیر نے مجہے ایکمرتبہ کہا کہ مین پانچوین ماہ ذی الحجہ سنہ ۵۸۱ھ مین مکہ معظمہ مین پیدا ہوا اور پہر دوسری مرتبہ کہا کہ وادی نخلہ مین جو مکہ کے قریب ہے پیدا ہوا۔ وفات اسکی یکشنبہ کے دن چوتہی ذی قعد سنہ ۶۵۶ھ مین ہوئی اور دوسرے روز ظہر کے بعد

قرافہ صغری مین امام شافعی کی قبہ کے قریب دفن کیا گیا مگر مین بسبب درد شدید کے اسکی نماز جنازہ پر حاضر نہ ہوسکا اسلیئے بعد ازان قبر پر جاکر زیارت کی اور پارہ قرآن مجید کا پڑہکر اوسکے حق مین دعا مغفرت مانگی اور اسطرح دوستی کا حق ادا کیا ؛

حرف السین

سموئل ابن عادیا

سموئل ابن غریض ابن عادیا ابن حیا اور بعضی ابن حیا بن عادیا کہتے ہین شاعر یہودی جاہلی تہا اور وفا مین ضرب المثل تہا باعث اسکی یہہ ہے کہ امرء القیس شمنونسی بہاگتی وقت اسکے پاس اپنی پانچ زرہ موروثی امانت رکہہ گیا تہا پس جسوقت امرء القیس مرگیا تو حارث بن ابی شمر غسانی سموئل کے پاس زرہ لینے کے واسطے گیا اور اوس سے امرء القیس کی زرہین اور اسباب جو اوسکا تہا مانگا سموئل نے انکار کیا جس سے حارث کو نہایت غصہ آیا اور تشدد سے اس امر کا متعرض ہوا پہر اوسکے بیٹے کو جو اسکی قید مین تہا اوس کے سامنے لاکر کہنے لگا کہ اگر مجکو زرہ نہ دوگے تو مین تمہارے سامنے اسکو قتل کرڈالونگا سموئل نے کہا کچہہ پرواہ نہین مگر مین امانت مین کبہی خیانت نکرونگا حارث نے سموئل کے سامنے اوسکے بیٹے کو قتل کیا لیکن سموئل کے استقلال مین کچہہ فرق نہ آیا اور اسنے یہہ شعر کہے

وفیت بأدرع الکندی انی اذا ما ذم اقوام وفیت
واوصی عادیا یوما بان لا تهدم یا سموئل ما بنیت

مین نے امرء القیس کندی کی زرہ امانت رکہنے مین وفا کیا جب اس بارہ مین اور لوگون کی مذمت کی جاتی ہے تو مین وفا کرتا ہون عادیا نے ایکدن مجہے وصیت کی کہ اے سموئل جس چیز کو مینے بنایا ہے اوسے تو مت گرا اس واقعہ کے باعث سموئل وفا مین ضرب المثل ہوا ابوتمام باب الحماسہ مین اسکی شعر لایا ہے جنمین سے دو شعر یہہ ہین ؛

اذا المرء لم یدنس من اللوم عرضه فکل رداء یرتدیه جمیل

جسوقت آدمی کی عزت لوم سے میلی نہ ہو تو جونسی چادر وہ پہنے اوسے زیبا ہے یعنی جبتک

وہ بُرے کاموں سے محفوظ رہے سو جو عمل کرے سب زیبا ہے ؁

وَاِنْ هُوَ لَمْ يَحْمِلْ عَلَى النَّفْسِ ضَيْمَهَا　　فَلَيْسَ اِلَى حُسْنِ الثَّنَاءِ سَبِيلُ

اور اگر وہ شخص اپنے نفس پر تکالیف کی برداشت نکرے تو نیک ثنا کیطرف اسکو کوئی راہ نہین ہے ؁

سحبان وایل

سحبان بن زفر بن ایاس بن عبدالشمس وایلی مخضرمی فصاحت وبلاغت مین ضرب المثل تہا جیسی باقل سفاہت اور کندی ذہن مین مشہور ہے۔ ایکدفعہ معاویہ بن ابوسفیان کی مجلس مین آیا فضلای قبایل جو اسجگہ حاضر تہے قصور استعداد علمی کے باعث اوسکی نکلنے کی جلدی سے مرخص ہوئے سحبان نے اوسوقت کہڑے ہوکر یہہ شعر کہا ؁

لَقَدْ عَلِمَ الْحَيُّ الْيَمَانُونَ اَنَّنِي　　اِذَا قُلْتُ اَمَّا بَعْدُ اِنِّي خَطِيبُهَا

پہر ظہر سے غروب آفتاب تک معاویہ کی تعریف نہایت فصاحت وبلاغت سے کرتا رہا اور اسمین کسیطرح کی لکنت اسکی زبان مین واقع نہوئی اور نہ اسنے دوبارہ کسی لفظ کو بیان کیا بلکہ جس مضمون کو شروع کیا۔ اُس کو انجام تک پہونچایا ؁

سلیمان بن نجاح

ابوالربیع سلیمان بن نجاح بن عبداللہ شاعر نامور تہا قریہ حوض مین ۴۷۹ھ مین پیدا ہوا اور دمشق مین ۵۱۸ھ مین فوت ہوا یہہ شعر اسکے ہین ؁

اَرَاكَ مُنْقَبِضًا بِلَا سَبَبٍ　　وَكُنْتَ بِالْاَمْسِ يَا مَوْلَايَ مُنْبَسِطَا

مین تجہکو بلا سبب منقبض دیکہتا ہون اور تو کل اے میرے مولی کشادہ پیشانی تہا ؁

وَمَا تَعَمَّدْتُ ذَنْبًا اَسْتَحِقُّ بِهِ　　هٰذَا الصُّدُودَ وَلَعَلَّ الذَّنْبَ كَانَ خَطَا

مینے دیدہ ودانستہ کوئی ایسا گناہ نہین کیا جس سے مستحق اس اعراض کا ہون شاید خطا گناہ ہو ؁

سالم خاسر

سالم بن عمرو بن حماد بن عطا ملقب بخاسر شاعر تہا اسے اسواسطے کہتے تہے کہ اسنے قرآن مجید

فروخت کرکے طنبور خریدا اور گانا بجانا شروع کیا کسی نے اس سے پوچھا کہ کوئی عاقل بھی ایسا
کام کرتا ہے تو اس سفیہ نے یہہ جواب دیا کہ مینے کوئی رستہ ابلیس کو ملنے کا اس سے قریب
تر نہ پایا اور کہتے ہین کہ اسکی وجہہ یہہ تھی کہ اس نے جب کل کتب علمیہ پڑہ لین اور عالم
اجل ہوا تو حوادثات زمانہ نے اسکا ایسا حال ابتر کیا کہ دشمن بھی اسپر رحم کرنے لگے اس غم مین
آکر اسنے یہہ لہو ولعب اور فسق وفجور اختیار کیا خلیفہ مہدی کی مدح مین اس نے ایک قصیدہ کہا
خلیفہ نے چاہا کہ اسکو کچھہ کم انعام دے مگر سالم نے قسم کہائی کہ مین انعام کبھی نہ لونگا چونکہ اس سے
پہلے خلیفہ نے ابن ابی حفصہ کو ایک لاکھہ درہم قصیدہ کے صلہ مین انعام دیا تہا اسلئے سالم نے
اس بات پر بہی قسم کہائی کہ مین ایک لاکھہ ایک ہزار درہم لونگا پس مہدی سے کہا کہ
میرا اور ابن ابی حفصہ کا قصیدہ اہل علم کے روبرو پیش کیا جاوے اگر وہ میرے قصیدے
کو اسسے اچھا کہین تو آپ انعام دین ورنہ مین کبھی انعام کا دعوی نکرونگا پس مہدی نے
اسے ایک لاکھہ ایک ہزار درہم عطا فرمایا جب رشید نے محمد ابن زبیدہ کے واسطے بیعت لی
اور سالم نے قصیدہ کہا تو زبیدہ نے اسکے منہہ کو موتیون سے بہر دیا جنکو سالم نے بیس ہزار دینار کو
بیچا جب اس شاعر شاطر نے بادشاہ اور خلفا کی مدح کرکے بہت سا مال و اسباب جمع کیا تو فخر سے
کہنے لگا کہ مین رابح ہون نہ خاسر سالم خاسر شعراء مجیدین مین سے ہے اور شاگرد بشار بن برد شاعر
کا تہا۔ خلیفہ مہدی اور خلیفہ ہادی کی تعریف مین اسنے قصیدے کہے اور بہت انعام اور صلے پائے خلیفہ
ہادی کی مدح مین جو اسنے قصیدہ کہا اسکے دو ایک شعر بیان زیب اندراج کیے جاتے ہین ؎

سَألتُ الدیارَ وَأطلالَها   وَمَا ان یُجاوبَ سُؤّالَها

یعنی مین نے گہرون اور ٹیلیون سے معشوقہ کا حال پوچھا مگر وہ سائلون کا جواب کب دیتے تہے ؎

مَنازِلُ قَدْ اَقفرتْ بعدنا   وَجرّتْ بِها الریحُ اَذیالَها

اور وہ چند منزلین تہین سلیمیٰ سے پیچھے ویران ہوگئین اور ان پر آندہی نے اپنے دامن کہینچے اس
شاعر کو شعرائے جاہلیت کے اشعار سیکڑون یاد تہے سنہ ۱۸۶ یا سنہ ۱۸۸ کو خلیفہ رشید کے عہد مین ۳۶ ہزار دینار ترکہ چہوڑ کر مر گیا

۱۹

اخفش اوسط

ابوالحسن سعید بن سعدہ مجاشعی علم نحو مین امام تہا اور اخفش اوسط کے نام سے مشہور تہا عربی مین
تین اخفش مشہور ہوئے ہین ایک اخفش اکبر جسکا نام عبد الحمید بن عبد المجید تہا اور سیبویہ اور ابو عبیدہ
وغیرہ کا استاد تہا دوسرا یہہ فاضل جو اخفش اوسط کے نام سے مشہور ہے اور تیسرا اخفش اصغر
جسکا نام علی بن سلیمان ہے۔ اخفش اوسط عمر مین سیبویہ سے زیادہ تہا لیکن علوم عربیہ اسنے
سیبویہ وغیرہ سے حاصل کئے اور ان مین اسقدر مہارت پیدا کی کہ خود اسکا مقولہ ہے کہ سیبویہ
جو کچھہ کتاب مین لکہتا تہا وہ مجھے دکہا لیتا تہا چنانچہ سیبویہ اکو تہا یہہ مجھسے اعلم تہا اب مین اوس سے اعلم
ہون۔ ابو العباس ثعلب آل سعید بن سالم سے روایت کرتا ہے کہ فراء نحوی سعید مذکور کے پاس آیا
سعید نے حاضرین کو کہا کہ یہہ اہل لغت اور رئیس اہل عربیت آیا ہے فراء نے کہا جبتک اخفش زندہ ہے
مین سید نہین ہو سکتا۔ اسی اخفش نے عروض مین بحر خبب زیادہ کیا ہے اور اسنے کتاب الاوسط
نحو مین اور کتاب تفسیر معانی القرآن اور کتاب المقاییس اور کتاب الاشتقاق اور کتاب العروض اور
کتاب القوافی اور کتاب معانی الشعر اور کتاب الملوک اور کتاب الاصوات اور کتاب المسائل الکبیر
اور کتاب المسائل الصغیر وغیرہ تصنیف کین اخفش کے معنے چہوٹی آنکہہ والا اور ضعیف البصر کے ہین
اور پہلے اسے اخفش اصغر کہتے تہے مگر جب علی بن سلیمان معروف باخفش اصغر ہوا تو اسکا لقب اخفش
اوسط پڑا مجاشع بن دارم بنی تمیم سے ایک بطن کا نام ہے وفات اسکی ۲۱۵ھ مین ہوئی ؎

ابو حاتم سجستانی

سہل بن محمد بن عثمان بن یزید جشمی سجستانی نحوی لغوی علم و فضل مین یگانہ زمانہ تہا بصرہ
مین سکونت اختیار کی علماء عصر نے اس سے بڑا فایدہ حاصل کیا ابو العباس نحوی بہی اسکا شاگرد
ہے اور جس زمانہ مین مبرد ابو حاتم کے پاس تحصیل علم کے واسطے جاتا تہا تو نہایت خوبصورت لڑکا تہا
ابو حاتم نے اوس کی وصف مین یہہ شعر کہے ؎

مَاذَا لَقِیتُ الیومَ مِن * مُتَمَجِّنٍ خَنِثِ الکلامِ * وَقَفَ الجمالُ بِوَجْهِهِ * فَسَمَت لَهُ حَدَقُ الاَنامِ

حجابا کالهلال و مسکوتها یجتنی بها تمرا لاثام

آج مین اوس شوخ شیرین کلام کو ملا ہون جسکے چہرہ پر حسن و جمال رونق افروز ہے اور لوگونکی آنکہین اسکے عدو اسکی طرف لگی ہوئی ہین اور اوسکی حرکات و سکون ہی گناہون کے ثمرے چنے جاتے ہین ؎

نفسي فداؤك يا أبا العباس جل بك اعتصامي فارحم أخاك فإنه نزر الكرى بادي السقام وأنله ما دون الحرام فليس يرغب في الحرام

میری جان تیری قربان ای ابو العباس میرا اعتصام تیری ہی ساتھ ہے اپنے بہائی پر رحم کر اسلیے کہ وہ بیمار شب بیدار ہے اور ما سوی حرام کے سب کچہہ اوسے عنایت کر کیونکہ وہ حرام کیطرف راغب نہین۔ ابو حاتم اکثر ابو زید انصاری اور ابو عبیدہ اور اصمعی سے روایت کرتا ہے۔ علم لغت مین اسکو کمال دسترس تہی اور شعر اور عروض مین اوستاد اور معما کے حل کرنے مین بڑا ماہر تہا مگر علم نحو مین کم تو غل رکہتا تہا اسلیے جب کبہی ابو عثمان مازنی اور یہہ عیسی بن جعفر ہاشمی کے گہر اکٹہے ہوتے تہے تو ابو حاتم مازنی سے ڈر کر وہانسے ہر شخص سے پہلے کو تیار ہو جاتا تہا تاکہ کہین مسائل نحو مین گفتگو نہو اور صالح اور خدا ترس اسقدر تہا کہ ہر روز ایک دینار خدا کیواسطے دیتا اور ہر ہفتہ مین قرآن مجید ختم کرتا تہا تصنیفات اسکی بکثرت ہین چنانچہ کتاب اعراب القرآن۔ کتاب ما یلحن فیہ العامہ کتاب الطیر کتاب المذکر والمونث۔ کتاب النباتات۔ کتاب المقصور والممدود۔ کتاب الفرق کتاب القراآت کتاب المقاطع والمبادی۔ کتاب الفصاحۃ کتاب النخلہ۔ کتاب الاضداد۔ کتاب القسی والنبال والسہام۔ کتاب السیوف والرماح۔ کتاب الدرع والفرس۔ کتاب الوحوش۔ کتاب الحشرات کتاب الشعر کتاب الزرع۔ کتاب خلق الانسان۔ کتاب الادغام۔ کتاب اللبا واللبن والحلیب کتاب الکرم۔ کتاب الشتاء والصیف کتاب النخل والعسل کتاب الابل کتاب العشب۔ کتاب الخصب والقحط کتاب اختلاف المصاحف وغیرہ اسنے تصنیف کین۔ اور وفات اسکی ماہ محرم یا رجب ۲۵۵ھ مین ہوئی

حامض نحوی

ابو موسی سلیمان بن محمد بن احمد نحوی بغدادی المعروف بحامض کوفیونکے نحویین امام اہل

اور لغت و شعر مین استاد کامل تہا علم نحو ابو العباس ثعلب سے بہی حاصل کیا اسنے کتاب خلق الانسان و کتاب
السبق والنضال و کتاب النبات و کتاب الوحوش و کتاب فی النحو اور اور عمدہ کتابین تصنیف کین وفات
اسکی ۳۱۵ھ ہجری مین شہر بغداد مین ہوئی چونکہ یہہ بڑا بد مزاج اور شریر تہا اسلیئے اسکا لقب حامض مشہور ہوا

سرّی رفا

ابو الحسن سرّی بن احمد بن سرّی موصلی ایام صبا مین رفوگری کرتا تہا لیکن اسوقت مین بہی
اسکو علم ادب کا بڑا شوق تہا اور کبہی کبہی شعر بہی کہتا تہا پہر رفتہ رفتہ اسنے شعر مین کمال پیدا کیا
اور شاعر ماہر ہوا سیف الدولہ بن حمدان کے پاس حلب مین آیا اور مدت تک وہین رہا پہر اسکی
مرنے کے بعد بغداد مین گیا اور وزیر مہلبی و اور امرا کی مدح مین قصائد کہے جس کے باعث اسکی
شعر و سخن کا بڑا چرچا ہوا ۔ سرّی رفا اور محمد اور سعید ہاشم موصلی کی دونو بیٹون مین جو بڑے
شاعر ماہر تہے عداوت تہی اور یہہ انپر اپنے اور اور شعرا کے شعرونکی سرقہ کی تہمت لگاتا تہا اسنے
کتاب المحب والمحبوب والمشموم والمشروب و کتاب الدیرہ تصنیف کین اور ایک نہایت عمدہ دیوان
لکہا اور یہہ دو شعر اسنے نسیب مین بہت عمدہ کہے

بِنَفْسِی مَنْ اَجُوْدُ لَہٗ بِنَفْسِی ۔ وَیَبْخَلُ بِالتَّحِیَّۃِ وَالسَّلَامِ

میری جان اسپر قربان کہ جسکے لیئے مین جان بخشتا ہون اور وہ تحیہ اور سلام سے بخل کرتا ہے

وَحَتْفِی کَامِنٌ فِی مُقْلَتَیْہِ ۔ کَکُمُوْنِ الْمَوْتِ فِی حَدِّ الْحُسَامِ

میری موت اسکی آنکہون مین اسطرح پوشیدہ ہی کہ جسطرح تلوار کی دہار مین موت پوشیدہ ہی ارتحال کیا سنہ ۳۶۰ یا ۳۶۲ ہجری

باجی

ابو الولید سلیمان بن خلف بن سعد بن ایوب اندلسی باجی ماہ ذیقعدہ ۴۰۳ھ مین پیدا ہوا یہہ فقیہ
علماء اندلس تہا مکہ مین آیا اور ابی ذر ہروی اور سلیمان بن خلف تین برس تک اکہٹے رہے اور چار حج کیئے
پہر بغداد مین گیا اور حدیث اور فقہ تین برس تک پڑہتا رہا پہر موصل مین گیا اور وہان ایکسال و بیش تہا
رہا اور بہت سی کتابین تصنیف کین اور بہت اچہے اچہے قصیدے منظوم کیئے چنانچہ یہہ دو شعر اسکی ہین

اِذَا كُنْتُ اَعْلَمُ عِلْماً يَقِيناً ... بِاَنَّ جَمِيعَ حَيَاتِي كَسَاعَة

جب مین یقیناً جانتا ہون کہ میری کل زندگی ایک ساعت ہے ؎

فَلِمْ لَا اَكُونُ ضَنِيناً بِهَا ... وَاَجْعَلُهَا فِي صَلَاحٍ وَطَاعَة

پس کسواسطے مین اوس مین بخیل نہون اور اوسکو صلاح و بندگی مین صرف نکرون - وفات اسکی سنہ ۵۴۳ ہجری مین ہوئی باجہ اندلس مین ایک شہر کا نام ہے اور قرطبہ بھی ایک شہر اور دہان کے صفات فاسی ایک گانو کا نام ہے

دلال الکتب خطیری وراق

ابو المعالی سعد بن علی بن قاسم بن علی بن قاسم بن علی بن قاسم انصاری خزرجی مصنف کامل اور شاعر فاضل تہا کتاب زینۃ الدہر شعرای کے احوال مین اسنے نہایت عمدہ تصنیف کی اور یہہ شعر اسکی مین ؎

شَكَوْتُ هَوى مَنْ شَفَّ قَلْبِي بُعْدُهُ ... تَوَقَّدَ نَاراً لَيْسَ يُطْفَى سَعِيرُهَا

مین اوس شخص کی محبت کا شکوہ کرتا ہون جسکی بعد نے میری دل کو لاغر کیا ہے اور وہ ایسی آگ کو روشن کرتا ہے کہ جس کا شعلہ فرو نہین ہوتا ؎

فَقَالَ بَعَادِي عَنْكَ اَكْثَرُ رَاحَةً ... وَلَوْ لَا بِعَادُ الشَّمْسِ اَحْرَقَ نُورُهَا

اسنے مجہی جواب دیا کہ میرا دور رہنا تجہسی اکثر راحت ہے کیونکہ اگر آفتاب دور نہوتا تو اوسکا نور جلا دیتا پیر دوسرن ۵ ماہ صفر سنہ ۵۶۸ ہجری مین شہر بغداد مین فوت ہوا خطیرہ بغداد کے پاس ایک موضع کا نام ہے ؎

ابن دہان نحوی

ابو محمد سعید بن مبارک بن علی بن عبد اللہ بن سعید بن محمد معروف با بن دہان نحوی بغدادی اپنی وقت مین سیبویہ زمانہ تہا اسنے نحو مین بہت عمدہ کتابین مثل شرح ایضاح و تکملہ جو ۴۳ جلدون مین ہے اور فصول کبری اور فصول صغری اور ابن جنی کی کتاب اللمع کی ایک بسیط شرح جو دو جلدون مین ہے اور اوسکا نام کتاب الغرہ ہے اور کتاب العروض اور کتاب الدروس - کتاب رسالہ سعیدیہ در ماخذ کندیہ متنبی شاعر کے سرقات مین ہے اور زہرۃ الریاض سات جلد مین وغیرہ تصنیف کین اور اسکی زمانہ مین بڑے مشہور نحوی مثل ابن جوالیقی اور ابن خشاب اور ابن شجری کی تہی لیکن لوگ اس کو سب پر ترجیح دیتے اور امام

زمانہ عباسیہ تھے ابن دہان بغداد مین کتبخانہ چھوڑکر موصل مین وزیر جلال الدین اصبہانی کے ملنے کیواسطے گیا اور اوس کے سایہ عاطفت مین مدت تک رہا اسکے بعد اسی سال شہر کے غرق ہونے سے کتبخانہ بہی غرق ہو گیا - ابن دہان شاعر فصیح تہا چنانچہ یہہ شعر اوسکی ہین ؎

لا تحسبن الهزل دابا فهو منقصة ... والجد يعلو به بين الورى القيم

ہنسی کو اپنی عادت مت کر کیونکہ وہ باعث نقصان ہے اور جد کی باعث لوگونمین قیمتین بڑہتے ہین ؎

ولا يغرنك من ملك تبسمه ... ما تصخب السحب الا حين تبتسم

سمجھے بادشاہ کا تبسم مغرور نہ کرے بادل نہین گرجتا مگر جب ہنسی یعنے بجلی چمکی - ولادت تہا اسکی ۵۰۰ہجری مین بغداد مین ہوئی اور وفات ۵۶۹ھ مین ہوئی اور اسکا بیٹا یحیی بن سعید بہی شاعر ماہر اور ادیب متبحر تہا اوائل ۵۶۰ھ مین پیدا ہوا اور ۶۱۶ھ ہجری مین فوت ہوا ؎

حیص وبیص شاعر

ابوالفوارس سعد بن محمد بن سعد بن صیفی تمیمی المعروف بحیص وبیص شہاب الدین اسکا لقب تہا عالم فاضل ادیب شاعر فقیہہ شافعی المذہب تہا شہر ری مین قاضی محمد ابن عبدالکریم وزان سی فقہ پڑہی اور اوسمین کمال بہم پہنچایا مگر آخر کو علم ادب اسپر غالب ہوا اور عربی مین نہایت فصیح وبلیغ شعر کہنے لگا کئی ایک مفید رسالے بہی تصنیف کئے لباس عرب بدون کا پہنتا اور ہمیشہ تلوار کا قلادہ رکہتا تہا شیخ نصر اللہ (یہہ فاضل مذہب اہل سنت وجماعت مین ثقہ ہے) بن مجلی مصنف مشارف المصاعدۃ بالمنجاۃ روایت کرتا ہے کہ مینے خواب مین حضرت علی کو دیکہا اور کہا ای امیرالمومنین آپ مکہ فتح کرتے ہوئی فرماتے ہے کہ جو شخص ابوسفیان کے گہر داخل ہوگا وہ مامون ومصئون رہیگا پہر اسی گہر سے آپکی بیٹے امام حسین تکلیفین اٹہاکر حضرت علی نے فرمایا کہ تمنے ابن صیفی کے شعر نہین سنے مینے کہا نہین پس حضرت علی نے کہا جلدی جاکر اوسکی اشعار سن لے پس مین خواب سی بیدار ہو کر حیص بیص کے گہر گیا اور وہ آگے سے نکلتا تہا مینے خواب اسکے آگے بیان کیا وہ سخت رویا اور حلف اوٹہا کر کہنے لگا کہ میرے مونہہ سی ابہی وہ اشعار کسی نے نہین سنی اور نہ مینے کسی کیطرف لکہی ہین بلکہ آج ہی اونکو منظوم کیا ہے اور وہ شعر یہہ ہین ؎

مَلَکْنَا فَکَانَ الْعَفْوُ مِنَّا سَجِیَّۃً　　فَلَمَّا مَلَکْتُمْ سَالَ بِالدَّمِ اَبْطَحٗ

ہم مالک ہوئی تو ہماری خصلت عفو تہی اور جب تم مالک ہوئی تو خون کی نہر پتہریلی زمین مین جاری ہوئی ؏

وَحَلَّلْتُمْ قَتْلَ الْاُسَارٰی وَطَالَمَا　　غَدَوْنَا عَلَی الْاَسْرٰی نَعِفُّ وَنَصْفَحٗ

اور تمنی قیدیون کا قتل کرنا حلال جانا اور ہم بسا اوقات قیدیون سی اعراض اور اغماض کرتے رہے ؏

فَحَسْبُکُمْ هٰذَا التَّفَاوُتُ بَیْنَنَا　　وَکُلُّ اِنَاءٍ بِالَّذِیْ فِیْهِ یَنْضَحٗ

اور یہہ فرق درمیان تمہاری اور ہماری کافی ہی اور ہر برتن مین جو چیز ہوتی ہے وہ ہی ٹپکتی ہی اور اسکو حیص و بیص اسواسطی کہتی ہین کہ اسنے لوگون کو ایکدن کہلبلی مین دیکہا اور کہا آدمی کس حیص و بیص مین ہین اور حیص بیص کی معنی کہلبلی اور خلط ملط کے ہین پس اُسی روز سی اسکا لقب ہی حیص و بیص مشہور ہوا وفات اسکی چہٹی شعبان چہارشنبہ کے دن ۵۷۴ھ ہجری مین شہر بغداد مین ہوئی ؏

سعید بن سناء الملک

ابو القاسم سعید بن سناء الملک ہبۃ اللہ بن قاضی شہید ابو الفضل جعفر بن المعتمد سناء الملک ابی عبد اللہ محمد بن ہبۃ اللہ بن محمد سعدی شاعر اجل اور سخنور اکمل تہا جاحظ کی کتاب الحیوان کو مختصر کیا اور اوسکا نام روح الحیوان رکہا اور ایک عمدہ دیوان تصنیف کیا اور اوسکا نام دار الطراز رکہا ۵۴۵ھ مین پیدا ہوا اور ماہ رمضان کی اول عشرہ ۶۰۸ھ ہجری مین شہر قاہرہ مین فوت ہوا ؏

حرف الشین

قاضی شریح

ابو امیہ شریح بن حارث بن قیس بن جہم کندی زمانہ جاہلیت مین پیدا ہوئی اور خلیفہ دوم نے انکو کوفہ کا قاضی بنایا ۷۵ سال عہدہ قضا پر مامور رہی اور اس مدت مدید مین سوا ئی تین سال کے معطل نہ رہی کیونکہ عبد اللہ بن زبیر کے واقعہ مین انہونے قضا چہوڑدی پہر دوسری مرتبہ حجاج بن یوسف کو قضا سی استعفا دیکر خانہ نشین ہو ئی قضا مین حقوق اہل حق کی خوب کرتے تہی اور ذکی لبیب ادیب شاعر فقیہ بے نظیر تہی بنی تمیم سے ایک عورت زینب نام سی نکاح کیا اور کسی بات پہ غضبناک ہوکر اوسکو مارا پہر پریشان ہوکر یہہ شعر کہے ؏

رأيت رجالاً يضربون نساءهم ... فشلّت يميني يوم أضرب زينبا

مین لوگون کو دیکھتا ہون کہ وہ اپنی عورتون کو مارتے ہیں پس میرا ہاتھ شل ہو جسدن مین زینب کو مارون

أأضربها من غير ذنب أتت به ... فما العدل مني ضرب من ليس مذنبا

کیا مین اُسکو سوای کسی گناہ کے جو اُس سے سرزد ہو مارون اور بیرا گناہ کو مارنا عدل نہیں ہے ؛

فزينب شمس والنساء كواكب ... اذا طلعت لم يبد منهن كوكبا

زینب آفتاب ہی اور دوسری عورتین ستارے جب آفتاب طلوع کرے تو کوئی ستارہ سیر نہیں کرتا یعنے چمکتا نہین ورنہ سیر بالاصل یا بالتبع موجود ہوتی ہے) ایکسو سال کا ہو کر سنہ ہجری مین فوت ہوا ؛

قاضی شہاب الدین دولت آبادی

عالم فاضل فقیہ ادیب نحوی تھے قاضی عبد المقتدر سے اپنے علم تحصیل کیا اگرچہ انکے معصر اور بھی کئی فقیہ و ادیب تھے مگر جو شہرت اور قبولیت آپکی تھی وہ کسیکو میسر نہ تھی منجملہ آپکی تصنیفات کے ایک حاشیہ کافیہ کا ہی جو متانت اور لطافت مین بے عدیل ہے اور ایک متن ارشاد نام نحو مین ہے جو بسبب طرز جدید اور متانت کے بینظیر ہے اور علم بلاغت مین ایک کتاب بدیع البیان آپنے تصنیف کی جسکی تمام عبارت مسجع ہے اور تفسیر بحر مواج فارسی مین نہایت عمدہ لکھی ہے جسمین قرآن کی ترکیب اور جملات کی فصل و وصل کا بیان ہے اور اصول بزدوی پر بحث امر تک ایک شرح لکھی ہے اور سوای انکے اور کتب و رسایل بھی انہے تصنیف کئے ہیں سنہ ۸۴۹ مین فوت ہوا - اور قبر انکی شہر جونپور مین ہے ؛

حرف الصاد

جرمی نحوی

ابو عمر صالح بن اسحق جرمی نحوی نحو اور لغت مین یگانہ زمانہ تھا نحو اخفش اور لغت ابو عبیدہ اور ابو زید انصاری اور اصمعی سے حاصل کیا نحو مین ایک کتاب فرخ نام نہایت عمدہ تصنیف کی اور بغداد مین فراء سے مناظرہ کرتا رہا اور کتاب السیر اور کتاب الابنیہ اور کتاب العروض اور مختصر النحو تصنیف کین وفات اسکی سنہ ۲۲۵ مین ہوئی اور جرمی نسبت قبیلہ جرم کی طرف ہے ؛

صاعد بن حسن لغوی

ابو العلا صاعد بن حسن بن عیسی لغوی مصنف کتاب الفصوص سیرافی نحوی اور فارسی نحوی سے
روایت کرتا ہے اصل مین موصل کا رہنے والا تہا پہر بغداد مین آیا اور منصور نے انعام و اکرام سے اسکی بڑی
عزت کی لغت اور ادب اور اخبار اور اشعار اور حاضر جوابی مین یگانہ زمانہ تہا جب منصور کو اسکا کذب
فی الاخبار معلوم ہوا تو اسکی کتاب فصوص کو لاف و گزاف سمجہکر نہر مین ڈلوا دیا جسوقت صاعد
شہر دانیہ مین داخل ہوا اور مجلس مجاہد بن عبد اللہ عامری امیر شہر مین گیا وہان ایک ادیب
بشار نام نابینا نے مجاہد سے کہا دیکہو مین اس سے کیسا تمسخر کرتا ہون مجاہد نے اوسی منع کیا مگر وہ
نہ رہ سکا آخر بشار نے کہا ابو العلا جرنفل کے معنے کلام عرب مین کیا ہین صاعد نے سمجہا کہ جرنفل عرب
مین کوئی لغت نہین ہے اسلئے جواب دیا کہ جرنفل وہ فعل ہے جو صرف اندہون کی عورتون سے کرتے
ہین اور جرنفل کو جرنفل نہین کہتے جبتک کہ اندہون کی عورتون سے تجاوز نہ کرے۔ یہہ جواب سنکر حاضرین
ہنسے اور بشار نہایت شرمسار ہوا مجاہد نے اسکو بڑی ملامت کی اور کہا کہ کیا مین نے تجکو پہلے ہی سے
نہ منع کیا تہا لیکن تمنے کسواسطے میرا کہنا نہ مانا۔ صاعد ۴۱۷ ہجری مین جزیرہ صقلیہ مین فوت ہوا ؏

صلاح الدین صفدی

آٹہوین صدی ہجری مین متوکل علی اللہ ابو عبد اللہ محمد بن معتضد کے زمانہ مین مشہور فاضل ہوا اور
صفد بلاد شام مین سے ایک شہر کا نام ہے اور یہی اوسکا مسکن تہا ؏

مفتی صدر الدین خان صدر الصدور دہلوی

علامہ زمان فہامہ دوران عالم نامدار فاضل ذیوقار تہے علوم عقلیہ اور فنون ادبیہ مولوی فضل امام صاحب
خیرآبادی والد بزرگوار مولوی فضل حق صاحب سے اور علوم نقلیہ جناب شاہ عبد العزیز صاحب
دہلوی اور انکے بہائیون سے حاصل کئے۔ علم صرف و نحو و منطق و حکمت و ریاضیات و معانی و بیان و بدیع
و ادب و انشاء و فقہ و تفسیر و حدیث مین ید طولے رکہتے تہے اور جمیع علوم مذکورہ مین درس دیتے تہے امراء و
حکام کے نزدیک انکی بڑی قدر و منزلت تہی اور شہر کے لوگ انکے اخلاق مرضیہ سے کمال خوش تہے اور جب

آپ عہدہ صدر الصدوری پر ممتاز تھے تمام اکابر و فضلاے دہلی سواے بادشاہ کے آپکی ملاقات کیواسطے آتے تھے مفتی صاحب اپنے زمانہ مین علم و فضل و فصاحت و بلاغت و فراست و کیاست و مروت و ہمت و احسان و اخلاق مین بے نظیر تھے اور انکو شعر و سخن کا اسقدر شوق تھا کہ باوجود پیرانہ سالی کے اشعار ایسے پیغا اردو و فارسی و عربی مین کہتے تھے کہ سامع کو رقت پیدا ہوتی تھی آزردہ آپکا تخلص تھا بمقتضاے اسم بامسمی حضرت ہمیشہ فرط عشق اور ولولہ محبت سے خاطر آشفتہ اور دل آزردہ اور سینہ بریان اور دیدہ گریان رہتے تھے اور آپکی آواز حزین اور صوت دردانگیز سنکر دلمین اثر اور رقت پیدا ہوتی تھی اور آپکے شعر ایسے پرمذاق اور فصیح و بلیغ ہوتے تھے کہ سامع کو مدہوش کر دیتے تھے چنانچہ آپکے دو چار شعر عربی یہان لکھے جاتے ہین ٭

وكنا كغصني بانة قد تألفا … على دوحة حتى استطالا وأينعا
يغنيهما صدح الحمام مرجعا … ويسقيهما كأس السحاب مترعا

ہم دونو درخت بان کی اُن دو شاخ کی طرح تھے جو درخت پر باہم لپٹکر لمبی اور میوہ دار ہوگئی تھی اور اُنپر کبوتر کی آواز خوش الحانی سے گاتی اور اونکو بادل کا بھرا ہوا پیالہ سیراب کرتے ٭

سليمين من خطب الزمان إذا سطا … خليين من قول الحسود إذا سعى

اور ہم دونون زمانہ کی مصیبتون سے جبکہ وہ تکلیف پہنچاتا تھا سلامت اور حسود غماز کی غمازی سے بری تھے

ففارقني من غير ذنب جنيته … وألقى بقلبي حرقة وتوجعا

تو اوس دوست نے بغیر کسی گناہ کی کہ مینے کیا ہو مجھے چھوڑ دیا اور میرے دلمین سوزش اور درد کو ڈالا

عفا الله عنه ما جناه فإنني … حفظت له العهد القديم وضيعا

جو کچھ اوسنے کیا خدا اوسے معاف کرے کیونکہ مجھے تو اوسکا عہد قدیم یاد ہے اور اوسنے ضایع کیا عربی و اردو اشعار آپکی بکثرت ہین فضلاء عصر اور علماء دہر آپکی تلمذ سے بڑا فخر کرتے تھے اور اگر کوئی کسی اور جگہہ سے علم تحصیل کرتا تھا تو سند حاصل کرنیکے واسطے آپکی خدمت مین ضرور آتا تھا آپکی تصنیف کم ہے کیونکہ آپکا خیال تدریس و افتا کیطرف زیادہ تھا منتہی المقال فی شرح حدیث لاتشد الرحال

اور درالمنصود فی حکم امارۃ المفقود اور جواب استفتاؤن کی آپکی یادگار ہین ۲۴- ماہ ربیع الاول سنہ ۱۲۱۱ ہجری مین پیدا ہوی اور پنجشنبہ کے دن ۱۲۸۵ مین وفات پائی اور راقم الحروف بہی ایک واسطہ سے آپکے شاگردون مین سے ہے ؛

حرف الطاء

طاہر

ابوطیب طاہر بن عبداللہ بن طاہر بن عمر طبری فاضل اجل اور ادیب بے بدل تہا فقہ اور اصول مین مہارت کامل رکہتا تہا ابوالعلاء معری جب بغداد مین آیا تو ابو طیب طبری نے اُسکی طرف نظم مین خط لکہا- ابوعلاء نے فی البدیہہ اُسکا جواب نظم مین دیا پہر ابوطیب نے اُسکا جواب الجواب نظم مین لکہا جسکا جواب ابوعلاء نے قاصد کے سامنے فی البدیہہ شعرون مین دیا عمر اسکی ایکسو دو سال کی ہوی ہے مگر حواس بالکل مختل نہ ہوے تے اور نہ فہم مین کچہہ فرق آیا بلکہ مرتے دم تک قضا اور افتا کا کام بدستور کرتا رہا آمل مین ۳۴۸ مین پیدا ہوا اور ماہ ربیع الاول ۴۵۰ہجری مین شہر بغداد مین فوت ہوا طبری طبرستان کیطرف منسوب ہے اور طبرستان مین آمل ایک گانو کا نام ہے ؛

طلایع بن رزیک

ابوالغارات طلایع بن رزیک عالم فاضل شاعر سخی محب العلماء والفضلاء تہا اسنے ایک دیوان عربی مین نہایت فصیح و بلیغ تصنیف کیا اور یہہ شعر اپنے حال کے مطابق کہا ؏

خلطنا الذی بالیاس حتی کانّنا سحاب لدیہ البرق والرعد والقطر

اور مصر مین وزارت کے عہدہ پر ممتاز رہا ۴۹۵ ہجری مین پیدا ہوا اور ۵۵۶ ہجری مین فوت ہوا ؛

حرف الظاء

ابوالاسود دوئلی

ابوالاسود ظالم بن عمرو بن سفیان دوئلی بڑی عقیل و فہیم اور ذکی و ذہین حضرت علی مرتضی کے مصاحبون مین سے ہے انہون نے حضرت علی کی حکم سے نحو کا علم وضع کیا اور اصل مین اس علم کی موجد

حضرت علی رضی اللہ عنہ ہین چنانچہ تاریخ الخلفا مین ابو الاسود دئلی سے روایت ہے کہ مین ایک مرتبہ حضرت
علی رض کی خدمت مین حاضر ہوا اور اونکو متفکر پایا اور عرض کی کہ آپ کس فکر مین ہین حضرت علی نے
فرمایا کہ مین دیکھتا ہون کہ اس ملک کی زبان بدلتی جاتی ہے پس اصول عربیت مین ایک
کتاب بنانی چاہتا ہون جس سے کلام مین غلطی واقع نہو مینے کہا کہ اگر آپ ایسا کرینگے
تو یہہ زبان ہماری یہان باقی رہیگی - پہر مین تین دن کے بعد آپکی خدمت مین آیا تو آپنے مجکو
ایک کاغذ دیا جس مین یہہ عبارت لکہی ہوئی تہی - بسم اللہ الرحمن الرحیم - الکلام
کلہ اسم وفعل وحرف فالاسم ما انبأ عن المسمی والفعل ما انبأ عن حرکة
المسمی والحرف ما انبأ عن معنی لیس باسم ولا فعل ثم قال تتبعه وزد فیه
ما وقع لک واعلم یا ابا الاسود ان الاشیاء ثلثة ظاهر ومضمر وشئ
لیس بظاهر ولا مضمر وانما یتفاضل العلماء فی معرفة ما لیس بظاهر
ولا مضمر - ابو الاسود کہتے ہین کہ پہر مینے اپنی طرف سے چند مسایل اور اومین زیادہ کیے جنمین
سے إن أن لیت لعل کأن کو حروف نصب مین لکہا اور لکن کو چہوڑ دیا حضرت علی رض نے کہا
کہ تمنے لکن کیون نہین درج کیا مینے کہا کہ مجہے خیال نہین یہہ حروف نواصب مین سے نہین
ہے آپ نے فرمایا کہ یہہ حروف ناصبہ مین سے ہے اس کو بہی ضرور درج کرنا چاہیے
اور بعضے یون کہتے ہین کہ یہہ زیاد بن ابیہ والی عراق کے لڑکون کو علم پڑہاتے تہے پس
ایک روز زیاد سے کہنے لگے کہ مین دیکہتا ہون کہ عرب مین عجم کی زبان ملنے سے اونکی اصلی
زبان خراب اور غیر فصیح ہوتی جاتی ہے اسلیے اگر آپ مجہے اجازت دین تو مین ایسا علم وضع کرون
کہ جس سے انکی کلام درست رہے امیر نے منع کیا پہر چند روز کے بعد امیر کے پاس ایک شخص نے آکے
اصلح اللہ الامیر توفی ابانا وترک بنینا - کی جگہہ اصلح اللہ الامیر توفی ابونا وترک
بنون کہا امیر نے اسیوقت انکو بلوا کر کہا کہ جس علم سے مینے تمہین منع کیا تہا وہ اب ضرور ایجاد کرنا
چاہیے اور بعضے اسطرح روایت کرتے ہین کہ ایک لڑکی انکی گہر آیا جایا کرتی تہی ایک روز وہ ایک منہہ پہنکر کہنے لگی ما احسن

السماءُ جسکے یہہ معنے ہین کہ آسمان کو کس چیزنے خوبصورت بنایا ابوالاسود نے کہا ستارون نے اوسکی لڑکی نے کہا میرا یہہ منشا نہین بلکہ مینے تعجب کیا ہے کہ آسمان کیسا خوبصورت ہے انہون نے کہا تجھکو ما احسن السماءَ ہمزہ کی رفع سے کہنا چاہئے تہا نہ فتحہ سے پس اسوقت انہون نے نحو کا علم ایجاد کیا۔ اور ان کی بیٹے سے روایت ہے کہ پہلے میرے باپنے نحو مین باب التعجب بنایا اور بعض روایات مین ایسا ہے کہ ابوالاسود نے ایک قاری کو قرآن مجید کی آیت اِنَّ اللّٰہَ بَرِیٓءٌ مِّنَ الْمُشْرِکِیْنَ وَرَسُوْلُہٗ ۔ مین رسولہ کے لام مضموم کے عوض مکسور پڑہتے دیکہا جسکے معنے غلط ہوجاتے ہین۔ پس زیاد کے پاس آیا اور ایک کاتب ہوشیار طلب کیا زیاد نے عبدالقیس کا تب انکو دیا لیکن وہ انکو پسند نہ آیا پہر ایک کاتب دانشمند بلاکر اوسے ہدایت کی کہ تم میرے مونہہ کو جب کہلا دیکہو تو حرف کے اوپر نقطہ ڈالو اور جب ملا ہوا دیکہو تو حرف کے سامنے نقطہ ڈالو اور جب نیچے کیطرف دیکہو تو حرف کے نیچے نقطہ ڈالو کاتب نے اسیطرح کیا اور اس سے ضمہ فتحہ کسرہ پیدا ہوا۔ اور نحو کی وجہ تسمیہ یہہ ہے کہ نحو کے معنے لغت مین طرز وطور کے ہین اور ابوالاسود نے حضرت علی سے کہا کہ مین علم کو اوسی نحو پر بناؤنگا جس نحو پر یہی طرز آپنے بتایا ہے۔ یہہ بخیل پرلے درجہ کے تہے اور اپنے بیٹونکو کہتے تہے کہ تم خدا کی مقابلہ مین سخاوت مت کرو کیونکہ خدا تعالیٰ خود جواد ہے اگر وہ چاہتا تو مسکینون کو بہی غنی کردیتا تم مسکینونکو کیا آپ کیون بہوکہ مرتے ہو انہون نے ۶۹ سنہ ہجری مین طاعون رجاف مین وفات پائی۔

ظافر حداد شاعر

ابوالمنصور ظافر بن قاسم بن منصور بن عبداللہ معروف بحداد شاعر شعراء مجیدین مین سے ہے اور ایک دیوان اسنے تصنیف کیا جسمین مصریون کی تعریف اکثر ہے علی بن ظافر کتاب بدائع البداءۃ مین اسکی فی البدیہہ اشعار کہنے کی بڑی تعریف کرتا ہے اور قاضی ابوعبداللہ محمد بن حسین آمدی نائب سرحد اسکندریہ سے روایت کرتا ہے کہ مین امیر سعید بن ظفر کے پاس گیا اور وہ اپنی انگشت خنصر پر تیل لگا رہا تہا او تنگ انگوٹھی کے سبب اسکی انگلی متورم ہوگئی تہی

بیٹے کہا کہ انگوٹھی کا حلقہ کاٹنا چاہیے تاکہ زیادہ تکلیف ہو اس نے کہا جو بات اچھی ہو سو کرو
پس مینے طافر بن قاسم حداد کو بلاکر انگشتری کا حلقہ کاٹنے کیواسطے کہا طافر نے فی البدیہہ یہ شعر کہے

قصرت عن اوصافک العالم ۔۔۔ وکثر الناظم والناثر

من یکن البحر لہ راحۃ ۔۔۔ یضیق عن خنصرہ الخاتم

جہاں تیرے اوصاف سے قاصر ہے اور تیری مدح میں ناثر و ناظم کثیر ہیں جسکی ہتیلی دریا ہو اوسکی خنصر سے انگوٹھی تنگ ہوا میر نے تحسین کی اور انگشتری کا حلقہ اسی کو عطا کیا مصر میں ماہ محرم ۵۱۲ھ میں فوت ہوا۔ حداد عربی میں لوہار کو کہتے ہیں ٭

حرف العین
مہملہ

عدی بن ربیعہ بن امرؤ القیس بن حارث شاعر فصیح اللسان بلیغ البیان تہا اسکو مہلہل اسواسطے کہتے تہے کہ اسنے زبان کو صاف اور صیقل کیا یہہ شاعر جاہلی ہے اور بسبب قدامت کے پہلا شاعر عرب کا شمار کیا جاتا ہی حرب بسوس میں جب اسکا بہائی کلیب بن ربیعہ مارا گیا تو یہہ بنی تغلب کو اپنے ہمراہ لیکر بنی بکر سے لڑنے گیا اور مدت تک لڑتا رہا جسوقت جساس بن مرہ قاتل کلیب مقتول ہوا تو اوس کے باپ مرہ نے مہلہل کو کہلا بہیجا کہ تم نے اپنے بہائی کے خون کا عوض لے لیا اب لڑائی موقوف کرو مہلہل نے نہ مانا اور برابر لڑتا رہا کہتے ہیں کہ یہہ لڑائی بنی تغلب اور بنی بکر میں چالیس سال تک رہی اور ستر ہزار آدمی مارا گیا اور ۴۹۴ء یعنی ۷۵ برس آنحضرت کی ولادت سے پہلے ختم ہوئی۔ ابو تمام طائی حماسہ کے باب المراثی میں اسکی چند شعر جو اسنے اپنے بہائی کلیب کے مرثیہ میں کہے تہے لایا ہے جنکا پہلا شعر یہہ ہے ٭

نبئت ان النار بعدک اوقدت ۔۔۔ واستب بعدک یا کلیب المجلس

میں خبر دیا گیا کہ آگ تیرے مرنے کے بعد روشن کی جائیگی اور مجالس آپسمیں ایک دوسرے کو دشنام دیگی یعنی تیری زندگی میں وہ سب تجہسے خوف کرتے تہے اب اونکا خوف جاتا رہا

مین یہہ دستور تہا کہ مہانون کی ضیافت اور جنگ کیواسطے پہاڑون اور گہاٹیون پر آگ روشن کرتے تہے تاکہ لوگون کو معلوم ہوجاوے حرب بسوس کا مفصل ذکر تاریخ عرب مین بیان کیا گیا ہے

طرفہ عمر

عمر بن عبد بن سفیان بکری طرفہ اسکا لقب تہا شاعر ماہر زمانہ جاہلیت مین پیدا ہوا اوسکا دوسرا معلقہ جسکا اول یہہ ہے لخولة اطلال ببرقة ثهمد اسکی تصنیف ہے اسنے خولہ کلبیہ سے تشبیب کی ہے اور قصیدہ کیطرح اسکا قصیدہ بہی بیت اللہ مین معلق کیا گیا تہا - ابو تمام حماسہ مین بہی اسکو اشعار لایا ہے عرب مین یہہ شاعر بڑا فصیح اللسان بلیغ البیان گنا جاتا تہا اور ۲۶ سال کی عمر مین مقتول ہوا کیونکہ اسکی ہمشیرہ خرنق کہتی ہے عددنا لہ ستا وعشرين حجة یعنی ہمنے اسکی چہبیس سال شمار کیے اور اسکی قتل کی وجہ متلمس شاعر کی ترجمہ مین مذکور ہوچکی ہے

عمر بن کلثوم تغلبی

عمر بن کلثوم تغلبی جاہلی شاعر بے نظیر تہا سکی اکثر اشعار فی البدیہہ پڑہ دیتا تہا پانچوان معلقہ اسیکا ہے جسمین اسنے اپنے باہمی بند بکر پر اپنا تفاخر ظاہر کیا ہے اور اوس قصیدہ کو اسنے فی البدیہہ بموقعہ ہزار ہا آدمیون کے سامنے پڑہا تہا اوسوقت اور معلقون کیطرح اسکا معلقہ بہی نہایت فصیح سمجہکر بیت اللہ مین معلق کیا گیا تہا شاعر مذکور دنیا مین رونق افروز ہونیسے پہلے فوت ہوا

عنترہ شاعر

عنترہ بن شداد بن معاویہ عبسی شاعر جاہلی حماسی فصیح اللسان عذب البیان اغربہ اسلام سے ہے اسکی باپ شداد نے ایک حبش عورت گہر مین ڈال لی تہی جس سے عنترہ پیدا ہوا - عنترہ کے معنی لغت مین بہادر کے ہین اور اسکا نام عنترہ مبالغۃً رکہا گیا تہا مگر قدرت ایزدی سے جوانی مین ایسا بہادر نکلا کہ عرب مین اسکی بہادری ضرب المثل ہوی - باپ تو اس سے شبانی کرواتا تہا مگر اسنے زبان کی فصاحت اور ہاتہ پاؤن کی قوت اور دل کی شجاعت سے بنی عبس مین اپنی وہ بات حاصل کی کہ عبد ایک نامی خاندان کی عورت سے شادی کی اور خود صاحب

خاندان ہوا چنانچہ جیسے قصیدہ سبعہ معلقہ مین اُسی عبلہ سے تشبیب کرتا ہی اسکی کلام پڑہکر معلوم
ہوتا ہی کہ عرب کی زبان ہر رنگ کی مقاصد کو جن کا تون ادا کردیتی ہے اور ہر قسم کی مطالب
کے لیے الفاظ مل سکتی ہین اور حماسہ مین بہی اسکے اشعار موجود ہین یہہ شخص جنگل مین چمڑے
کے خیمے اور بکرے کے بالون کی نیچے بیٹے کی فرش پر سیکڑون آدمیونکو لیکر بیٹہہ جاتا تہا
اور جس عالم مین جا پڑتا تہا سما باندہ دیتا تہا عنترہ آنحضرت کے زمانہ کے پہلے فوت ہوا ٭

ابو عزہ جمحی

عمرو بن عبد اللہ شاعر مخضرم اپنے شعر ونسے مشرکونکو اہل اسلام کے جنگ پر آمادہ کرتا تہا آنحضرت
نے جنگ بدر مین اسکو قید کیا اور پہر احسان کرکے چہوڑ دیا یہہ شہر اپنی قوم مین جاکر کہنے لگا
کہ مین حضرت محمد رسول اللہ صلعم سے تمسخر کر آیا ہون اور جنگ احد مین جو سنہ ہجری اور سنہ
مین ہوا تہا حاضر ہوا اور لوگونکو اپنے شعر سنا کر جنگ پر آمادہ کرتا رہا آخر آنحضرت نے اسکو قتل کیا ٭

عمر بن ابی ربیعہ

ابو الخطاب عمر بن عبد اللہ بن ابی ربیعہ کا اصلی نام حذیفہ بن مغیرہ بن عبد اللہ ہے اسکا دادا
ابو ربیعہ بڑا طویل القامت تہا اسلیے اُسکو ذو رمحین کہتے تہے - اور بعض کہتے ہین کہ اُس نے
عکاظ کے بازار مین دو نیزونسے مقاتلہ کیا تہا اسلیے اوسکا یہہ لقب پڑا - روایت کرتے ہین
کہ جب فاطمہ عبد الملک بن مروان کی بیٹی مکہ مین آئی تو عمر بن ابی ربیعہ اُسپر عاشق ہوا -
اور اوسکی عشق مین شعر کہنے اور اُسکے آس پاس آنے جانے اور اِرد گرد پہرنے لگا لیکن شعرونمین
اوسکا نام عبد الملک اور حجاج کی خوف سے داخل نکرتا تہا کیونکہ عبد الملک نے اسکی طرف لکہہ بہیجا
تہا کہ اگر تو نے فاطمہ کا نام شعرونمین درج کیا تو مین تجہے قتل کرادونگا - روایت کرتے ہین کہ
ایک دفعہ اسنے بیت اللہ کا طواف کرتے ہوے عائیشہ بنت طلحہ بن عبد اللہ کو اوسوقت کہ جب وہ حجر اسود
کو بوسہ دینے لگی تہی دیکہا اور اوسپر عاشق ہوا - عائیشہ نے کنیزک کے ہاتہہ کہلا بہیجا کہ اے عمر
تجکو ہر وقت لغویات سے خدا کا خوف کرنا چاہیے اور شعرونمین ناحق کسیکو بدنام نکرنا چاہیے اسنے

کنیز کسی کہا کہ عائشہ کو میرا اسلام دو اور کہو کہ تیرے چچا کا بیٹا جو کہیگا اچہا ہی کہیگا اور کبہی
بیہودہ گوئی اور لغو کے درپے نہوگا پہر یہہ عائشہ کے عشق مین بہت شعر کہتا رہا بنی تیم کو اس بات
کی اطلاع دی اور کہا ای بنی تیم خبردار ہو اور خدا سے ڈرو کہ بنی مخزوم ہماری لڑکیون کے
حق مین اسطرح سے فحش کہین اور ہمین غیرت نہ آوی پس ابو بکر اور ابن طلحہ بن عبید اللہ
دونون عمر کے پاس گئے اور اس امر کا استفسار کیا عمر نے کہا خدا کی قسم اب مین عائشہ کا نام کبہی شعر
مین صریح نکرونگا چنانچہ پہر عائشہ سے تشبیب کرتا رہا لیکن اوسکا نام صراحۃً بیان نکرتا تہا روایت
کرتے ہین کہ اسنے ایک پارسا اور شریف عورت کو جو نہایت خوبصورت ہتی طواف کرتے ہوی دیکہا
اور اوسپر فریفتہ ہوا اور اسکے نزدیک جاکر اوس سی باتین کرنے لگا عورت نے کچہہ جواب ندیا پہر
اسنے اسکی صفت پر چند شعر کہے جبکو وہ عورت سنکر نہایت غصہ مین آئی کسی نے اوسی کہا کہ تو اپنے
شوہر کو اس بات کی اطلاع دی عورت نے کہا مین سوای خدا کے اور کسیکے آگے کبہی شکایت
نکرونگی پہر ہاتہہ اٹہا کر کہا کہ خداوندا اگر اس شخص نے میرا نام شعر مین بدنیتی سے داخل کیا
ہے تو اسکو آندہی سے تباہ کردے کہتے ہین کہ وہ ایکبارگی گہوڑے پر سوار ہوکر کہین چلا جاتا
تہا کہ راستہ مین بہت سخت آندہی آئی یہہ خوف کے مارے گہوڑے سے اوتر کر ایک پتہر کی
آڑ مین جا کہڑا ہوا اتنے مین آندہی کا بڑا غلبہ ہوا اور اسپر ایک درخت کی ٹہنی ٹوٹ کر آپڑی جسکے
باعث مرگیا۔ ایسا ہی کتاب الاغانی مین لکہا ہے اور مہذب مین لکہا ہے کہ یہہ شاعر اپنے
دادا کی طرف منسوب ہی اور نسبت اسکی اسطرح پر ہے کہ ابو حفص عمر بن عبد اللہ بن ابی ربیعہ
اور ابی ربیعہ کا نام عمرو بن مغیرہ تہا اور عبد اللہ زمانے جاہلیت مین اشراف قریش مین سے تہا
اور حسین اور خوش خلق بدرجہ کمال تہا قریش نے اس کو عمرو بن عاص کے ہمراہ نجاشی کیطرف
بہیجا تہا اور آنحضرت نے اسکو شہر جند کا جو یمن مین واقع ہے والی بنایا حضرت عمر خلیفہ دوم کی
شہادت تک وہین بدستور رہا پہر حضرت عثمانؓ نے بہی اسکو بدستور رکہا جب حضرت عثمانؓ
محصور ہوئے تو انکی مدد کیو اسطے آیا اور مکہ کے قریب پہنچا وہ سے گر کر مرگیا اور اسکا بیٹا عمر

شاعر مذکور بڑا مشہور شاعر تھا یہہ شعر اس کا ہے ؎

یا ایها المنکح الثریا سهیلا عمرک الله کیف یلتقیان

اے سہیل کا ثریا سے نکاح کرنیوالی خدا تیری عمر لمبی کرے کیسے دونوں ملینگے ثریا بنت عبد اللہ بن حارث اور سہیل بن عبد الرحمان بن عوف زہری ہے ؎

عمرو بن معدیکرب زبیدی

بن عبد اللہ بن عمرو بن عصم بن عمرو بن زبید اصغر بن ربیعہ بن سلمہ بن مازن بن ربیعہ بن منبہ بن زبید اکبر بن حارث بن صعب بن سعد العشیرہ بن مذحج مذحجی زبیدی شاعر مخضرم صحابی اپنی قوم سعد العشیرہ کو چھوڑ کر گروہ مراد یا زبید کی ہمراہ آنحضرت کی خدمت میں آکر مشرف باسلام ہوئے جب آنحضرت نے وفات پائی تو اسود عنسی کے ساتھ یہہ بھی مرتد ہوگئے۔ خالد بن سعید بن عاص انکے مقابلہ کے واسطے گئے اور دونوں نے آپس میں انکی گردن پر ایک زخم تلوار کا مارا مگر یہہ بھاگ نکلے اور خالد نے انکی تلوار اور گھوڑا اسباب لوٹ لیا انہوں نے جب دیکھا کہ خالد کی مدد کیواسطے حضرت ابوبکر خلیفہ اول نے اور لشکر بھیجا تو فی الفور مسلمان ہوئے لیکن قید کرکے خلیفہ اول کے پاس بھیجے گئے حضرت ابوبکر خلیفہ اول نے کہا تجھے اس فتنہ اور حرکت سے شرم نہیں آتی عمرو نے کہا ایسا قصور معاف کیجیے پھر میں کبھی ایسا نہ کرونگا پس اوسی وقت خلیفہ اول نے انکو رہا کردیا یہہ صحابی شعر نہایت عمدہ کہتے تھے اور ابوتمام طائی دیوان حماسہ میں کہیں کہیں انکے اشعار لایا ہے چنانچہ یہہ چند اشعار بھی انہی کے ہیں ؎

لیس الجمال بمئزر فاعلم وان ردیت بردا ان الجمال معادن ومناقب اورثن مجدا
اعددت للحدثان سابغة وعداء علندی نهدا وذا شطب یقد البیض والابدان قدا

جمال جامہ اور چادر سے نہیں ہوتا یاد رکھو اگرچہ تو چادر کیتی مخطط پہنایا جاوے بیشک جمال کانیں ہیں انسانی اصول کریمہ اور اخلاق حمیدہ ہیں جو بزرگی و عزت پیدا کرتے ہیں میں نے مصائب زمانہ کو دور کرنے کیواسطے فراخ زرہ اور سینہ پھیر دینے والا قوی گھوڑا تیار کیا ہے گھوڑا قوی ضخیم اور تیز تلوار جو خود اور زرہ کو بیچ ہی سے چیر ڈالتی ہے۔ یہہ شاعر صحابی جنگ میں شہید ہوئے اور بعضے کہتے

ہین کہ بیماری سے سنہ۲ہجری مین وفات پائی ॥

ابو محمد عبداللہ بن رواحہ

ابو محمد عبداللہ بن رواحہ انصاری خزرجی صحابی مخضرم ہین اور انحضرت کی مشہور شعرا مین سے تہے زمانہ جاہلیت اور اسلام مین انکی بڑی قدر و منزلت تہی اور حضرت کے ساتہہ اکثر غزوات مین شریک ہوے۔ ہشام بن عزوہ سے روایت ہے کہ جب یہہ آیت الشعرا یتبعھم الغاوٗن نازل ہوئی تو عبداللہ بن رواحہ نے کہا کہ حق تعالی نے میری سرزنش کیواسطے یہہ آیت نازل فرمائی ہے اور ہجو شعرا سے معدود کیا ہے مگر جب یہہ آیت الا الذین آمنوا وعملوا الصالحات نازل ہوئی۔ تو عبداللہ بن رواحہ کو تسلی ہوئی وفات انکی غزوہ موتہ مین شہید ہوکر ہوئی

ابو تراب علی بن ابیطالب ؑ

حضرت علی بن ابیطالب رشتہ مین حضرت کی چچیرے بہائی اور داماد تہے اور والد بزرگوار امام حسن وحسین کے ہین انحضرت کی ساتہہ بڑے بڑے جنگون مین شریک ہوے آپکی حالات اور مدائح ظاہر ہین خلفاے اربعہ مین سے آپ بہت بڑی شاعر اور فصیح اللسان تہے۔ ابوالاسود دئلی نے آپکے حکم سے علم صرف ونحو ایجاد کیا اصل مین اس علم کے بانی حضرت علی ہین دیوان آپکا عربی مین موجود ہے آپکی گوہرافشانی اور شکر ریزی وشیرین بیانی عرب وعجم مین مشہور ہے آپ اکثر اشعار ناصحانہ فرماتے تہے سبرو سے روایت ہے کہ آپکی تلوار پر یہہ شعر لکہے ہوئے تہے ॥

للناس حرص علی الدنیا وتدبیر	وصفوها لك ممزوج بتكدير
لم یرزقوها بعقل عندما قسمت	لکنهم رزقوها بالمقادیر
کم من ادیب لبیب لا تساعده	ومائق نال دنیاه بتقصیر
لو کان عن قوة او عن مغالبة	طار البزاة بارزاق العصافیر

لوگون کو دنیا اور اپنی تدبیر پہ بڑی حرص ہے اور تیرے واسطے (خطاب اپنے نفس سے کرتے ہین) اُس دنیا کی صفائی کدورت سے ملی ہوئی ہے تقسیم کیوقت انکو دنیا عقل کی باعث

نہین دی گئی بلکہ جو کچھ اونکو ملا ہے تقدیر سے ملا ہی بہت سے ادیب دانا کہ دنیا نی اونسے یاری
نہین کی اور بہت سے احمق ہین کہ انہون نے دنیا کو باوجود قصور ہمت کی حاصل کیا ہے۔ اگر
رزق قوت یا غلبہ سے ہوتا تو باز چڑیون کا رزق اڑا لیجاتی سنہ ۳۵ھ مین تخت خلافت پر بیٹھے
اور اسیر معاویہ سے لڑائی ہوتی رہی اور فساد پڑتے رہے آخر ۶۳ برس کی عمر مین پانچ
برس خلافت کر کے سنہ ہجری مین شہید ہوئے ؛

عدی

عدی بن حاتم طائی آنحضرت کی خدمت بابرکت مین ماہ شعبان سنہ مین آئے حضرت نے اونکو بنی
طے اور بنی اسد کا حاکم کیا مرد شریف فاضل تھے اور کوفہ مین سکونت رکھتے تھے اور حضرت کے ہمراہ
بعض غزوات مین شریک ہوئے اور لڑائی مین ان کی ایک آنکھ نکل گئی وفات انکی کوفہ مین
سنہ ۶۹ ہجری مین ہوئی اور عمر آپ کی ایک سو بیس سال کی تھی اور ابو حاتم سجستانی نے ایکسو اسی
سال کی لکھی ہے مگر پہلا قول صحیح ہے ؛

عبّاس بن مرداس سلمی

صحابی جلیل القدر اور شاعر نامور مخضرم تھے ایام جاہلیت مین ہی انہون نے اپنے اوپر شراب حرام
کی ہوئی تھی ابو تمام طائی دیوان حماسہ مین انکے یہ اشعار لایا ہے ؛

فَلَمْ اَرَ مِثْلَ الْحَيِّ حَيًّا مُصَبَّحًا ۔۔۔ وَلَا مِثْلَنَا يَوْمَ الْتَقَيْنَا فَوَارِسَا
اَكَرَّ وَاَحْمٰى لِلْحَقِيْقَةِ مِنْهُمْ ۔۔۔ وَاَضْرَبَ مِنَّا بِالسُّيُوْفِ الْقَوَانِسَا
اِذَا مَا شَدَدْنَا شَدَّةً نَصَبُوْا لَنَا ۔۔۔ صُدُوْرَ الْمَذَاكِيْ وَالرِّمَاحَ الْمَدَاعِسَا
اِذَا الْخَيْلُ جَالَتْ عَنْ صَرِيْعٍ نَكُرُّهَا ۔۔۔ عَلَيْهِمْ فَمَا يَرْجِعْنَ اِلَّا عَوَابِسَا

یعنے اوس قبیلہ جیسا جسپر صبح کیوقت غارت کی گئی کوئی قبیلہ اپنی اصلیت اور حقیقت کو بچانے
اور سخت حملہ کرنیوالا نہین دیکھا اور نہ جسدن ہم سوار اونسے ملاقی ہوئے تھے کوئی ہمسے بڑھکر
اونکی خود و نکو تلوارونسے کاٹنے والا تھا جب ہم زور سے حملہ کرتے تھے تو وہ جوان گھوڑونکے سینے اور

لچکدار نیزے ہمارے مقابلہ مین کہڑے کرتے تہے جب گہوڑے لڑائی کی جگہہ سے پہرتے تہے تو ہم اونکو اُس حالین کہ وہ سرکش ہوتے ہتے پہر وہین پہیر لاتے ہتے ٭

مخزومی شاعر

ابو الخطاب عمر بن عبد اللہ بن ابی ربیعہ بن مغیرہ قرشی مخزومی شاعر مشہور تہا قریش مین کوئی اسکی پایہ شاعر نہ تہا اسکی غزلیات اور نوادرات اور واقعات اور اشعار ظرافانہ بہت ہین اور اپنے شعرونمین ثریا بنت علی بن عبد اللہ اور قتیلہ بنت نضر کی تشبیب کرتا تہا جس رات حضرت عمر بن خطاب شہید ہوئے اوس رات یہہ شاعر پیدا ہوا اور ستر سال کا ہو کر ۹۳ھ ہجری مین فوت ہوا ٭

سیبویہ نحوی

ابو البشر عمرو بن عثمان بن قنبر مولی بنی حارث بنی کعب سیبویہ اسکا لقب تہا علم نحو مین امام ہوا ہے اور اس علم مین اسنے ایک بے نظیر کتاب تصنیف کی ہے۔ جاحظ کہتا ہے کہ مینے محمد ابن عبد الملک زیات معتصم کے وزیر کے پاس جانیکا ارادہ کیا اور سیبویہ کی کتاب کے سوا اور کوئی چیز مجہے تحفہ کیواسطے اچہی نظر نہ آئی پس مینے یہہ کتاب جو فراء نحوی کی میراث سے خریدی تہی وزیر کے پیش کی وزیر نے خوش ہو کر کہا کہ خدا کی قسم مجہے کوئی چیز اس سے زیادہ پسند نہین شاید یہہ کتاب میرے کتبخانہ مین بہی ہوگی جاحظ نے کہا یہہ تو مین نہین کہہ سکتا کہ اس کتاب سے آپکا کتبخانہ خالی ہوگا مگر یہہ کتاب فراء کی لکہی ہوئی اور کسائی نحوی کی مقابلہ کی ہوئی ہے پس اس طرح کی کتاب شاید آپکی کتبخانہ مین ہو سیبویہ نے علم نحو خلیل بن احمد اور عیسی بن عمر اور یونس بن حبیب وغیرہ سے حاصل کیا تہا اور علم لغت اخفش [illegible] خلیل اسکی مجالست سے بڑا خوش ہوتا تہا۔ سیبویہ جب بغداد مین آیا تو اُن دنون کسائی امین بن ہارون کو پڑہاتا تہا۔ خلیفہ نے دونون مین مناظرہ کرایا اور [illegible] کسائی نے [illegible] کہ کنت اظن ان العقرب اشد لسعا من الزنبور فاذا هو ایاها [illegible] سیبویہ نے [illegible] فاذا هو هی

کہتا تہا اور کسائی فاذا ھو ایاھا کا قایل تہا امین کو اپنے اوستاد کی طرفداری منظور تہی اسلیے اسنے ایک خاص شخص عربی کو تخلیہ مین بلواکر دریافت کیا عربی نے سیبویہ کو سچا کیا امین نے عربی سے کہا کہ مجلس مین تمنے کسائی کو حق پر کہنا عربی نے کہا ہماری زبان سے جو بات محاورہ کی ہوتی ہے بے ساختہ و پرداختہ نکلجاتی ہے سو جو سیبویہ کہتا ہے وہی ہماری بول چال ہے اُسکے برخلاف ہماری زبان کبہی مساعدت نکریگی پہر اسنے عربی سے کہا کہ تمہارے ساتھہ ایک آدمی مقرر کیا جاویگا جو سیبویہ اور کسائی کے مقدمہ کو پیش کریگا اوسمین تمنے صرف یہہی کہدینا کہ جو کسائی کہتا ہے وہ درست ہے عربی یہہ بات مانگیا اور بروقت مناظرہ کے اسی طرح کیا۔ سیبویہ نے سمجہا کہ یہہ تعصب ہے اسلیے وہان سے بیزار ہوکر نکلا اور بلاد فارس مین پہونچکر قریہ بیضا مین سنہ ۱۸۰ ہجری مین فوت ہوا اور عمر اسکی چالیس سال سے زیادہ تہی ؀

کسائی نحوی

ابوالحسن علی بن حمزہ بن عبداللہ بن عثمان بن فیروز اسدی کوفی المعروف بہ کسائی نحوی لغت اور نحو مین امام تہا مگر شاعر نہ تہا اور لوگ کہتے تہے کہ علماے عرب مین سے کوئی شخص شعر مین کسائی سے اجہل نہین ہوا۔ امین بن ہارون کا اوستاد تہا اور مرد مجرد تہا اور کوئی اسکی زوجہ و جاریہ نہ تہی اسنے ایکدن خلیفہ رشید کی درگاہ مین اپنی تنہائی اور غربت کا حال لکہا خلیفہ نے اسکو ایک خوبصورت کنیزک اور ایک جوان غلام اور دس ہزار درم عطا فرمایا۔ ایک مرتبہ رشید کی مجلس مین محمد بن حسن فقیہہ شاگرد امام ابوحنیفہ سے گفتگو ہوئی کسائی نے کہا کہ جسکو عربی کا علم ہوا اوسکو باقی سب علم آسان ہوجاتے ہین پس امام محمد نے چند سوال علم فقہ کے کئے کسائی نے سبکا جواب باصواب دیا وفات اسکی سنہ ۱۸۹ ہجری مین ہوئی۔ کسائی اسکو اسواسطے کہتے ہے کہ ایکمرتبہ کوفہ مین حمزہ بن حبیب زیات کے پاس کسا پہنے ہوئے آیا حمزہ نے کہا آج کون قاری ہے کسی نے کہا صاحب کسا۔ وہان سے اسکا لقب ہی کسائی پڑگیا ؀

عباس بن احنف شاعر

ابو الفضل عباس بن احنف بن اسود حنفی یمامی شاعر لطیف الطبع بلند خیال تہا اکثر شعر اسکی
عاشقانہ ہین اور اسکے دیوان مین کسیکی مدح وثنا مین شعر نہین ہین فصاحت و بلاغت مین
ضرب المثل زمانہ تہا اشعار نہایت عمدہ تصنیف کرتا تہا جیسے کہ یہ شعر اسکے ہین ؂

وَحدثتنی یا سعدُ عنها فزدتنی — جنونًا فزدنی من حدیثک یا سعدُ
هواها هوی لم یعرف القلب غیره — فلیس له قبل ولیس له بعد

اے سعد تو نے اُس معشوقہ کی باتین مجھے سنا کر جنون کو بڑھایا اب اپنی باتونکو زیادہ کر اُس
معشوقہ کا عشق اس درجہ پر ہے کہ میرا دل اوس کے سوا کسی اور کو نہین سمجھا تہا اور
اوسکے واسطے ابتدا اور انتہا ہے۔ روایت کرتے ہین کہ ہارون رشید اپنی کنیزک ماردہ
نام سے نہایت محبت رکہتا تہا ایک مرتبہ دونو مین رنجش ہوئی اور مدت تک غضبناک رہے
پس جعفر برمکی نے عباس بن احنف سے کہا کہ اس مضمون کا شعر کہو عباس نے اسوقت یہ شعر کہے ؂

العاشقان کلاهما متجنّبٌ — وکلاهما متعتّبٌ متغضّبُ
صدّت مغاضبةً وصدّ مغاضبًا — وکلاهما مما یعالج متعبُ
راجع احبتک الذین هجرتهم — ان المتیّم قلّ ما یتجنّبُ

جعفر نے ابراہیم موصلی سے کہا کہ رشید کو یہ شعر راگ مین سنائے جسوقت خلیفہ یہ شعر سنے
تو ماردہ سے صلح کرلی اور پوچھا کہ یہ شعر کسنے کہے ہین کل حال بیان کیا گیا رشید نے عباس
اور ابراہیم کو دس ہزار درہم انعام عطا فرمایا پھر ماردہ نے رشید سے کہکر دونو کو اور چالیس
ہزار درہم دلوائے۔ مسعودی کتاب مروج الذہب مین بصریون سے روایت کرتا ہے
کہ ہم سب حج کو چلے جاتے تہے کہ راستہ مین ایک غلام نے ہمسے کہا کہ تم مین سے کوئی بصرہ
کا رہنے والا بھی ہے ہمنے کہا کہ ہم سب بصری ہین اور باعث پوچھا اُسنے کہا کہ میرا آقا قریب
المرگ ہی اور کچھ وصیت کرنی چاہتا ہے۔ جب ہمنے جاکر دیکھا تو درخت کے نیچے ایک شخص
پڑا ہوا پایا ہم سب وہان بیٹھ گئے اسنے ہمارے پاؤن کی آواز سنکر آنکھ کہولی اور یہ شعر کہے ؂

یا غریب الدار عن وطنہ مفرداً یبکی علیٰ شجنہ * کلما جدّ البکاء بہ دبّت الاسقام فی بدنہ - پہر بیہوش ہوگیا اسمین ایک جانور درخت پر آبیٹہا اور آواز کرنے لگا اوس شخص نے اسکی صدا سنکر آنکہین کہولین اور کہا
ولقد زاد الفواد شجاً طائر یبکی علیٰ فننہ شفّہ ما شفّنی فبکیٰ کلنا یبکی علیٰ سکنہ

پہر سانس بہر کر مرگیا ہمنے تجہیز وتکفین کے بعد غلام سے اوسکا نام پوچہا اُسنے کہا عباس بن احنف تہا - اور بعضے مورخ یون کہتے ہین کہ ابراہیم موصلی اور کسائی نحوی اور عباس بن احنف تینون ایک ہی دن مرے اور خلیفہ رشید نے مامونکو انکا جنازہ پڑہنے کیواسطے فرمایا مامون نے عباس بن احنف کو مقدم رکہکر جنازہ پڑہا مگر یہہ روایت کسائی کے واقعہ کے مخالف ہی کیونکہ کسائی شہرے مین فوت ہوا اور اوس کی تاریخ وفات بہی عباس کی تاریخ وفات کی مختلف ہی کیونکہ العباس بن احنف سنہ ۱۸۰ یا سنہ ۱۹۲ ہجری مین فوت ہوا *

عکوک خراسانی

ابو الحسن علی بن جبلہ بن مسلم بن عبد الرحمن معروف بعکوک سنہ ۱۶۰ مین پیدا ہوا شعرا ی لطیفہ سنج وبذلہ گو مین سے تہا جاحظ کہتا ہی کہ مینے کوی شہری اور بدوی اسکی برابر شعر کہتا ہوا نہین دیکہا کوتاہ قامت جسیم سیاہ رنگ تہا چہرہ پر علامات برص کے بہی پاے جاتے تہے اور نابینا مادرزاد تہا - ابو نواس اور عکوک دونو ایک ہی رتبہ کے شاعر تہے - ابن معتز طبقات الشعرا مین لکہتا ہی کہ جب خلیفہ مامون نے اُس قصیدہ کی خبر سنی جو اسنے ابو دلف قاسم بن عیسی کی مدح مین کہا تہا تو نہایت غضبناک ہوکر فرمایا کہ عکوک کو قید کرکے جلدی دربار مین حاضر کرو چونکہ عکوک بیمار پڑا تہا اسلئے اسی قید نکر سکے اور جسوقت اوسنے یہہ سخت حکم سنا تو جزیرہ فراتیہ کی طرف بہاگا - مامون نے چارونطرف لکہا کہ عکوک جہان ہو اُسے قید کرکے بہیجو اسوقت عکوک جزیرہ سے بہاگ کر شامات مین پہونچا تہا آخر لوگون نے اوسے قید کرکے خلیفہ کے پاس بہیجا مامون نے کہا یا ابن اللخناء ای لولی زادی تو نے قاسم بن عیسی کی صفت مین یہہ کہا -

کل من فی الارض من عرابٍ ومن عجم بین بادیه الی حضرة - مستعیر منہ الارکمۃ
یکتسبہا یوم مفتخرۃ - علوک نے کہا اے امیر المومنین آپ اہل بیت ہین آپ پر کسی کو قیاس
نہین کرسکتے کیونکہ اللہ تعالی نے آپکو اپنی ذات کیواسطے خاص کیا ہی اور میرا قول تا ہم
بن عیسی کے ہم سر نہین ہی خلیفہ نے کہا خدا کی قسم تونے کسیکو نہین چھوڑا اور ہمکو بھی ادنہین
داخل کیا ہی اور تیرا قتل کرنا فقط تیرے ان ہی کلمات سے جائز نہین بلکہ تیرا قتل تیرے ان کفر کا نتیجہ
ہی جو تونے اشعار مرقومہ ذیل مین کہی ہین واجب لازم ہی اور ان اشعار مین تونے ایک ذلیل بندہ کو مالک
وقادر اور خدا کا شریک بنایا ہے ؂

اَنْتَ الَّذِیْ تُنْزِلُ الْاَیَّامَ مَنْزِلَھَا وَتَنْقُلُ الدَّھْرَ مِنْ حَالٍ اِلٰی حَالٍ
مَامَدَدْتَ مَدّٰی طَرْفٍ اِلٰی اَحَدٍ اِلَّا قَضَیْتَ بِاَرْزَاقٍ وَّ آجَالٍ

تو وہ ہے جو لوگون کو انکی منزلون مین اُتارتا ہے اور زمانہ کو ایک حال سے دوسری حال کیطرف
بدلتا ہی تو نے اپنی آنکھ کو جسکی طرف اوٹھاکر دیکھا اسکے واسطے رزق اور اجلون کا حکم دیا خلیفہ نے
کہا کہ یہ کام خدا تعالے کے سوا اور کوئی نہین کرسکتا علوک یہہ باتین سنکر لاجواب ہوا اور خلیفہ نے
اسکی زبان کو گردن سے نکالنے کا حکم دیا جس سے وہ ۲۱۳ ہجری مین شہر بغداد مین مرگیا
علوک فربہ کوتاہ قامت مضبوط کو کہتے ہین ؂

اصمعی نحوی

ابو سعید عبد الملک بن علی بن اصمع المعروف باصمعی باہلی لغت اور نحو اور اخبار اور لذات زمانہ
اور لطائف وظرافت مین امام تھا اور دس ہزار اُرجوزہ اسکو یاد تھا - جسوقت یہہ بصرہ مین تھا
تو خلیفہ مامون کو اسکی ملاقات کا شوق غالب ہوا اور اسکو ملاقات کیواسطے اپنے دربار مین بلوایا
لیکن اسنے ضعف وپیری کا عذر کیا اور خلیفہ کے ملنے کیواسطے نہ آیا اسلیے خلیفہ اکثر مشکل مسئلے جمع کرکے
پوچھنے کیواسطے اسکی جگہ بھیجا کرتا تھا اسنے کتاب خلق الانسان وکتاب الاجناس وکتاب الانواع
وکتاب الہمز وکتاب المقصود والممدود وکتاب الفرق وکتاب الصفات وکتاب الابواب وکتاب المیسر والقداح

کتاب خلق الفرس - کتاب الخیل - کتاب الابل - کتاب الاختیار - کتاب الاخبیہ - کتاب الوحوش
کتاب فعل و افعل - کتاب الامثال - کتاب الاضداد - کتاب الالفاظ - کتاب السلاح - کتاب
اللغات - کتاب میاہ العرب - کتاب النوادر - کتاب اصول الکلام - کتاب القلب والابدال
کتاب جزیرۃ العرب - کتاب الاشتقاق - کتاب معانی الشعر - کتاب المصادر - کتاب الاراجیز
کتاب النخلہ - کتاب النبات - کتاب ما اتفق لفظہ و معناہ - کتاب غریب الحدیث - کتاب نوادر
الاعراب اور ان کے سوا اور کتابیں تصنیف کیں - ولادت اسکی ۱۲۲ھ میں اور وفات ماہ صفر ۲۱۶ھ
میں بمقام بصرہ یا مرو میں ہوئی - قریب بضم قاف و فتح را ی و سکون یا اسکا لقب ہے ❊

دیک الجن

ابو محمد عبد السلام بن رغبان بن عبد السلام بن حبیب بن عبد اللہ بن رغبان بن زید بن
تمیم کلبی دیک الجن اسکا لقب تھا اباء و اجداد اسکے شہر سلمیہ کے باشندے تھے اور دیک الجن
شہر حمص میں آکر پیدا ہوا اسکے بزرگون سے پہلے حبیب بن مسلمہ فہری کے پاس آکر
مسلمان ہوا اور کہنے لگا کہ اب عرب کو ہم پر کیا فخر ہے ہم مسلمان ہوئے جیسے کہ وہ مسلمان ہوئے
یہ شخص دولت عباسیہ کے شعراء میں سے تھا اور ہمیشہ ملک شام میں رہتا تھا - امام حسین رض کے
مرثیے اکثر اسنے کہے - معتبر تواریخ عرب میں لکھا ہے کہ دیک الجن اپنی ایک کنیزک ورد نامی جو بہت
خوبصورت تھی کمال محبت رکھتا تھا اور اپنے ایک غلام سے جسکے ساتھ اسکو بھی محبت
تھی پھر اس کنیزک کو تہمت لگا کر دونو کو آگ میں جلا دیا اور دونو کی خاک کے دو پیالے
بنوائے پس جب اسکو غلام یاد آتا تھا تو اوس پیالہ کو جو اوسکی خاک سے بنایا تھا چومتا
اور اوسمین شراب پیتا تھا اور ایسا ہی جب وہ کنیزک یاد آتی تھی تو اوس پیالہ کو جو اوسکی
خاک سے بنایا تھا چومکر شراب پیتا تھا پھر ان دونون کے جلانے پر نہایت پشیمان ہوا اور
دونون کا مرثیہ کہے بلکہ اکثر کنیزک کا درد و فراق اسکو سخت بیتاب کرتا تھا اسلئے اوسکی غم میں
اسنے بہت قصیدے اور مرثیے کہے - ابن خلکان نے اسطرح لکھا ہے کہ دیک الجن شاعر کی

ایک جاریہ دنیا نام تھی جس سے دیک الجن کو نہایت محبت تھی اوس کنیزک کو دیک الجن کے کسی ایک غلام وصیف نام سے تہمت لگی دیک الجن نے اوسکو قتل کروایا اور پھر پشیمان ہوا اور اوسکے مرثیہ میں شعر کہتا رہا یہہ شاعر ۱۶۱ھ میں پیدا ہوا اور ۷۰ سال کی عمر سے متوکل علی اللہ عباسی کے عہد میں ۲۳۶ھ ہجری میں مرگیا ؛

ابو العمیثل

ابو العمیثل عبد اللہ بن خلید مولی جعفر بن سلیمان بن علی بن عبد اللہ بن عباس بن عبد المطلب شاعر ماہر اور عالم متبحر عبد اللہ بن طاہر کے صاحبزادوں میں تھا اور پہلے طاہر کی خدمت میں عہدہ کتابت پر مامور رہا لغت میں اسکو کمال دخل تھا اور ہزاروں لغات اسکو یاد تھے شعر بہت فصیح کہتا تھا چنانچہ عبد اللہ کو ان دو شعروں میں نصیحت کرتا ہے ؛

اصدق وعف وبر واصبر واحتمل	واصفح وکاف ودار واحلم واشجع
والطف ولن وتأن وارفق واتئد	واحزم وجد وحام واحمل وادفع

سچ کہو اور برے کام سے پرہیز کرو اور نیکی کرو اور صبر کرو اور تحمل کرو اور اعراض کرو اور مکافات عمل وہ اور مدارات کرو اور حلیم ہو اور بہادر بن اور الطاف کرو اور کلام میں نرمی اختیار کرو اور کام میں آہستگی کرو اور رفق و نرمی سے پیش آؤ اور تیار رہو اور ہوشیار ہو اور کوشش کرو اور حمایت کرو اور بردباری اختیار کرو اور مدافعت کرو - یہہ شعر اسکے بہت اچھے کہے ہوئے ہیں اور بہت سے ہی اسکے کل اشعار صحیح ہیں - روایت کرتے ہیں کہ ابو تمام طائی نے عبد اللہ بن طاہر کی مدح میں جب اپنا قصیدہ پڑھا تو ابو العمیثل نے کہا ای ابو تمام جو چیز سمجھ میں آوے وہ آپ کیوں نہیں کہتے ابو تمام نے کہا اسے ابو العمیثل آپ کیوں نہیں سمجھتے جو میں کہتا ہوں - ایک دفعہ عبد اللہ کے ہاتھ کو اسنے بوسہ دیا اور اسکی مونچھوں کے بال عبد اللہ کو سخت معلوم ہوئے اسوقت کہا خار پشت کے کانٹے شیر کی ہتیلی کو تکلیف نہیں دیتے عبد اللہ نے اسکی اسبات کو پسند کیا اسکا انعام دیا اسنے کتاب الفاظ اور کتاب اختلاف معانی وغیرہ تالیف کیے

کتاب الابیات السائرہ وکتاب معانی الشعر وغیرہ عمدہ عمدہ کتابین تصنیف کیں وفات اسکی
سنہ ۲۴۰ ہجری مین ہوئی - عمیثل بفتح عین مہملہ و میم مفتوحہ و سکون یاء مثناۃ تحتانیہ و فتح
ثاء مثلثہ فوقانیہ کہتی [illegible] ایک نثری ہی ہے اور یہی وجہ اسکی کنیت کی ہے ۞

علی ابن جہم

ابو الحسن علی بن جہم بن بدر بن جہم قریشی شاعر دیندار پرہیزگار اور فاضل ذی وقار تہا
مذہب اہل سنت و جماعت رکہتا تہا - متوکل عباسی کی ہجو کی جسکی باعث اوسنے ۲۳۹ مین شہر سے
نکالدیا اور طاہر بن عبد اللہ کیطرف اسکی تعزیر کیواسطے لکہا جس سے وہ تکلیف پاکر شہر عراق اور
شام مین پہرتا رہا اخیر کو جب یہ حلب سے عراق کو چلا جاتا تہا تو راستے مین ایک گروہ بنی کلب سے جو
مستعین باللہ کیطرف سے اسکی گرفتاری کے لئے جاتا تہا اسپر اور اسکے ہمراہیون پر آپڑا اور لڑائی مین
اسکو سخت زخم لگا جس سے یہ فی الفور یا شعبان ۲۴۹ ہجری مین فوت ہوا ۞

جاحظ معتزلی

ابو عثمان عمرو بن بحر بن محبوب کنانی المعروف بجاحظ بصری عالم مشہور ہے ہر علم و فن کی
کتابین اسنے تصنیف کیں فرقہ جاحظیہ اسکی طرف منسوب ہے معتزلی المذہب نظام کا شاگرد تہا
کتاب البیان والتبیین جو نہایت مفید کتاب ہے اسکی تصنیف ہے - جاحظ بدشکل اور بد [illegible]
تہا اور جاحظ اسکو اسواسطے کہتے تہے کہ اسکی دونون آنکہین باہر نکلی ہوئی تہین [illegible]
کہتا تہا کہ خلیفہ متوکل نے مجہے اپنے بچے کی تعلیم کیواسطے بلوایا مگر میری بدصورت دیکہکر
دس ہزار درہم مجکو دیا اور رخصت کردیا - جاحظ اخیر عمر مین مفلوج ہو گیا تہا اور [illegible]
[illegible]
[illegible] جاوے تو اوسکو کچھ [illegible] - جاحظ [illegible]
[illegible] کہتا تہا کہ میرے جسم مین دو ضدین جمع ہوتی ہین اگر مین سردی کا استعمال کرون
تو [illegible] نہین اٹھ سکتی اور اگر گرم کہاؤن تو سر کو تکلیف ہوتی ہے [illegible]

مرض حصاۃ میں بھی گرفتار ہوں جس کے باعث سے تول نے نہایت تنگ کر رکھا ہے سب ان تکالیف و مصائب سے نہایت ناچار ہو گیا ہوں اور اکثر ایام مرض میں یہ شعر پڑھا کرتا

أَتَطْمَعُ أَنْ تَكُونَ وَأَنْتَ شَيْخٌ ... كَمَا قَدْ كُنْتَ أَيَّامَ الشَّبَابِ

لَقَدْ كَذَبَتْكَ نَفْسُكَ لَيْسَ ثَوْبٌ ... دَرِيسٌ كَالْجَدِيدِ مِنَ الثِّيَابِ

کیا تو امید رکھتا ہے کہ پیری میں ایام جوانی کی طرح ہو اب نفس نے تجھے دغا دیا ہے اور پرانا کپڑا مثل نئے کپڑے کی نہیں ہوتا۔ ۹۰ سال سے زیادہ عمر کا ہو کر بصرہ میں ماہ محرم [illegible] ہجری کو فوت ہوا

ریاشی

ابوالفضل عباس بن فرج ریاشی نحوی لغوی حالات و واقعات عرب کا بڑا واقف تھا۔ اصمعی اور ابوعبیدہ اور معمر بن مثنی سے روایت کرتا ہے بصرہ میں فساد کے وقت جو زنج والی نے کیا ۲۵۷ ہجری کو مقتول ہوا اور ریاشی ریاش کی طرف منسوب ہے اور ریاش ایک شخص کی جد کا نام بنی جذام سے ہے جس کا غلام والد اس شاعر کا تھا پھر اسکا نام ریاشی مشہور ہوا

ابن قتیبہ

ابو محمد عبداللہ بن مسلم بن قتیبہ دینوری علم نحو اور لغت اور حدیث میں یگانۂ زمانہ تھا اسحق بن راہویہ اور ابوحاتم سجستانی سے اسنے علم تحصیل کیا اور کتاب المعارف اور ادب الکاتب اور عیون الاخبار اور طبقات الشعراء وغیرہ اسنے تصنیف کیں لوگ اسکی تصنیفات کو پسند کرتے تھے اور یہ آخر عمر تک بغداد میں انکی تعلیم دیتا رہا ۲۱۳ھ میں پیدا ہوا اور ۲۷۰ھ میں وفات پائی۔ ابن خلکان میں لکھا ہے کہ قتیبہ تصغیر قتبہ کی ہے اور وہ کوہان ہے جس کی طرف منسوب ہو کر قتیبی کہا جاتا ہے۔ دینور بلاد جبل میں نزد قرمیسین کے ایک شہر کا نام ہے

ابن رومی شاعر

ابوالحسن علی بن عباس بن جریج یا جورجیس المعروف بابن رومی شاعر عجیب اور ناظم معانی تازہ اور مضامین عجیبہ شعر میں نادر تھا جو مضمون شعر میں شروع کرتا تھا اس کو

اور تشبیہات بہی پیدا کرتا تہا اسکی اشعار متفرق اور پراگندہ پڑی تہی جنکو پہلے ابو بکر صولی نے حروف تہجی کی ترتیب پر جمع کیا پہر ابو الطیب وراق بن عبدوس نے جمع کرکے اونمین ہزار بیت اور زیادہ کئے۔ روایت کرتے ہین کہ یہہ شاعر ایک مرتبہ اپنے دوستون کے ساتہ دار قیصر مین بیٹہا ہوا تہا اتفاقاً وہان ایک نہایت خوبصورت لڑکا طباخی کا آنکلا اسکو دوست اوسکا حسن و جمال دیکہکر اوسپر مبتلا ہوتے اور ابن رومی سے کہنے لگے کہ اس حالت مین جو ہمپر اس لڑکے کے باعث گذر رہی ہے اشعار دلسوز تصنیف کر پس ابن رومی نے وہین قلم اور دوات لیکر چند شعر فی البدیہہ لکہے جنکو حاضرین نے سنکر بڑی تحسین و آفرین کی۔ ابن رومی کہتا ہے کہ مین یقین کرتا ہون کہ اشعار مندرجہ ذیل کے مضامین مین کوئی مجہپر سبقت نہین لیگیا ؎

آراؤکم و وجوہکم و سیوفکم — فی الحادثات اذا دجون نجوم

منہا معالم للہدی و مصابح — تجلو الدجی و الاخریات رجوم

تمہاری فکر اور چہرے اور تلوارین حادثون مین جبکہ وہ رات کیطرح ہون بمنزلہ ستارون کے ہین اونمین سے ہدایت کے نشان اور اندہیرے کو اجالا کرنیوالے چراغ اور دوسری چیزین رجوم ہین اشعار ہجا بہی بہت اچہے کہتا تہا۔ ماہ رجب ۲۲۱ مین پیدا ہوا اور چہارشنبہ کے دن ماہ جمادی الاولی ۲۸۳ کو بغداد مین فوت ہوا۔ کہتے ہین کہ ابو الحسن قاسم بن عبد اللہ خلیفہ معتضد باللہ کا وزیر اوسکی ہجو سے بہت خوف کرتا تہا اسلئے اوسنے مجلس ہی مین اس کو فریب سے خشکنا جو زہر آلودہ تہا کہلا دیا۔ ابن رومی کو جس وقت اوسکی زہر کا اثر معلوم ہوا تو وزیر کی مجلس سے اوٹہ کہڑا ہوا وزیر نے پوچہا کہ کہان جاتا ہے ابن رومی نے جواب دیا کہ جہان تمنے بہیجا ہے ؎

ابن شرشیر

ابو العباس عبد اللہ بن محمد ناشی انباری معروف بابن شرشیر شاعر ابن رومی اور بحتری کا ہمعصر تہا۔ انبار مین پیدا ہوا اور وہین نشو و نما پائی اور بغداد مین مدت مدید تک رہا پہر مصر مین گیا اور آخیر عمر تک وہین رہا سب علمون سے علم منطق مین بڑا ماہر تہا۔ اسنے

ایک قصیدہ ایک ہی روی پر چار ہزار شعر کا تصنیف کیا وفات اسکی مصر میں ۲۹۳ھ میں ہوئی ناشی
اکبر اسکا لقب تھا اور ناشی اصغر کا ذکر آگے بیان ہوگا شیرشیہ بکسر ہر دو شین معجمہ ایک جانور کا
نام ہے جو صحرائے ترک اور ساحل دمیاط میں اکثر ہوتا ہے۔ انبار ایک شہر کا نام ہے جو بغداد سے
دس فرسنگ کی فاصلہ پر مغرب کیطرف دریائے فرات کے کنارے پر واقع ہے ۞

ابن معتز

ابو العباس عبد اللہ بن معتز بن متوکل بن معتصم بن ہارون رشید عباسی ہاشمی اسنے علم ادب
ابو العباس ثعلب سے پڑھا۔ ادیب بلیغ اور شاعر فصیح تھا اشعار سہل اللفظ جید المعنی تصنیف کرتا
تھا اور علماء عظام اور ادباء کرام میں مشہور تھا اور اکثر انکی مجالس میں آیا جایا کرتا تھا اسنے کتاب الزہر
والریاض وکتاب البدیع وکتاب مکاتبات الاخوان بالشعر وکتاب الجوارح والصید وکتاب
السرقات وکتاب اشعار الملوک وکتاب الآداب وکتاب حلی الاخبار وکتاب طبقات الشعراء وکتاب
الجامع فی الغناء وکتاب فیہ ارجوزۃ فی ذم الصبوح وغیرہ تصنیف کیں ابن معتز [illegible]
کہ چار شاعر ونکے شعر انکے افعال کے برخلاف ہیں۔ ابو العتاہیہ کے اشعار [illegible]
وہ خود ملحد تھا اور ابو نواس کے شعر لواطت میں ہیں اور وہ رنڈی سے زیادہ زانی تھا اور
ابو حکیمہ کے شعر عفت میں مشہور ہیں اور وہ ابلیس سے بھی زیادہ خبث پیشہ [illegible] تھا اور
محمد بن حازم کے شعر قناعت میں مشہور ہیں اور وہ اول درجہ کا حریص تھا ابن معتز کو
مقتدر باللہ نے دوسری ماہ ربیع الآخر پنجشنبہ کے دن ۲۹۶ھ میں قتل کیا اور [illegible] کے
سامنے میدان میں دفن کیا گیا کہتے ہیں کہ یہ شاعر حنفی المذہب تھا ۞

خزاعی

ابو احمد عبید اللہ بن عبد اللہ منشی اجل اور شاعر بے بدل تھا اسکی کتاب [illegible]
اور کتاب فی السیاسۃ الملوکیۃ تصنیف کیں اور بغداد میں ایک منصب جلیل پر [illegible]
میں ۲۲۳ھ میں پیدا ہوا اور بارہویں ماہ شوال ۳۰۰ھ ہجری میں فوت ہوا ۞

آخرش شالجم خام کہا کر گذارا کرتا رہا اور بسبب مفلسی و تنگدستی کے نہایت تکلیف اوٹہا کر ماہ شعبان یا ذیقعد ۳۱۱ھ کو بغداد مین فوت ہوا ۞

زجاجی نحوی

ابوالقاسم عبدالرحمن بن اسحاق زجاجی نحوی بغدادی علم نحو مین امام اجل تہا - نحو محمد بن عباس یزیدی اور ابن درید اور ابن انباری سے حاصل کی اور مدت تک زجاج نحوی کا مصاحب رہا اسلئے اسکی طرف منسوب ہوکر زجاجی مشہور ہوا - اسنے کتاب الجمل الکبری مکہ مین تصنیف کی یہہ کتاب نہایت مفید اور متبرک ہے لیکن امثلہ کے باعث نہایت طویل ہوگئی ہے جس سے اوسے پڑہنا بڑا فایدہ اوٹہایا - زجاجی نے اس کتاب کو ختم کرکے مکہ کے گرد سات طواف کئے اور خدا کی جناب مین عرض کی کہ اللہ اس کے قاری کو فایدہ پہونچائے یہہ فاضل ماہ رجب ۳۳۷ھ مین مرگیا ۞

تنوخی شاعر

ابوالقاسم علی بن محمد بن ابی الفہم داؤد بن ابراہیم ۲۷۸ھ مین پیدا ہوا اور بغداد آکر نشو و نما پائی اور علم تحصیل کیا شعر اور نحو اور عروض اور ہیئت اور ادب اور نجوم مین بڑا ماہر تہا اور [illegible] قصاید شعرائے جاہلیہ مخضرمین اور محدثین کے طالبین کے سات سو قصیدے [illegible] ہین کہ اسنے یہہ سو بیت ایک دن رات مین یاد کیا تہا اور ایک دیوان بہی [illegible] تصنیف کیا - ثعالبی کہتا ہے کہ یہہ سردفتر اہل علم و ادب تہا ماہ [illegible] ۳۴۲ھ مین فوت ہوا - تنوخی چند قبایل کا نام ہے جو بحرین مین رہتے ہین ۞

ابن درستویہ نحوی

ابو محمد عبداللہ بن جعفر بن درستویہ فارسی نحوی عالم اجل اور فاضل اکمل تہا ابن قتیبہ اور مبرد نحوی سے علم ادب حاصل کیا - دارقطنی اسکا شاگرد ہے تصنیفات اسکی نہایت عمدہ ہے چنانچہ کتاب الجرمی والارشاد - کتاب الہجا - شرح الفصیح والرد - کتاب الہدایہ - کتاب المقصور و [illegible]

کتاب غریب الحدیث - کتاب معانی الشعر - کتاب الحی والمیت کتاب التوسط بین الاخفش وثعلب کتاب فی تفسیر القرآن - کتاب اخبار النحویین - کتاب الرد علی الفراء فی المعانی وغیرہ کتابین اسنے تصنیف کرنی شروع کین مگر انکے اتمام کی نوبت نہ پہونچی سنہ ۲۵۸ھ مین پیدا ہوا اور سنہ ۳۴۷ھ مین شہر بغداد مین مرگیا - درستویہ بفتحتین و سکون سین مہملہ وضم تاء مثناۃ فوقانیہ وسکون واو وفتح یاء مثناۃ تحتانیہ اور ہائے ساکنہ اور بعضے بفتح دال و راء و تاء و واو کسرہ یاء کہتے ہین

زاہی شاعر

ابو القاسم علی بن اسحق بن خلف بغدادی معروف بزاہی شاعر جلیل القدر ہے سنہ ۳۱۸ھ مین پیدا ہوا اور بدھ کے دن ماہ جمادی الآخر سنہ ۳۵۲ھ مین شہر بغداد مین مرگیا اور اکثر شعر سیف الدولہ کی اولاد اور وزیر مہلبی اور رؤسای انکے اور روساے وقت کی تعریف مین کہا ہتا - زاہی نسبت ایک قریہ کیطرف ہی جو مضافات نیشاپور سے ہے ؎

ابو الفرج اصفہانی صاحب اغانی

ابو الفرج علی بن حسین بن محمد بن احمد بن ہیثم بن عبد الرحمن بن مروان بن عبد اللہ بن مروان بن محمد بن مروان بن حکم بن ابی العاص بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف قرشی اموی اصفہانی کتاب الاغانی کا مصنف بہت ہی فاضل ہے - اصفہان مین پیدا ہوا اور بغداد مین پرورش پائی شعر و اغانی اور اخبار و آثار اور انساب و سیر اور نحو و لغت اور خرافات و مغازی مین بڑا ماہر تہا اور سوا انکے علم جوارح اور علم بیطاری اور طب و نجوم بہی جانتا تہا اسنے کتاب الاغانی عدیم النظیر اور نہایت عجیب و غریب کتاب تصنیف کی اس کتاب مین اسنے اغانی و اشعار و احادیث عرب بالاسناد بیان کئے ہین اور ساب مین اسوقت تک کوئی اسطرح کی کتاب تصنیف نہین ہوی - روایت کرتے ہین کہ صاحب بن عباد ہمیشہ حضر و سفر مین اپنے ہمراہ تیس اونٹ کتب ادب کی مطالعہ کیواسطے رکہتا تہا لیکن جب اوسکو کتاب الاغانی ملی تو وہ اور سب کتابون سے مستغنی ہو گیا اسنے سوا اسکے

اغانی کے کتاب القیان اور کتاب الاماء الشواعر اور کتاب الدیارات اور کتاب دعوۃ الاطبار اور کتاب مجرد الاغانی اور کتاب اخبار جحظہ البرمکی و مقاتل الطالبین۔ اور کتاب الحانات و آداب الغربا تصنیف کین اور بلاد اندلس میں وہان کے ملوک امویہ کیواسطے چند کتابین تصنیف کرکے انعام پایا جنمین سے کتاب نسب بنی عبد شمس اور ایک ہزار سات سو دن عرب کے حالات مین ایک کتاب مسمی بایام العرب اور کتاب التعدیل والانصاف فی مآثر العرب و مثالبہا اور کتاب جمہرۃ النسب اور کتاب نسب بنی شیبان اور کتاب نسب المہالبہ اور کتاب نسب بنی تغلب اور نسب بنی کلاب اور کتاب الغلمان المغنین وغیرہ ہین وزیر مہلبی کی مدح مین اسنے بہت قصاید کہے۔ شاعر رطب اللسان عذب البیان تہا اور اشعار و محاسن اسکی عرب مین مشہور ہین ۲۸۴ ہجری مین پیدا ہوا اور چارشنبہ کے دن ۱۴ ماہ ذی الحجہ ۳۵۶ ہجری مین بغداد مین فوت ہوا کہتے ہین کہ اسی سال سیف الدولہ بن حمدان اور معز الدولہ بن بویہ اور کافور اخشیدی بہی فوت ہوے ؎

ناشی اصغر

ابو الحسن علی بن عبد اللہ بن وصیف شاعر عدیم النظیر مذہب کا شیعہ تہا ۲۷۱ مین پیدا ہوا اسنے بہت مفید کتابین تصنیف کین اور اہل بیت کی مدح مین کئی قصیدے کہے بغداد مین ۳۶۶ مین فوت ہوا

قاضی ابو الحسن

قاضی ابو الحسن علی بن عبد العزیز جرجانی فقیہ ادیب شاعر ماہر تہا شیخ ابو اسحق شیرازی نے کتاب طبقات فقہا مین لکہا ہے کہ قاضی ابو الحسن یگانہ زمانہ تہا۔ شہروان اور عراق اور شام وغیرہ مین پہرتا رہا علم ادب مین اسنے اسقدر ترقی کی کہ کامل مکمل اور مشہور فی الآفاق ہوا یہہ دو شعر اسی کے ہین ؎

قد برّح الحبّ بمشتاقک ۔۔۔ فاوله احسن اخلاقک

لا تجفه وارع له حقه ۔۔۔ فانه احسن عشاقک

تیرے عاشق کو محبت نے جلایا اور اقل اس محبت کا تیری اخلاق پسندیدہ ہیں اور سپر ظلم نکر اور اوسکا حق نگاہ رکہ کیونکہ وہ تیرے بڑا اچہا عاشقوں میں ہے نیشاپور میں ۳۱۲ھ میں مرگیا اور اسکی لاش جرجان میں لیجا کر دفن کی گئی ۞

رمانی نحوی

ابوالحسن علی بن عیسی بن علی بن عبداللہ رمانی نحوی علم ادب ابواسحق ابوبکر بن درید اور ابوبکر بن سراج سے حاصل کیا علم کلام اور علم ادب میں فاضل اجل تہا - ابوالقاسم تنوخی اور ابو محمد جوہری نے اس سے روایت کی بغداد میں ۲۹۶ھ میں پیدا ہوا اور گیارہویں ماہ جمادی الاول ۳۸۴ھ ہجری میں فوت ہوا - رمانی بیع رمان یا قصر رمان کیطرف منسوب ہے اور قصر رمان شہر واسط میں ایک محل ہے جسکی طرف بہت لوگ منسوب ہیں ۞

ابن جنی موصلی

ابوالفتح عثمان بن جنی موصلی نحوی علوم عربیہ میں امام اور ابو علی فارسی کا شاگرد تہا شعر بہی اچہا کہتا تہا اسنے تلقین نام ایک کتاب شرح حماسہ کے بیان اور ایک مختصر عروض میں اور ایک مختصر فقہ میں اور ایک کتاب اصول فقہ میں اور دیوان متنبی کی شرح صبر نام وغیرہ مفید عام کتابیں بہت تصنیف کیں - چنانچہ ایک شخص نے ابوالطیب متنبی سے سوال کیا کہ تیرے شعر باد دلوات صبرات اسم لم تصبرا میں الف تصبرا کا باوجود لم جازمہ کے کسطرح صحیح ہے متنبی نے کہا اگر ابن جنی ہوتا تو تجہے جواب کی حاجت نہ پڑتی اور یہ الف نون خفیفہ سے بدل کیا گیا ہے اور نون خفیفہ وقف میں الف سے بدل جاتا ہے اور لم تصبرا اصل میں لم تصبرن تہا جیسے اعشی کا قول ہے ولا تعبد الشیطان واللہ فاعبدا اصل میں فاعبدن تہا یہ فاضل ۳۰۰ھ سے پہلے پیدا ہوا اور ماہ صفر ۳۹۲ھ کو بغداد میں فوت ہوا ۞

حافظ ابن فرضی

ابوالولید عبداللہ بن محمد بن یوسف بن نصر ازدی اندلسی قرطبی معروف بابن فرضی علم حدیث

اور اسماء رجال اور ادب مین بے نظیر تھا اسنے تاریخ علماء اندلس اور کتاب اخبار شعراے اندلس اور کتاب فی المختلف والموتلف تصنیف کین سنہ ۳۸۲ھ مین اندلس سے مشرق کیطرف گیا اور حج کر کے علماء عظام سے علم تحصیل کیا شاعر نامی ہوا اکثر شعر اسکے زاہدانہ ہین شہر بلنسیہ مین قاضی رہا۔ ولادت اسکی سنہ ۳۵۱ھ مین ہوئی اور سنہ ۴۰۳ھ مین بربریون نے جسوقت قرطبہ کو فتح کیا اسی روز اسکو بھی قتل کیا اور اسکی لاش تین روز تک گھر مین پڑی رہی اور رنگ اسکا متغیر ہوگیا اخیر بغیر غسل اور کفن اور نماز کے دفن کی گئی ✤

ببغا

ابو الفرج عبد الواحد بن نصر بن محمد مخزومی شاعر نامور معروف تھا نصیبین کا رہنیوالا تھا اسنے اہل نصیبین کی ثنا مین بڑا مبالغہ کیا۔ ثعالبی نے کتاب یتیمۃ الدہر مین اسکی رسایل اور نظم کا حال بیان کیا اور جو واقعات اسمعیل اور اسحاق صالی مین واقع ہوے ان کو بتفصیل لکہا۔ سیف الدولہ بن حمدان کی خدمت مین مدت مدید تک رہا اور سیف الدولہ کی مرنے کے بعد اور شہرون مین سیر کرتا رہا ماہ شعبان سنہ ۳۹۸ھ مین فوت ہوا۔ ببغا طوطی کو فارسی مین طوطی کہتے ہین اسکا لقب اسکی کمال فصاحت یا لکنت زبان کے سبب پڑا ✤

بستی شاعر

ابو الفتح علی بن محمد کاتب بستی شاعر نامور اور سخنور معنی پرور تھا۔ اسکی اشعار اکثر مجنس ہین اور اسکے فقرات فصیحہ اور کلمات بلیغہ مین سے یہہ فقرے بھی ہین ✤

مَنْ اَصْلَحَ فَاسِدَہٗ اَرْغَمَ حَاسِدَہٗ ✤ مَنْ اَطَاعَ غَضَبَہٗ اَضَاعَ اَدَبَہٗ
عَادَاتُ السَّادَاتِ سَادَاتُ الْعَادَاتِ ✤ الرِّشْوَۃُ رِشَاءُ الْحَاجَاتِ
اَجْهَلُ النَّاسِ مَنْ کَانَ لِلْاِخْوَانِ مُذِلًّا وَعَلَی السُّلْطَانِ مُدِلًّا
الْفَهْمُ شُعَاعُ الْعَقْلِ ✤ الْمَنِیَّۃُ تُضْحِکُ لِلْاُمْنِیَّۃِ ✤ حَدُّ الْعَفَافِ
الرِّضَاءُ بِالْکَفَافِ۔ وفات اسکی سنہ ۴۰۰ھ مین ہوئی ✤

ابن نباتہ شاعر

ابو نصر عبد العزیز بن عمر بن محمد بن احمد بن نباتہ تمیمی سعدی شاعر فصیح ہے کئی شہر پھرا اور بادشاہوں اور امرا اور وزراؤں کی مدح میں قصاید کہتا رہا سیف الدولہ بن حمدان کی تعریف میں عمدہ عمدہ قصیدے کہے اور صلے پاے سنہ ۳۲۷ میں پیدا ہوا اور یکشنبہ کے دن تیسری ماہ شوال سنہ ۴۰۵ میں بغداد میں فوت ہوا ؎

ابن بابک شاعر

ابو القاسم عبد الصمد بن منصور بن حسن بن بابک شاعر فصیح اللسان بلیغ البیان تھا سیکڑوں شعر فی البدیہہ کہتا تھا اور رئیس الشعرا کے لقب سے ملقب تھا ایک دیوان عربی میں تین جلدوں میں تصنیف کیا - جب صاحب ابن عباد کے پاس آیا تو عباد نے کہا انت ابن بابک الشاعر اس نے کہا انا ابن بابک صاحب نے یہ کلمہ ذو معنے سنکر نہایت تحسین کی اور بہت سا انعام دیا یہ شاعر شعر بہت لطیف کہتا تھا جیسے ؎

وھبّ لی النسیم فرقّ حتّی ۔ کانّی قد شکوت الیہ حالی

نسیم میرے پاس سے گذری پس نرم ہوئی یہانتک گویا میں نے اپنے حال کا شکوہ اس کے آگے کیا تھا سنہ ۴۱۰ میں بغداد میں مر گیا ؎

صریع الدلاء

ابو الحسن علی بن عبد الواحد بغدادی شاعر نامور اور ناظم نکتہ پرور تھا صریع الدلاء اسکا لقب تھا اشعار میں ابو الرقعمق کی طرز پر چلا سنہ ۴۱۲ میں شہر مصر میں آیا اور ظاہر [illegible] کی مدح میں قصیدے کہے اور صلہ حاصل کیا اور بڑا قدر و رتبہ پایا ساتویں ماہ رجب سنہ ۴۱۲ میں [illegible]

ابن نوبخت

ابو الحسن علی بن احمد بن نوبخت شاعر ماہر تھا مگر زمانے کی مساعدت نہ کی اس لئے ہمیشہ رقیق الحال اور ضعیف البال رہا اور فقر و فاقہ کی حالت میں شہر مصر میں ماہ شعبان سنہ ۴۱۶ میں فوت ہوا

اور ولی الدین ابو محمد احمد بن علی معروف با بن خیران کاتب شاعر نے اسکی تجہیز و تکفین کی اور یہہ ابن خیران ۴۳۱ھ مین فوت ہوا ❊

تہامی شاعر

ابو الحسن علی بن عبد الواحد بغدادی شاعر مشہور تہا لہ گو لطیف سبج سخن منظم محسن جمیع الفنانک والفواضل تہا اکثر قصیدے وزیر ابو القاسم بن مغربی کی مدح مین کہے۔ مصر مین حسان بن مفرج بن دغفل بدوی کی خط لیکر خفیہ طور پہونچی تہا لوگون نے اوسکو مین پکڑ لیا اسنے کہا کہ مین بنی تمیم سی ہون مگر بوقت ظاہر ہونے حال کے خزانہ شہور مین جو قاہرہ مین ایک مجلس ہے۔ قید کیا گیا اور یہہ واقعہ ماہ ربیع الآخر ۴۱۶ھ مین ہوا اور ۹ تاریخ ماہ جمادی الاولی ۴۱۶ھ کو قتل کیا گیا ❊

صوری

ابو محمد عبد المحسن بن محمد بن احمد صوری ادیب اریب اور فطن لبیب فاضل اجل اور عالم بے بدل تہا اسکی اشعار بدیع الالفاظ حسن المعانی تہی اسنے ایک دیوان عربی مین نہایت فصیح و بلیغ تصنیف کیا اور اپنی والدہ ماجدہ کے مرثیہ مین ایک نہایت اچہا قصیدہ تصنیف کیا اسکی دو شعر یہہ ہین

رهينة أحجار ببيداء قفرة ❊ تولت فحلت عروة المتمسك

جنگل سخت کے پتہرون مین وہ مرہونہ ہے جب سے اوس نے پیٹہ پہیری یعنی فوت ہوئی ہے تب سے دست آویز متمسک کی کہلی ❊

وقد كنت أبكي إن تشكت وإنما ❊ أنا اليوم أبكي إنها ليس تشتكي

تحقیق مین روتا تہا جب وہ شکوہ کرتی تہی اور اب مین روتا ہون کہ شکوہ نہین کرتی یہہ شاعر ۴۱۹ھ مین فوت ہوا ❊

ربعی نحوی

ابو الحسن علی بن عیسی بن فتح بن صالح ربعی نحوی بغدادی نحو مین امام تہا کتاب الایضاح ابو علی فارسی کی شرح بغداد مین سیرافی نحوی سے پڑہتا رہا اور پہر شیراز مین جاکر ابو علی فارسی

سے میں سال تک علم حاصل کرتا رہا اور نحو میں چند کتابیں تصنیف کیں [illegible]ھ میں پیدا ہوا اور
سنہ [illegible]ھ میں مر گیا اور ربعی قبیلہ ربیعہ کی طرف منسوب ہے ؁

ابن البواب کاتب

علی بن ہلال کاتب مشہور زمانہ اور خوشنویس یگانہ تھا متقدمین اور متاخرین سے کوئی
اسکے ہم پلہ نہیں ہوا ابن مقلہ نے خوشنویسی کی طرز ایجاد کی اور ابن البواب نے اُس
فن کی تکمیل کی دوسری ماہ جمادی الاول یوم پنجشنبہ سنہ ۴۲۳ھ میں فوت ہوا - اور امام احمد
بن حنبل کے مقبرہ میں دفن کیا گیا ؁

ابن سعد قیسی

ابو محمد عبد العزیز بن احمد بن سعد بن مغلس قیسی اندلسی لغت اور اشعار میں بڑا مشہور تھا
اور شہر اندلس کا رہنے والا تھا اور مصر میں آکر ابو العلا صاعد بن حسن ربعی صاحب کتاب الفصوص
سے علم ادب حاصل کیا اور ابو یعقوب یوسف سے بھی پڑھتا رہا پھر بغداد میں گیا اور وہاں معلم
اور متعلم بنا رہا شعر بہت اچھا کہتا تھا یہ شعر اسکے ہیں ؁

مَرِیضُ الجُفُونِ بِلَا عِلَّۃٍ ٭ وَلٰکِنَّ قَلْبِی بِھَا مُمْرِضٌ - بغیر علت کے وہ بیمار چشم
ہے لیکن میرا دل اوسکے سبب مریض ہے ٭ اَعَادَ السُّھَادَ عَلٰی مُقْلَتِی ٭ بِفَیْضِ
الدُّمُوعِ فَمَا تَغْمِضُ - اسنے میری آنکھوں میں بیداری کو لوٹایا اور وہ آنکھ آنسوؤں کو
بہاتی ہے اور خشک نہیں ہوتی - وَمَا زَادَ شَوْقِی وَلٰکِنَّہٗ ٭ یُعَرِّضُ لِی اَنَّنِی
مُعْرِضٌ ٭ اسنے میرا شوق زیادہ نہیں کیا لیکن وہ میرے روبرو پیش آیا اس بات کو ظاہر کرتا
ہوا کہ میں معرض ہوں اس کے معارضی ابو طاہر اسمعیل مصنف کتاب العنوان ہوتے
رہے ماہ جمادی الآخر سنہ ۴۲[illegible]ھ میں فوت ہوا ؁

ثعالبی

ابو منصور عبد الملک بن محمد بن اسمعیل ثعالبی نیشاپوری رئیس المولفین و امام المصنفین

جامع النثر والنظم تھا - اسکی کتاب یتیمۃ الدہر فی محاسن اہل العصر جو نہایت عمدہ اور جامع کتب ہے اور کتاب فقہ اللغت اور سحر البلاغۃ وغیرہ تصنیف کین اسکو اخبار اور واقعات عرب کے خوب یاد تھے ۳۵۰ میں پیدا ہوا اور ۴۲۹ میں فوت ہوا - ثعالبی ثعالب کیطرف منسوب ہے باعتبار اوسکی چمڑے صاف کرنے یا سینے کے اور یہہ ثعلبی وہ ثعلبی مصنف عرایس القصص نہین ہے جسکا نام احمد بن محمد بن ابراہیم تھا اور علم حدیث اور تفسیر اور قصص مین بڑا ماہر تھا اور ماہ محرم ۴۲۷ میں فوت ہوا ۔

سید شریف علم الہدی

شریف مرتضی ابو القاسم علی بن طاہر ذوی المناقب ابی احمد حسین ابن موسی بن محمد بن ابراہیم بن موسی کاظم بن جعفر کاظم بن جعفر صادق بن علی بن زین العابدین بن حسین بن علی بن ابیطالب علم ادب اور شعر اور کلام مین امام اور شریف رضی کے بہائی تھے - بعضین اختلاف ہے کہ کتاب نہج البلاغۃ - جو مجموعہ کلام حضرت علی بن ابیطالب رض کا ہے انہون نے جمع کیا یا انکے بہائی شریف رضی نے - اور بعضے یون بہی کہتے ہین کہ نہج البلاغۃ حضرت علی کی تصنیف نہین ہے بلکہ جسنے جمع کی اُسیکا کلام ہے اور شریف مرتضی نے ایک دیوان اور ایک کتاب دُرر الغُرر نام علم ادب اور لغت اور نحو مین تصنیف کی ہے یہہ کتاب آپکی فضیلت اور وسعت خیال اور ضبط مسایل کا ایک نمونہ ہے آپکے فضایل وکمالات اور محاسن وکرامات احاطہ بیان سے باہر ہین ولادت آپکی ۳۵۵ مین اور وفات ۲۵ - ماہ ربیع الاول ۴۳۶ مین بغداد مین ہوئی ۔

حوفی نحوی

ابو الحسن علی بن ابراہیم بن سعید بن یوسف حوفی نحوی علم نحو اور ادب مین یگانہ تھا علم نحو مین ایک بہت کتابین تصنیف کین ۴۳۰ مین فوت ہوا حوف مصر مین ایک قریہ کا نام ہے ۔

ثمانینی نحوی

ابو القاسم عمر بن ثابت نحوی علم نحو اس نے ابن جنی سے پڑہا تہا اور اسکی کتاب اللمع پڑہانہایت عمدہ شرح لکھی

ابوالقاسم بن برہان اور ثمانینی دونو بغداد کے محلہ کرخ مین لوگونکو علم پڑہایا کرتے تھے اور دونو
باہم متعارض تھے پس خواص ابن برہان سے اور عوام ثمانینی سے پڑہتے تھے یہہ فاضل ماہ ذیقعدہ ۴۴۲ھ مین
فوت ہوا ہے۔ ثمانینی ثمانین کیطرف منسوب ہے اور ثمانین ایک گانو جودی پہاڑ کے پاس جزیرہ ابن
عمر مین واقع ہے اور یہہ گانو طوفان نوح کے بعد اون اسّی آدمیون نے جو کہ نوح کے ساتھ کشتی
مین سوار ہوئی تہی آباد کیا اور ہر ایک نے اوسمین اپنا گہر بنایا اسواسطے ثمانین کا نام مشہور ہوا

ابن سیدہ مُرسی

ابوالحسن علی بن اسماعیل معروف بابن سیدہ مرسی علم عربی اور لغت مین امام تہا لغت مین اسنے
کتاب المحکم اور کتاب المخصص جو بڑی بسیط کتابین ہین تصنیف کین اور حماسہ کی شرح کتاب
الانیق نام چہہ جلد مین لکہی پہلے اسنے اپنے والد سے پہر صاعد بغدادی سے علم تحصیل کیا شعر
مین بہی بڑی لیاقت رکہتا تہا ماہ ربیع الاول ۴۵۸ھ ہجری مین فوت ہوا۔ مرسی شہر مرسیہ
کی طرف جو اندلس مین واقع ہے منسوب ہے ؎

صُرّ دُرّ شاعر

رئیس ابومنصور علی بن حسن بن علی بن فضل کاتب فصیح البیان اور شاعر بلیغ اللسان اپنے
زمانے مین یگانہ تہا۔ اسکے لقب کی وجہ یہہ بیان کرتے ہین کہ اسکے باپ کا لقب بسبب کمال
بخل کے صرّ بعر تہا جب یہہ اسکا لڑکا شاعر عظیم الشان ہوا تو اسکا لقب صرّ دُرّ ہوا۔ شریف
ابوجعفر مسعود بیاضی نے جو اسکا ہمعصر تہا اسکی ہجو کی اور حقیقت مین ہاجی نے تعصب
کیا ہے اور اسکے اشعار کیطرف خیال نہین کیا ورنہ اسکے اشعار اس قابل نہ تہے کہ انکی
ہجو کیجاوے صرّ درّ ایک گڑہے مین جو شیر کیواسطے خراسان کے قریب کہودا گیا تہا گر کر ۴۶۵ھ مین مرگیا ؎

قُشَیری

ابوالقاسم عبدالکریم بن ہوازن ۳۷۶ھ مین پیدا ہوا علم تفسیر اور حدیث اور اصول اور
تصوف اور ادب اور شعر اور کتابت مین یگانہ تہا اسکی تصنیفات بہت سے مگر تفسیر کبیر نہایت

اعلےٰ درجہ کی تصنیف ہے - ۱۶ ربیع الآخر یکشنبہ کے دن صبح کیوقت سنہ ۴۶۵ھ مین شہر نیشاپور مین مرگیا

باخرزی

ابو الحسن علی بن حسن بن علی بن ابی الطیب باخرزی شافعی علم ادب اور فقہ و حدیث مین بےنظیر تہا کتاب دمیۃ القصر و عصرۃ اہل العصر تصنیف کی شعر کیطرف اسکا بہت خیال تہا اور شعر کہنے کو بڑا پسند کرتا تہا - ماہ ذیقعد سنہ ۴۶۷ھ مین فوت ہوا باخرز نیشاپور کے سفافات سے ایک گانو کا نام ہے

واحدی شارح دیوان متنبی

ابو الحسن علی بن احمد بن محمد بن علی بن متویہ الواحدی المتوی اپنے زمانہ کا امام اور علم نحو و تفسیر مین متبحر ہوا ہے ثعلبی سے اسنے علم تحصیل کیا سب لوگ اسکی عمدگی تصانیف کے قایل تہے اور اسکو اپنے مدرسون مین پڑہاتے تہے تفسیر بسیط و وسیط اور وجیز اسکی تصنیفات سے ہے ابو حامد غزالی نے تینون اپنی کتابون کے نام اسی سے اخذ کئے اسنے تفسیر شرح اسماء اللہ الحسنیٰ اور کتاب اسباب نزول القرآن اور شرح دیوان متنبی نہایت عمدہ تصنیف کین - مدت تک بیمار رہکر ماہ جمادی الآخر سنہ ۴۶۸ھ مین شہر نیشاپور مین مرگیا - اور واحدی واحد بن میسرہ بن الدین بن مہرہ کیطرف منسوب ہے ؎

عاصم شاعر

عاصم بغداد مین شاعر عدیم المثل تہا - اسنے شیخ ابو اسحاق کی مدح مین کئی قصیدے کہے چنانچہ دو شعر اسکے بطور نمونہ کے یہان بہی درج کئے جاتے ہین ؎

تراہ من الذکاء نحیف جسم ۔۔۔ علیہ من توقدہ دلیل

تو ذکاوت سے اسکا جسم نحیف دیکہتا ہے اور یہہ اُس کے ذہن وقاد کی دلیل ہے ؎

اذا کان الفتی ضخم المعانی ۔۔۔ فلیس یضرہ الجسم النحیل

جب جوان سوقی تازہ معنی والا ہو تو جسم کا لاغر ہونا اوسکو مضر نہین اسنے ابو احمد عبد الوہاب سے فقہ کا علم پڑہا پہر سنہ ۴۱۵ھ مین بغداد مین گیا اور وہان ابو الطیب طبری سے بہی پڑہتا رہا اور علم مین

اسقدر مہارت پیدا کی کہ اپنے سب ہمسرون سے بڑہگیا اور اوسکے اکثر شاگرد شہرونمین پہلے
اور مستند الوقت ہوئے - یہہ عالم ۳۹۳ھ مین فیروزآباد مین (جو فارس مین ایک شہر ہے) پیدا
ہوا اور ۴۷۶ھ مین فوت ہوا - اسکے فوت ہونیکے بعد اسکے احباب وتلامذہ مدرسہ نظامیہ مین
تعزیت کیواسطے بیٹھے جب تعزیت کے دن پورے ہوئے اور موید الملک بن نظام الملک نے
سنا تو نہایت ناراض ہوکر کہنے لگا کہ ایسے فاضل یگانہ کی تعزیت مین مدرسہ ایک سال بند
کرنا مناسب تہا اور حکم دیا کہ اب شیخ ابونصر عبد السید بن صباغ اسکی جگہہ مقرر کیا جاوے ٭

ابن ناقیا شاعر

ابوالقاسم عبد اللہ بن محمد بن حسن بن داود بن ناقیا ادیب شاعر لغوی بغدادی تہا اسنے کتاب
ملح الممالحہ اور کتاب الجمان فی تشبیہات القرآن اور مقالہ ادبیہ اور شرح کتاب الفصیح اور ایک
بڑا دیوان اور اور بہت عمدہ عمدہ کتابین تصنیف کین اور آغانی کو ایک جلد مین مختصر کیا [illegible]
شوخ اور بیباک بہی پرلے درجے کا تہا جب یہہ مرگیا تو غسل دینے والے نے اسکا ہاتہ [illegible]
پایا اور بہت زور سے اوسے کہولکر کیا دیکہتا ہے کہ اوسمین یہہ شعر لکہے تہے ٭

نزلت بجارٍ لا یخیب ضیفہ ٭ ارجی نجاتی من عذاب جہنم
وانی علی خوفٍ من اللہ واثق ٭ بانعامہ فاللہ اکرم منعم

یہہ فاضل ماہ ذیقعد ۴۱۰ھ مین پیدا ہوا اور یکشنبہ کی رات چوتہی محرم ۴۸۵ھ ہجری مین فوت ہوا اور بغداد
کے باب الشام مین دفن کیا گیا ٭

قیروانی شاعر

ابوالحسن علی بن عبد الغنی مقری قیروانی شاعر مشہور ہوا ہے - قیروان کے ویران ہونے
کے بعد جزیرہ اندلس مین گیا اور وہان درس دیتا رہا اور ایک دیوان عربی مین نہایت فصیح
وبلیغ تصنیف کیا خلیفہ معتضد کی موت اور معتمد کی خلافت مین قصیدہ کہا جیسا کہ شاعری
مین یگانہ تہا ویسا ہی علم قرأت مین بہی بے مثل تہا - یہہ شاعر ابو اسحق حصری [illegible]

کی خالہ کا بیٹا تہا اور جو قصیدہ اسنے خلیفہ معتضد کی موت اور معتمد کی خلافت مین کہا تہا اُسکی دو شعر یہہ ہین

مات عبّاد ولکن ✤ بقی الفحم الکریم ✤ فکانّ المیت حیٌّ ✤ غیر ان الضاد میم

اور اسکے ایک مشہور قصیدے کے یہہ شعر ہین ✤

یالیل الصبّ متی غدہٗ اقیام الساعۃ موعدہٗ
رقد السمّار فارّقہٗ اسف للبین یردّدہٗ

اور اس نے امام نافع کی قرأت مین ایک قصیدہ دو دسو نو شعر کا کہا ہے یہہ شاعر ۴۸۸ھ مین طنجہ مین فوت ہوا ✤

مرتضی بن شہر زوری

ابو محمد عبد اللہ بن قاسم بن مظفر بن علی بن قاسم شہرزوری مرتضی کے لقب سے ملقب تہا بغداد مین مدت تک فقہ اور حدیث کا شوق کرتا رہا پہر موصل کا قاضی بنایا گیا شعر رائق اور نظم فائق تصنیف کرتا تہا ایک قصیدہ صوفیہ کے طریق پر نہایت فصاحت انگیز اور بلاغت آمیز منظوم کیا جسکی دو شعر مطلع اور حسن مطلع معہ ترجمہ یہان درج کیے جاتے ہین ✤

لمعت نارھم وقد عسعس اللیل وملّ الحادی وحار الدلیلُ
فتأمّلتھا وفکری من البین علیل ولحظ عینی کلیلُ

اونکی آگ چمکی اس حال مین کہ رات سیاہ پڑ رہی تہی اور اونٹ چلانیوالا ملول اور رہنما حیران ہوا مین نے اُس آگ کو فکر کرکے دیکہا اس حال مین کہ میری فکر دوری سے علیل اور میری آنکہہ کا گوشہ ضعیف تہا اور چند اشعار اسکے نہایت موزون اور مقفی اور پر مذاق ہین یہان خوشی ناظرین کے لئے مع ترجمہ درج کئے جاتے ہین ✤

بقلبی منکم علقٌ ودمعی فیھم علقٌ ✤ وعندی منکم حرقٌ لھا الاحشاء تحترقُ ✤ ونحن بابھم فرقٌ اذا ما قلو منا الفرقُ ✤ فما تنکروا سوی موقٍ فلیتھم لھا رمقوا ✤ فلا وصل قد ھم وفرا

نومهم ولا اطراق * فلا یاس ولا طمع * ولا صبر ولا قلق * فلیتهم
وقد قطعوا * ولم یبقوا علی رمقی * فنی فی محبتهم * وطیب محبتی
عبق * کمثل الشمع ینفع من ینادمه وینمحق - ترجمہ میری روشنی
اونکے عشق سے بلا تعلق ہے اور میرے آنسو انکے فراق مین دل کا خون ہے اور میرے
پاس اونکی ہجر سے آگ ہے جس سے سینہ اور پہلو جلتے ہین اور ہم اونکے دروازے کے
پاس تہے ہولناک بین ہین اور ہمارے دلون کو اونکی خوف نے گلا دیا ہے اونہون کی سوا اسد
کی باقی چہوڑا کاش اب تو وہ نظر کرتے اب نہ وصل ہے نہ فراق نہ نیند ہے نہ بیداری نہ یاس
ہے نہ طمع نہ صبر ہے نہ بیقراری کاش جب اونہون نے جدائی اختیار کی اور مجہپر رحم نکیا
تو نظر ہی کرتے کیا مین اونکی محبت مین فنا ہون اور میری محبت کی خوشبو مہکے جس طرح
شمع اپنے ہمنشین کو نفع دیتی ہے اور خود جلتی ہے۔ اکثر اشعار اسی طرز پر ہین۔ ماہ شعبان
سنہ ٥٤٦ھ مین پیدا ہوا اور ماہ ربیع الاول سنہ ٦١١ھ مین موصل مین فوت ہوا *

ابن قطاع نحوی

علی بن جعفر بن علی المعروف بابن قطاع علم نحو اور عروض اور ادب اور لغت مین امام
تہا اسنے بہت عمدہ عمدہ کتابین تصنیف کین سنہ ٤٣٣ھ مین پیدا ہوا اور مصر مین سنہ ٥١٥ھ مین فوت ہوا

فصیحی نحوی

ابو الحسن علی بن ابی زید محمد بن علی نحوی معروف بفصیحی استرابادی نحو عبد القاہر جرجانی
سے حاصل کی اور اوسمین بڑا تبحر پیدا کیا اور یگانہ زمانہ ہوا اور جہان مین بڑی شہرت
حاصل کی پہر بغداد مین آکر مدرسہ نظامیہ کا مدرس رہا۔ ماہ ذی الحجہ سنہ ٥١٦ھ مین بغداد مین
فوت ہوا۔ استراباد مازندران کے پاس ایک شہر کا نام ہے *

ششتری

ابو محمد عبد اللہ بن محمد بن سارہ اندلسی ششتری شاعر مشہور تہا اور نظم و نثر مین یگانہ

تھا مگر اسکے علم وفضل کے بموجب اسکا رتبہ نہوا اور افلاس اور تنگدستی کے باعث لوگ اسکو حقیر جانتے تھے ایک دیوان اسنے بہت عمدہ تصنیف کیا آخر [illegible] میں مرگیا شنتمرین اندلس میں ایک شہر کا نام ہے

بَطَلیُوسی نحوی

ابو محمد عبد اللہ بن محمد ابن سید بطلیوسی نحوی علم ادب اور لغات میں متبحر تھا شہر بلنسیہ میں مدتا تک رہا اور لوگ جوق جوق اس سے مستفید ہوتے رہے۔ بہت حسن التعلیم اور جید التفہیم تھا کئی کتب مفیدہ اسنے تصنیف کیں چنانچہ کتاب المثلث جو نہایت عجیب وغریب کتاب ہے اور اوسکے تبحر پر دلالت کرتی ہے دو جلدون مین اسنے تصنیف کی۔ اور کتاب الاقتضاب فی شرح ادب الکتاب اور سقط الزند کی شرح جو مصنف کی شرح سے بہت مفید ہے اور کتاب حروف خمسہ مین اور صاد۔ ضاد۔ اور ظا را اور ذال کے بیان مین جسمین بہت عجایب وغرایب مسایل درج کئے اور کتاب الخلل اور کتاب التنبیہ اور کتاب شرح موطا اور شرح دیوان متنبی کی اسنے تصنیف کین ۴۴۴ھ مین شہر بطلیوس مین پیدا ہوا اور ۵۲۱ھ مین مرگیا۔ سید بکسر سین گرگ کو کہتے ہین اور عرب مین آدمی کا نام بہی رکھتے ہین ❊

ابن حَمدِیس

ابو محمد عبد الجبار بن محمد بن حمدیس صقلی مشہور شاعر تھا ابن بسام نے اسکی بڑی تعریف کی ہے اور اوسکی فصاحت وبلاغت کی بہت داد دی ہے ایک دیوان نہایت عمدہ اسنے تصنیف کیا چنانچہ اسکے معانی نادرہ سے یہہ بہی ایک شعر ہے ❊

شادت علے کحل العیون تکحلاً   ونسیم نصل السھم وھو قتول

ماہ رمضان ۵۲۷ھ ہجری مین فوت ہوا۔ اور ابن لبانہ شاعر مشہور کی قبر کے پاس دفن کیا گیا۔ صقلی جزیرہ صقلیہ کی طرف منسوب ہے ❊

عبسی شاعر

ابو القاسم علی بن افلح عبسی جمال الدین اسکا لقب تھا شاعر ظریف قلیل الہجو کثیر الہجا

تھا خلفا اور اونکے علما اور اراکین کی مدح کرتا رہا اور ایک عمدہ دیوان بھی اس نے تصنیف
کیا وفات اس کی ۵۳۳ھ مین ہوئی ۔

ابو الحسن مہذب الدین

ابو الحسن علی بن ابی الوفاء سعد بن ابی الحسن علی موصلی مہذب الدین لقب شاعر فصیح اور
ناظم بلیغ اور امیر بحر تھا۔ خلفا اور ملوک اور امرا کی مدح کی اور ایک دیوان دو جلدون مین
نہایت عمدہ تصنیف کیا۔ ابو الفتح عبد الرحمن بن ابی الغنایم محمد بن احمد شہبانی معروف بابن
الاخوۃ بیان کرتا ہے کہ مین نے خواب مین چند شعر سنے اور اونکی تعبیر ہر ایک سے پوچھتا رہا کسی
نے مجھے کچھ نہ بتائی آخر ایک دن میرے گھر ابو الحسن علی شاعر مذکور ضیافت کہانے کے واسطے
آیا اوسکے آگے مینے اپنا خواب بیان کیا اوس نے قسم کہائی کہ یہہ شعر میرے ہین اور اونکو ماقبل
اور مابعد کے سب اشعار سنا دیے ماہ صفر ۵۹۲ھ مین فوت ہوا ۔

خواجہ عبد اللہ ہروی

خواجہ عبد اللہ بن ابی منصور محمد انصاری ہروی شیخ الاسلام آپکا لقب تھا اور ابو اسماعیل کنیت
تھی دوسری تاریخ ماہ شعبان ۳۹۶ھ کو غروب آفتاب کیوقت شہر قہندز مین پیدا ہوئے اور
وہین پرورش پاکر جوان ہوئے عالم عامل اور صوفی کامل ادیب تھے صغر سنی مین آپ
ایسا عمدہ فصیح و بلیغ شعر کہتے تھے کہ اکابر شعراء زمانہ حیران ہو جاتے تھے آپ فرماتے ہین کہ
چودہ سال کی عمر مین مدرسہ مین تعلیم پاتا تہا تو ایسا عمدہ شعر کہتا تہا کہ میرے اوپر حسد
کرتے تھے اور میرا یہہ رتبہ تہا کہ جو لڑکا مجکو کسی مضمون مین کہتا تہا مین فی البدیہہ اس
مضمون مین اسکو عربی مین شعر کہکر سنا دیتا تہا چنانچہ ایک مرتبہ ایک لڑکے نے جو میرا [illegible]
خواجہ یحیی عمار کے بہائی [illegible] تہا اپنے باپ کے آگے جو بڑا فصیح و بلیغ شاعر تہا
یہہ تذکرہ کیا اوسنے نہایت متعجب ہوکر لڑکے کو کہا کہ کل جس وقت تو مدرسہ مین جائے تو اوسکو کہنا
کہ اس بیت کو عربی مین کہے ۔ روزیکہ بشادی گذرد روز آنست ۔ [illegible]

بد اندیشان است - آپنے یہہ شعر فی البدیہہ یہہ کہا ہو

ویوم ما عاش فی صبحہ ۞ وسائرہ یوم الشتاء عصیب

کسینے خواجہ حسینا کو کہا کہ یہہ مصرعہ عربی مین کرو ع کہ آب رفتہ باز نیاید بجوی - آپنے فی البدیہہ یہہ شعر کہا - عہدنا الماء فی نہر فنہجوا کما انہ لا یرجع الماء فیہ

آپسے روایت ہے کہ مدرسہ مین ایک لڑکا ابو احمد نام نہایت حسین خوش لقا تہا ایک شخص نے مجکو کہا کہ اسکی تعریف مین کچہہ کہنا چاہیے مینے اوسوقت یہہ شعر کہا

لابی احمد وجہ قمر اللیل غلامہ ۞ ولہ خط غزال یسبق القلب سہامہ

آپ فرماتے ہین کہ مینے ایکبار خیال کیا کہ مجکو عربی شعر کسقدر یاد ہین پس جمع کر تو زیادہ شمار مین آئے - آپسے روایت ہے کہ مجکو شعراء متقدمین و متاخرین عرب سے تخمیناً شعر قریب ایک لاکہہ کے یاد ہین - علم تفسیر و حدیث مین آپکو کمال تہا اور اکابر محدثین مین سے آپ شمار ہوتے ہین پانچوین صدی ہجری مین آپکا انتقال ہوا

ابو الحکم مغربی

ابو الحکم عبید اللہ بن مظفر بن عبد اللہ مغربی علم حکمت اور ادب اور طب اور ہندسہ مین ماہر تہا لیکن ظرافت و تمسخر اسپر غالب تہا بغداد مین لڑکون کو پڑہاتا رہا - اور سلطان محمود سلجوقی کے لشکر کے دار الشفا کا مدت تک طبیب رہا ایک کتاب مسمی نہج الوضاعة لاولی الخلاعة اور ایک دیوان اسنے تصنیف کیا ہے سنہ ۴۸۶ ہجری مین پیدا ہوا اور ذی القعدہ سنہ ۵۴۹ھ مین فوت ہوا

ابن السوادی

ابو الفرج علا بن علی بن احمد بن عبد اللہ واسطی معروف بابن سوادی کاتب شاعر فاضل ظریف تہا سنہ ۴۷۸ھ مین پیدا ہوا اور سنہ ۵۳۶ھ مین شہر واسط مین فوت ہوا سوادی سواد عراق کیطرف منسوب ہے

ابو طالب معافری

ابو طالب عبد الجبار بن محمد بن علی معافری مغربی علوم عربیہ اور فنون ادبیہ مین امام وقت

تھا اسکا بہی اسکا بہت اچھا تھا یہہ دو شعر اسکے ہین ✤

اقسم باللہ علی کل من　　الھم خطی حیث کما الصراة

ان یدعوا الرحمن لی مخلصا　　بالعفو والتوبۃ والمغفرة

سنہ ۔۔۔ھ مین فوت ہوا معافری معافر بن یعفر کیطرف جو ایک بڑا قبیلہ ہے منسوب ہے ✤

ابن الخشاب

ابو محمد عبد اللہ بن احمد بن احمد بن احمد معروف با بن خشاب بغدادی علم ادب نحو تفسیر حدیث مین یگانہ زمانہ تھا شب و روز علم مین مشغول رہتا تھا بہت کم خور اور کم لباس تھا ۵۶۷ھ مین فوت ہوا

عمارة الیمنی

ابو محمد عمارہ بن ابو الحسن بن علی بن زیدان بن احمد یمنی نجم الدین اسکا لقب تھا شاعر مشہور ہوا ہے جب ۵۴۹ھ مین مکہ کو حج کیواسطے گیا تو قاسم بن ہاشم بن فلیتہ والی مکہ معظمہ نے اسکو دربار مصریہ مین ایلچی بنا کر بہیجا پس مصر مین ماہ ربیع الاول ۵۵۰ھ مین پہونچا وہان کا والی اون دنون فائز اور وزیر صالح ابن رزیک تہا اسنے اندونون کی تعریف مین قصیدہ کہا جس سے وہ بڑی خوش ہوئے اور اسکو بہت انعام دیا پہر جب مصریونکی سلطنت جاتی رہی اور سلطان صلاح الدین وہان کا بادشاہ ہوا تو اسنے سلطان صلاح الدین اور اوسکے ارکین کی مدح مین کئی قصیدے کہے اور ایک فصیح و بلیغ قصیدہ زمانے کی شکایت مین لکہکر ملک مذکور کے پاس بہیجا پہر وہان کے روسا سے متفق ہو کر مصریون کی گئی ہوئی سلطنت کو اعادہ پر کمر بستہ ہوا جب صلاح الدین کو یہہ سازش معلوم ہوئی تو اوسنے اسکو مع اور دیگر متفقین کے ۵۶۹ھ مین قتل کروا دیا ✤

ابن قصار اللغوی

ابو الحسن علی بن عبد الرحیم بن حسن معروف با بن قصار لغوی مہذب الدین اسکا لقب تہا ادبا مشاہیر مین سے ہے شریف ابن شجری اور ابو منصور بن جوالقی سے اسنے علم ادب پڑہا اور اوسمین کمالیت پیدا کی اور بہت لوگ عراق اور شام اور مصر کے اسسے مستفید ہوئے اسنے کئی

کتابین علم ادب اور اشعار عربی مین تصنیف کین لیکن غلط نویس بہت تہا ۔ سنہ ۴۹۲ ہجری مین پیدا ہوا اور ۳ محرم سنہ ۵۶۷ ہجری مین بغداد مین فوت ہوا ؀

ابن انباری نحوی

ابو البرکات عبد الرحمن بن محمد بن ابو الوفا محمد بن عبد اللہ انباری کمال الدین انکا لقب تہا علم نحو اور ادب مین اعلیٰ درجہ کے فاضل ہوئے اور انہون نے اطراف و اکناف مین علم کا شیوع کیا اور نحو مین ایک کتاب مسمی باسرار العربیہ جو نہایت مفید کتاب ہے تصنیف کی اور کتاب طبقات الادبا باوجود صغیر الحجم کے احوال متقدمین اور متاخرین پر مشتمل ہے اور کتاب المیزان اور اور عمدہ اور مفید کتابین تصنیف کین اخیر عمر مین تارک دنیا ہوئے اور یاد خدا مین مشغول ہوئے ولادت انکی ماہ ربیع الآخر سنہ ۵۱۳ھ مین اور وفات جمعہ کی رات ۹ شعبان سنہ ۵۷۷ھ مین ہوئی۔ انباری بفتح الف و سکون نون انبار کی طرف منسوب ہے اور انبار ایک شہر کا نام ہے جو دریاے فرات اور بغداد کے درمیان واقع ہے اور اوسکو انبار اسواسطے کہتے ہین کہ نوشیروان نے وہان انبار طعام کے لگاتے تہے اور انبار جمع نبر کی ہے اور نبر بالکسر وہ جگہ ہے جہان غلہ جمع کیا جاتا ہے ؀

ابو القاسم خطیب

ابو القاسم عبد الرحمن بن خطیب ابی محمد عبد اللہ امام مشہور اور سخنور فصیح شاعر بلیغ تہا کتاب التعریف والاعلام اور کتاب نتائج الفکر اسنے تصنیف کین ابن دحیہ کہتا ہے کہ اسنے مجہے چند شعر سنائے اور کہا کہ ان شعرون کے وسیلے سے جو کچہ مینے حق تعالیٰ سے مانگا ہے وہ پالیا ہے اور امید رکہتا ہون کہ جو شخص میری طرح ان شعرونکو پڑہکر خدا سے مراد مانگیگا پاویگا اور وہ شعر یہ ہین

یَا مَنْ یَرٰی مَا فِی الضَّمِیرِ وَیَسْمَعُ ۔۔۔ اَنْتَ المُعَدُّ لِکُلِّ مَا یُتَوَقَّعُ
یَا مَنْ یُرَجّٰی لِلشَّدَائِدِ کُلِّہَا ۔۔۔ یَا مَنْ اِلَیْہِ المُشْتَکٰی وَالمَفْزَعُ
یَا مَنْ خَزَائِنُ رِزْقِہٖ فِی قَوْلِ کُنْ ۔۔۔ اُمْنُنْ فَاِنَّ الخَیْرَ عِنْدَکَ اَجْمَعُ

ما لی سوی فقری الیک وسیلۃ — فبالافتقار الیک فقری ادفع

ما لی سوی قرعی لبابک حیلۃ — فلئن رددت فای باب اقرع

ومن الذی ادعو واهتف باسمہ — ان کان فضلک عن فقیرک یمنع

حاشا لجودک ان تقنط عاصیا — الفضل اجزل والمواہب اوسع

۵۰۸ھ میں شہر مالقہ میں پیدا ہوا - اور مراکش میں پنجشنبہ کے دن ۲۶ - ماہ شعبان ۵۸۱ھ میں فوت ہوا - اور مالقہ اندلس میں ایک بڑے شہر کا نام ہے ٭

عبد اللہ بن اسعد

ابو الفرج عبد اللہ بن اسعد بن علی بن عیسی حمصی معروف بدہان موصلی علم ادب اور شعر میں اسکو کمال دسترس تھی اور شعر نہایت فصیح و بلیغ کہتا تہا اسنے ایک دیوان عربی کا بھی تصنیف کیا - ۷۰ برس کا ہو کر ۵۸۱ھ میں شہر حمص میں فوت ہوا ٭

علامہ مقدسی

ابو محمد عبد اللہ بن بری بن عبد الجبار مقدسی نحو و لغت میں امام مشہور تہا شنترینی نحوی اور عبد الجبار معافری وغیرہ سے اسنے علم پڑہا اور جزولی نحوی وغیرہ اسکے شاگرد ہیں سیبویہ کی کتاب میں اسکو بڑا دخل تہا لیکن گفتگو میں اعراب اور صحت الفاظ کا لحاظ نہ کرتا تہا - درۃ الغواص حریری اور صحاح جوہری پر اسنے عجایب و غرایب حواشی لکہے اور مقامات حریری کی غلطیاں جو ابن خشاب نے نکالی تہیں اونکی اسنے تردید کی ٭ اور ایک مختصر رسالہ فقہا کی اغلاط میں لکہا ہے مصر میں ۵ رجب ۴۹۹ھ ہجری میں پیدا ہوا اور وہیں ۲۷ شوال ۵۸۲ھ میں فوت ہوا -

ابن جوزی

ابو الفرج عبد الرحمن بن ابی الحسن علی بن محمد بن علی قرشی تیمی بکری بغدادی عالم جلیل اور فاضل کامل علامہ عصر تہا مشہور امام وقت تہا علم حدیث اور علم تاریخ و ادب میں بہت تصنیفات کثیرہ ہیں چنانچہ بعضنے بطور مبالغہ لکہی ہیں کہ جب اسکی کاغذات کا بعد مرنے کے حساب کیا گیا تو

تو جزو ہر دن کی حساب مین آتین مگر ابن خلکان اس روایت کو صحیح نہین کہتا اور حقیقت مین ایسا ہی
معلوم ہوتا ہی اور نیز اوسکی تراشے قلم کے اسقدر تہی کہ اسنے وصیت کی تہی کہ ان تراشون سی
پانی گرم کرکے مجہکو غسل دین اور تصنیفات اسکی قریب دو سو پچاس کے ہین تاریخ مین کتاب
المنتظم تصنیف کی ہے شعر بہت اچہا کہتا تہا چنانچہ جو شعر اسنے بغداد کے حق مین کہی تہی اونسی ایک شعر یہ ہی

یہادون العجیب کلام الغریب وقول القریب فلا یعجب

مسافر کے کلام کو عجیب دیکہتی ہین اور قریب آدمی کا قول عجیب معلوم نہین ہوتا ایک مرتبہ بغداد مین
اہل سنت و شیعہ کے درمیان حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی فضیلت
کی بابت گفتگو ہوئی دونون نے ابن جوزی کو اپنا منصف مقرر کیا اور اوسکے پاس تحقیق
کرنے کیواسطے گئی وہ وعظ کر رہا تہا اور خلیفہ ناصر لدین اللہ جو مذہب امامیہ کیطرف مائل
تہا وہ بہی اوسکی وعظ مین بیٹہا تہا اسنے عربی مین یہہ جواب دیا من کانت ابنتہ تحتہ
اور کرسی سے اوٹہکر رخصت ہوا اور پہر دہان نہ آیا اہل سنت نے کہا اس سے مراد حضرت
ابو بکر ہین کیونکہ آنحضرت کے گہر اونکی لڑکی بی بی عائشہ تہین اور اہل تشیع نے کہا اسنے مراد حضرت
علی ہے کیونکہ آنحضرت کی لڑکی بی بی فاطمہ زہرا اونکے گہر تہین غرضکہ ایسا سنجیدہ جواب دیا
کہ جسکی خوبی فی البدیہہ ہی نہین بلکہ اسکی کمال فضیلت پر دال ہے تقریباً ۵۰۸ سنہ یا ۵۱۰ سنہ مین
پیدا ہوا اور جمعہ کی رات بارہوین ماہ رمضان المبارک ۵۹۷ سنہ مین فوت ہوا۔ جوزی فرضۃ
الجوز کیطرف منسوب ہی جو ایک مشہور شہر کا نام ہے *

شمیم حلی

ابو الحسن علی بن حسن بن عنترہ معروف بشمیم حلی ادیب اریب نحوی لغوی شاعر ماہر تہا کئی کتابین
تصنیف کین اور اپنے اشعار کو جمع کرکے ایک کتاب دیوان حماسہ ابو تمام طائی کی طرز پر بنائی
اور اوسکو دس باب مین مرتب کیا اور اوسکا نام بہی حماسہ رکہا۔ فاضل جلیل تہا لیکن کسیکو اپنے
جیسا نسمجہتا تہا اور ہر ایک کی عیب جینی کرتا تہا موصل مین ماہ ربیع الآخر ۶۰۱ سنہ ہجری مین فوت ہوا *

ابن ساعات شاعر

ابو الحسن علی بن رستم بن ہردوز معروف بابن ساعات بہاء الدین اسکا لقب تہا شاعر نامور اور سخنور نکتہ پرور تھا ایک دیوان دو جلدون مین نہایت فصیح و بلیغ تصنیف کیا اور ایک دیوان مسمی بمقطعات النیل جو لطافت و بلاغت مین اعلی درجہ کا ہے تصنیف کیا جسمین یہ شعر ہین ❊

ولقد نزلت بروضة حزنية ❊ رتعت نواظرنا بها والانفس
فظللت اعجب حيث يحلف صاحبي ❊ والمسك من نفحاتها يتنفس
ما الجو الا عنبر والدوح الا ❊ جوهر والروض الا سندس

مین باغ حزنیہ مین داخل ہوا وہان ہماری آنکہین اور جانین چرتی تہین مینے اپنے دوست کے پیچہے رہنے پر تعجب کیا حالانکہ مشک اوس موضع کے نفحات سے ظاہر ہوتی تہی اور وہانکا ہوا عنبر اور درخت جوہر اور باغ سندس تہا اسکی شعر لطایف و بدایع سے مملو ہین پنجشنبہ کے دن ٢٣ ماہ رمضان المبارک ٦٠٤ھ مین قاہرہ مین فوت ہوا ❊

ابن خروف نحوی

ابو الحسن علی بن محمد بن علی حضرمی معروف بابن خروف نحوی اندلسی علم عربیت مین فاضل اجل تہا اسکی تصنیفات اسکے کمال علمی پر دال ہے اسنے سیبویہ کی کتاب اور ابو القاسم زجاجی کی کتاب الجمل کی نہایت عمدہ شرح کی - وفات اسکی ٦١٠ھ مین ہوئی ❊

جزولی نحوی

ابو موسی عیسی بن عبد العزیز بن یللبخت بن عیسی بن یومار یلی جزولی یزدکتنی نحویون امام اجل تہا اسنے ایک مختصر رسالہ نحو مین بنایا اور اوسکا نام قانون رکہا اسطرح کا رسالہ اسکے پہلے کسی نے تصنیف نہین کیا - اگرچہ شارحین نے اس رسالہ کی بہت شرحین کین مگر پہر بہی کسی نے اسکی دقایق اور حقایق کو نہین سمجہا کیونکہ وہ کتاب کل رموز اور اشارات سے پر ہے اور نحو مین ایک اور کتاب مسمی بامالی تصنیف کی مگر وہ مشہور نہوئی - مدت تک جزولی شہر بجایہ مین رہا اور بہت لوگون نے اوس سے فایدہ حاصل کیا اور

مراکش مین [illegible] مین فوت ہوا یلملجنت اور تو بارتلی الفاظ بربری ہین اور جو لوگ حبشی کہتے ہیں وہ بہی کہتے ہین بربری مین ایک بطن کا نام ہے اور تینملت بطن مصامدہ سے ایک فخذ کا نام ہے ❊

عکبری نحوی شارح دیوان متنبی

ابو البقاء عبد اللہ بن حسین بن ابی البقاء عبد اللہ عکبری الاصل اور بغدادی مولد محب الدین لقب نابینا تہا ابو محمد بن خشاب وغیرہ علماء وقت سے اسنے علم نحو حاصل کیا اگرچہ علم حدیث اور تاریخ مین بہی بڑا ماہر تہا لیکن اکثر تصنیفات اسنے نحو مین کین اسنے دیوان متنبی اور کتاب الایضاح مصنفہ ابی علی فارسی اور کتاب اللمع ابن جنی اور مفصل زمخشری اور مقامات حریری کی شرح کی اور کتاب اعراب القرآن دو جلد مین اور کتاب اعراب الحدیث اور کتاب اللباب نحو مین اور کتاب اعراب شعر الحماسہ وغیرہ تصنیف کین اسکی شہرت ممالک دور و نزدیک تک پہیلی تہی اور بہت لوگ اسکے پاس نحو اور حساب پڑہنے کیواسطے آتے تہے یکشنبہ کی رات ۸ ماہ ربیع الآخر ۶۱۶ھ کو بغداد مین فوت ہوا عکبری عکبرا کیطرف منسوب ہے اور عکبرا بضم عین مہملہ و سکون کاف ایک گانو کا نام ہے جو بغداد سے دس فرسنگ کے فاصلہ پر دجلہ پر واقع ہے اور اُس سے بہت علماء کرام اور فضلاء عظام پیدا ہوتے رہے عکبری نے مقامات حریری کی شرح مین لکہا ہے کہ اصحاب رس کی سرزمین مین ایک پہاڑ دمخ نام سطح زمین سے ایک میل بلند ہے اُس مین بہت جانور رہتے تہے عنقا بہی انہین ایک جانور بزرگ خلقت دراز گردن جسکا چہرہ مثل انسان کے تہا اور جسمین ہر حیوان سے کچہ کچہ مشابہت پائی جاتی تہی اور سب حیوانات سے نہایت حسین تہا تہا اور اس پہاڑ پر آکر جانورون کا شکار کرتا تہا ایک وقت بہوک سے عاجز آیا اور کوئی جانور اُسے ہاتہ نہ آیا ایک بچہ آدمی کا اُٹہا لیگیا اہل رس نے اپنے پیغمبر حنظلہ بن صفوان کی خدمت مین جاکر فریاد کی اونہون نے عنقا کے حق مین بد دعا کی آسمان سے آگ آئی اور اسکو جلا گئی ❊

جلدک شاعر — ابو المظفر عتیق تقی الدین عمر والی حماۃ بڑا عالم اور شاعر تہا اسی سال زیادہ عمر پائی [illegible] شعبان [illegible] مین قاہرہ مین فوت ہوا یہ شعر اسنے ایک لڑکے کی صفت مین جو تقلید [illegible] پہنتا تہا کہا ہے

وذي هيئة تبدو بوجه مهندس   امنت به في كل يوم والعث
محيط باشكال الملاحة وجهه   كان به اقليدسا تحدث
فعارضه خط استواء وخاله   به نقطة والصدغ شكل مثلث

ابن اثیر جزری

ابوالحسن علی بن محمد جزری عزالدین آپکا لقب تھا جزیرہ ابن عمر مین پیدا ہوئے تھے اسواسطے اسیکیطرف منسوب ہوکر جزری مشہور ہین یہہ عالم فاضل محدث منتظم مجمع الفضائل تھے نسب و تاریخ مین انکو بڑا دخل تھا کتاب الانساب سمعانی کو مختصر کیا اور ایک مشہور تاریخ کامل نام ابتدا پیدایش سے ۶۲۸ھ تک دس جلدین تصنیف کی اور ایک کتاب اسد الغابہ فی ذکر الصحابہ صحابہ کرام کے حالات مین چھہ جلد مین لکھی اور انمین حتی الوسع تمام صحابہ کا احاطہ کیا ماہ شعبان یا رمضان ۶۳۰ھ مین فوت ہوئے

ابن الفارض شاعر

ابوالقاسم عمر بن ابی الحسن علی بن مرشد بن علی حموی الاصل مصری المولد معروف بابن فارض بڑے فصیح شاعر تھے انہون نے ایک دیوان نہایت عمدہ تصنیف کیا اور اکثر شعر طریقہ صوفیہ پر کہتے تھے چنانچہ انہون نے اسی طرز پر چہ سو بیت کا قصیدہ تصنیف کیا اور معمی اور چیستان بھی اکثر کہتے تھے معتبر تواریخون مین لکھا ہے کہ ابن الفارض مرد صالح زاہد پرہیزگار دنیا سے کنارہ کش اور خدا کیطرف متوجہ تھے بہت مدت تک مکہ مین رہے اور حسن معاشرت اور خوش خلقی مین ضرب المثل تھے ایکدن حریری صاحب مقامات کی گھر خلوت مین بیٹھے ہوئے یہہ شعر پڑہ رہے تھے
مَنْ ذا الذي ما ساء قط * ومَنْ لهُ الحسنى فقط
پس غیب سے ہاتف نے آواز دی - محمد الهادي الذي * عليه جبريل هبط
ماہ ذیقعدہ ۵۷۶ھ مین قاہرہ مین پیدا ہوئے اور سہ شنبہ کے دن ماہ جمادی الاولی ۶۳۲ھ مین فوت ہوئے

شلوبینی نحوی

ابوعلی عمر بن محمد بن عبداللہ معروف بشلوبینی فاضل اجل تھا اور نحو مین اپنے زمانہ کا امام تھا

مقدمہ جزولیہ کی اسنے ایک کہی اور ایک صغیر شرح کی اور نحو مین کئی ایک کتابین تصنیف کین باوجود اسقدر فضیلت اور کمالیت کے بلاہت اور غفلت اسمین کمال درجہ کی تہی چنانچہ بیان کرتے ہین کہ یہہ شخص ایک مرتبہ نہر کے کنارہ پر بیٹہا ہوا تہا اور اسکے ہاتہہ مین چند اوراق تہے اتفاقاً انمین سے ایک ورق پانی مین گر کر بہہ گیا اور اسکے ہاتہہ نہ آیا اسنے غصہ مین آکر دوسرا ورق خود پانی مین پہینکدیا - یہہ شخص اشبیلیہ مین سنہ ۶۴۵ ہجری مین فوت ہوا - اور شلوبین اندلس کے قریب بحر روم کے کنارہ غرناطہ پر ایک بڑے بلند قلعہ کا نام ہے اور لغت اندلس مین اسکی معنی ابیض و اشقر کے ہین

ابن حاجب نحوی مصنف کافیہ و شافیہ

ابو عمرو عثمان بن عمر بن ابی بکر معروف با بن حاجب جمال الدین اسکا لقب تہا اور اسکا باپ امیر عز الدین موسک صلاحی کا حاجب تہا دمشق مین مدت تک درس دیتا رہا بہت لوگ اسکی پاس استفادہ کیواسطے آتے تہے اور علمون سے علم عربیت اسپر غالب ہوا مالکی مذہب تہا اور اس مذہب مین ایک مختصر رسالہ لکہا اور نحو مین کافیہ اور صرف مین شافیہ جو آجکل پڑہائی جاتی ہین اسکی تصنیف ہین اور اصول فقہ مین بہی ایک کتاب لکہی غرض کل تصانیف اسکی عمدہ اور کمال مفید ہے نحویونکی مسائل مین اسکا اختلاف ہے اور اونپر اکثر اشکالات اور التزامات جنکے جوابات مشکل ہین وارد کئے ذہین و فہیم اعلے درجہ کا تہا وہ اپنے قول عین وعین وعین سے مثل عد ویدو جد کے مراد رکہتا ہے اور ہر ایک کا اسنے وزن فم بہی کیونکہ عد کا اصل عدو اور ید کا اصل یدی اور دد کا اصل ددن تہا اور مراد نون ونون ونون سے دوات اور حوت یعنی ماہی اور نون حرف مراد رکہتا ہے پہر قاہرہ مین آیا اور مدت تک وہان سکونت اختیار کی اور طلبا کو پڑہاتا رہا ابن خلکان کہتا ہے کہ میرے پاس کئی مرتبہ ادائے شہادت کیواسطے دار القضا مین آیا اور مینے اس سے کئی مشکل مسئلے عربی کے پوچہے جنکا جواب اسنے ٹہیک ٹہیک دیا پہر اسکندریہ مین گیا اور چند روز وہان رہکر راہی ملک بقا ہوا ولادت اسکی سنہ ۵۷۰ مین شہر اسنا مین ہوئی جو قوصیہ واقع مصر کے مضافات مین سے ہے اور وفات ۱۶ شوال سنہ ۶۴۶ مین ہوئی ؎

قاضی بیضاوی

عبد اللہ نام اور ناصر الدین لقب مصنف تفسیر انوار التنزیل و اسرار التاویل مشہور بہ تفسیر بیضاوی
علامہ علم فصاحت و بلاغت میں یگانہ زمانہ تھا اور سب علموں سے علم ادب و تفسیر میں غالب تھا
تفسیر بیضاوی میں اکثر فلسفیوں کی طرز پر اعادہ بیان کرتا ہے وفات اسکی ۶۸۵ھ میں بمقام تبریز
ہوئی۔ اور بیضا فارس میں ایک گانو کا نام ہے جسکی طرف منسوب ہوکر بیضاوی مشہور ہوا ۔

ابن العدیم

قاضی القضاۃ نجم الدین ابو القاسم عمر بن کمال الدین عقیلی علم ادب اور شعر اور خط میں کامل تھا اور
پارسا اسقدر تھا کہ جبتک قاضی رہا نہ کسی کو دشنام دی اور نہ کسی سائل کو خالی واپس کیا وفات اسکی ۷۳۴ھ میں ہوئی

الاتقانی

امیر کاتب عمید بن امیر غازی قوام الدین اسکا لقب تھا اور ابو حنیفہ کہتے تھے بسبب اتقانی علاقہ فاراب میں ماہ
شوال ۶۸۵ھ میں پیدا ہوا علم فقہ اور لغت اور ادب میں بڑا ماہر تھا منتخب حسامی اور ہدایہ کی شرح اسنے
لکھی اور بغداد میں آکر امام ابو حنیفہ کے مشہد میں مدرس رہا بڑا خود پسند اور شدید التعصب تھا چنانچہ
حسامی کی شرح تبیین کے آخر میں لکھتا ہے کہ اگر اسلاف میرے وقت میں زندہ ہوتے تو انمیں
سے امام ابو حنیفہؒ مجکو اجتہدت اور قاضی ابو یوسفؒ تعالیت اوقدت اور امام محمدؒ
احسنت اور زفرؒ اتقنت اور حسن امعنت اور ابو حفص انعمت فی ما نظرت
اور ابو منصور حققت اور طحاوی صدقت اور کرخی ابدعت فی ما نطقت اور
جصاص احکمت اور ابو زید احسنت اور شمس الائمہ وجدت ما طلبت اور فخر الاسلام
فہمت اور نجم الدین نسفی فہمت اور صاحب ہدایہ یا غواص البحر غصت اور صاحب محیط
نفثت فیما اعلنت وما اسررت اور متنبی شاعر انت من الفصحاء سبقت کے
خطاب سے مخاطب کرتے ان باتوں کے علاوہ اسکی اور تصنیفات بھی تعصب و خودستائی
سے مملو ہیں ۔ ۱۱ ماہ شوال ۷۵۸ھ میں فوت ہوا

امام یافعی صاحب تاریخ یافعی

ابو السعادات عفیف الدین عبد اللہ بن اسعد یافعی یمنی اکثر مدت حرمین شریفین میں رہے تصنیفات انکی بکثرت ہیں لیکن سب سے زیادہ مشہور تاریخ مرآت الجنان وعبرۃ الیقظان فی معرفت حوادث الزمان والمکان اور کتاب روضۃ الریاحین فی حکایات الصالحین اور کتاب در النظیم فی فضائل القرآن العظیم ونشر المحاسن ہے علم ادب اور شعر میں کمال رکھتے تھے تاریخ مرآت الجنان جو تاریخ یافعی کے نام سے مشہور ہے اسمیں اسکی ترتیب سالون پر ۷۵۰ تک رکھی ہے اور وفات آپکی اکیسوین جمادی الآخر یوم شنبہ ۷۶۸ میں ہوئی اور مکہ معظمہ میں خواجہ فضیل عیاض کے مقبرہ میں مدفون ہے ؎

قاضی عبد المقتدر

بن قاضی رکن الدین شریحی کندی فقیہ ادیب تھے علم فصاحت وبلاغت میں انکو کمال تھا خلیفہ شیخ نصیر الدین محمود کے خلیفہ اور قاضی شہاب الدین مصنف تفسیر بحر مواج کے استاد ہیں قصاید اور غزلیات آپکی جریر اور فرزدق کے قصائد پر فوقیت رکھتے ہیں آپنے قصیدہ لامیۃ العجم کے مقابلہ میں لکھا ہے وہ آپکی کمال فصاحت پر دلالت کرتا ہے چنانچہ اوس قصیدہ کے دوچار شعر یہان بھی درج کیے جاتے ہیں ؎

یاسائق الظعن فی الاسحار والاصل   سلم علی دار سلمی قاویح ثم سل

عن الظباء التی من دابہا ابدا   صید الاسود بحسن الدل والکحل

من نور وجنتہا من حسن غرتہا   من طیب طرتہا من اطرافہا الاشل

الشمس فی سعف والبدر فی کلف   والمسک فی شفق والدر فی الکحل

آخر اس قصیدے میں آنحضرت صلعم کی نعت کی طرف رجوع کرتے ہیں ؎

محمد خیر خلق اللہ قاطبۃ   ھو الذی جل عن مثل وعن مثل

لہ المزایا بلا نقص ولا شبہ   لہ العطایا بلا من ولا بدل ـ ہمیشہ آپ تدریس

اور افادہ طلبا میں مشغول رہتے تھے پہلے آپ شیخ نصیر الدین محمود دہلوی سے مباحثے کرتے
رہتے تھے پھر آخر انکے معتقد ہو کر درجہ خلافت تک پہونچے ۲۶ محرم ۷۹۱ھ میں ۸۸ برس کے ہو کر
فوت ہوئے تھے اور مزار آپکی دہلی میں خواجہ قطب الدین کی مزار کے پاس حوض شمسی کے جنوب کیطرف

سید شریف

آپکا نام نامی علی بن محمد بن علی ہے اور سید شریف اور سید سند جرجانی کے لقب سے مشہور ہیں
آپکی ذات کو خدا تعالیٰ نے جامع الکمالات پیدا کیا علم صرف۔ نحو۔ منطق۔ اصول۔ فقہ۔ حدیث
معانی۔ بیان۔ بدیع۔ مناظرہ۔ فلسفہ وغیرہ میں آپ یگانہ تھے صغرسنی میں خدا تعالیٰ نے
آپکو ایسا ملکہ عطا فرمایا کہ آپنے وافیہ شرح کافیہ پر تعلیقات لکھی۔ اور صرف میر۔ نحو میر
صغریٰ کبریٰ۔ میر ایساغوجی۔ تفسیر زہراوین۔ شریفی شرح سراجی۔ شرح شرح مواقف
شرح مفتاح۔ شرح تذکرہ طوسی۔ شرح چغمینی۔ شرح کافیہ۔ حاشیہ بیضاوی۔ حاشیہ
کشاف۔ حاشیہ خلاصہ طیبی در علم اصول حدیث۔ حاشیہ عوارف۔ حاشیہ ہدایہ۔ حاشیہ تجرید
حاشیہ مطالع۔ حاشیہ شرح شمسیہ المعروف بمیر قطبی۔ حاشیہ مطول و مختصر۔ حاشیہ شرح
طوالع۔ حاشیہ شرح ہدایۃ الحکمۃ۔ حاشیہ شرح حکمۃ العین۔ حاشیہ شرح حکمۃ الاشراق
حاشیہ تحفہ۔ حاشیہ رضی۔ حاشیہ شرح نفرہ کار۔ حاشیہ کافیہ۔ حاشیہ متوسط حاشیہ خبیصی۔ حاشیہ
عوامل جرجانیہ۔ حاشیہ شرح شرح الاشارات طوسی۔ حاشیہ تلویح و توضیح۔ حاشیہ نصاب
فی لغۃ العجم۔ حاشیہ شرح العضد للمختصر۔ حاشیہ تحریر اقلیدس۔ حاشیہ قصیدہ کعب بن زہیر
وغیرہ کتابیں آپنے تصنیف کیں۔ کہتے ہیں کہ میر صاحب نے علم تصوف علاؤ الدین عطار بخاری
سے جو کہ خواجہ بہاء الدین نقشبند کے بڑے خلیفہ تھے حاصل کیا تھا اور اس علم میں بھی ایک
رسالہ تصنیف کیا۔ روایت کرتے ہیں کہ آپ مولانا قطب الدین رازی کے پاس ہرات میں
شرح شمسیہ اور شرح مطالع پڑھنے کیواسطے گئے تھے اسوقت پیر فرتوت تھا اور اسکی
ابرو آنکھوں پر پڑتی تھیں اسنے ابرو اٹھا کر سید شریف کیطرف دیکھا اور انکو ایک نوجوان ذکی فہیم پایا اور

منطق مین انکی طبیعت تیز دیکہی اور اپنے قوی مین ضعف کے آثار پاے پس شاگرد مبارکشاہ
منطقی کے پاس جو اسکا غلام تہا اور اسنے اسکو پرورش کیا اور علم پڑہایا تہا آمدہ مین
سیپارا ستہ مین آپنے جمال الدین محمد ابن محمد اقسرائی شارح موجز کا شہرہ سنا اور قرمان مین
اُسکے ملنے کیواسطے گئے جب وہان پہونچے اور اُنکی شرح جو اسنے ایضاح خطیب قزوینی
پر لکہی تہی دیکہی تو بہت ناخوش ہوئی وہان کے طلبا نے آپسے کہا کہ آپ اونکی پاس جاکے
اُنکی تقریر سنئے امید ہے کہ آپکو پسند آویگی کیونکہ اُنکی تقریر تحریر سے عمدہ ہے یہہ سنکر آپ وہان
گئے جب وہ وہان پہونچے تہے او سیر و زاوسکا انتقال ہوا تہا پہر آپنے مبارکشاہ کے پاس
جاکر دونو کتابین پڑہین حبیب السیر مین لکہا ہے کہ سنہ [illegible] مین جب شاہ شجاع الدین بن مظفر
قصر زرد مین مقیم تہا تو سید شریف نے اُنکی ملازمت کا ارادہ کیا اور سیاہ یانے لیا آپ سنکر
سعد الدین مسعود تفتازانی کے پاس جو سلطان مذکور کے دربار مین آیا جایا کرتے تہے تشریف
لیگئے اور التجا کی کہ مین غریب مرد تیر انداز ہون مین چاہتا ہون کہ آپ کسطرح میری ملاقات
بادشاہ سے کرواوین تفتازانی یہہ بات سنکر سوار ہوتے اور میر صاحب اونکی ہمراہ پیادہ گئے
تفتازانی انکو دروازہ کے باہر کہڑا کرکے آپ اندر بادشاہ کے پاس گئے اور آپکے اوصاف
بیان کئے بادشاہ نے میر صاحب کو اندر بلواکر پوچہا کہ جسمین اپنا کمال تیر اندازی مین دکہائیے
سید صاحب نے ایک جزو اعتراضات کی اپنی تصنیف کی ہوئی پیش کی اور کہا کہ یہہ میرا تیر ہے
بادشاہ نے وہ ملاحظہ کرکے آپکی بڑی تعظیم کی اور اپنے ساتھ شیراز مین لیگیا اور تدریس
دار الشفا کی عطا فرمائی آپ وہان دس سال رہے انتہی پہر جسوقت تیمور نے شیراز فتح
کی اور وہان کے اعیان اور افاضل کو قید کیا تو تیمور کے کہنے پر سید صاحب کو [illegible] اپنے
ساتھ ماوراء النہر مین لیگیا آپ مدت تک سمرقند مین مدرس رہے اسوقت سعد الدین تفتازانی
تیمور کے مجالس کا صدر نشین تہا لیکن تیمور میر صاحب کو تفتازانی پر ترجیح دیتا تہا اور کہتا تہا کہ اگر ہم فرض
کرین کہ وہ دونو علم مین برابر ہین تو بہی میر صاحب شریف النسب ہین اس بات سے میر صاحب کو ترجیح

ہوگئی اور اُنہوں نے تفتازانی سے تفسیر کشاف کی اس آیۃ اولئک علی ھدًی من ربھم
کی تفسیر مین دربارۂ اجتماع استعارہ تبعیہ اور تمثیلیہ کے سنہ ۷۹۱ھ مین مباحثہ کیا اور نعمان الدین
خوارزمی معتزلی وہ دونکی طرف سے منصف ہوئے انہون نے میر صاحب کی رای کو ترجیح دی پس
خواص عام مین میر صاحب کا غلبہ مشہور ہوا جسکے باعث تفتازانی غمگین ہوئے اور تھوڑی مدت
زندہ رہکے پیر کے دن ۲۲ محرم ۷۹۲ھ مین فوت ہوئے اور سرخس مین اونکی لاش کو لیگئے کہتے ہین
کہ بحث سے پہلے میر صاحب تفتازانی کی کتابونکو مطالعہ کرتے اور اونسے فایدہ حاصل کرتے تھے
لیکن مباحثہ کے بعد اونکی تردید اور تضعیف کے درپے ہوئے - ولادت آپکی ۲۲ شعبان
سنہ ۷۴۰ھ مین ہوئی - اور بدھ کے دن ۶ - ربیع الاول ۸۱۶ھ ہجری کو شہر شیراز مین فوت ہوئے

ابن خلدون

قاضی القضاۃ ولی الدین عبد الرحمن محمد بن خلدون حضرمی عالم ماہر و فاضل متبحر ادیب و شاعر
اور فلسفی لبیب تھا ہر ایک علم و فن مین کامل دستگاہ رکھتا تھا - اسنے ایک تاریخ لکھی جو ابن خلدون
کے نام سے مشہور ہے تصنیف کی اس کتاب مین علاوہ تاریخ سلاطین و امم ما تقدم کے ہر ایک علم
و فن و صناعت کی ماہیت بیان کی گئی ہے چنانچہ ایک فصل جو اسنے اصناف علوم مین لکھا ہے
اسمین علم تفسیر - قراءت - حدیث - فقہ - فرائض - اصول فقہ - جدل - خلافیات - کلام - تصوف
تعبیر خواب - حساب - جبر و مقابلہ - اقلیدس - ہیئت - منطق - طبیعیات - طب - الٰہیات - سحر و طلسم
اسرار الحروف - سیمیا - کیمیا - ہیمیا - لیمیا - طب روحانی - مطالع الشعاعات کا بیان ہے اور
اس کتاب کے کسی فصل مین صناعت شعر اور کسی مین وجوہ استعمال معاش اور کسی مین فلاحت
خیاطت - کتابت - غنا - وراقت - تولید - تجارت وغیرہ کا بیان ہے اور بہت سے امور جنکو
سوا ... نکات دقایق علم تاریخ کہین تاریخ کیا بلکہ جو کچھ رعایا اور بادشاہ اور اراکین کی
منفعت کی باتین ہین سب اوسکی مختلف فصلونمین بیان کی گئی ہین چنانچہ ایک فصل
اور ملک اور خلافت اور مراتب سلطانیہ اور اونکی قواعد کے بیان مین ہے - چونکہ اس مختصر کتاب

ہین اوسکا مجمل حال بہی بیان نہین ہوسکتا اسلیئے اُس کے مصنف کا کچہ تذکرہ لکہا جاتا ہے۔ روایت
کرتے ہین کہ جسوقت تیمور بادشاہ نے ملک ناصر والی مصر وقاہرہ کو قتل کیا اوسکے اراکین اور
اعیان دولت اور وہان کے علماء و فضلاء کو اپنے دربار مین بلاکر اونکی ضیافت کی ابن خلدون
بہی انکے ساتہہ نئی طرز و وضع کا لباس پہنے ہوئے آیا بعض ان مین سے بعض آدمی خوشی سے
کہانا کہانے لگے۔ اور اکثر تیمور کو اپنا دشمن سمجہکر کہانا کہانے مین تامل کرتے تہے تیمور ان سب
کیطرف غور سے دیکہتا تہا جب اسکی نظر ابن خلدون پر پڑی حیران ہوکر کہنے لگا کہ یہ شخص
یہان کا باشندہ معلوم نہین ہوتا۔ ابن خلدون نے یہہ بات سنکر کہا کہ مولانا میں نے بہت سلاطین
عظیم الشان کی ملاقات کی اور انسے عزت و افتخار حاصل کیا اور اکثر دور دراز ممالک و امصار میں
بطور سیر و سیاحت کے گیا اور وہان کے امراء و عجائب سے ملا اور مینے اپنی تاریخ دانی سے
سلاطین و امم ماضیہ کا نام تازہ کیا۔ مین تاریخ مین خوب واقفیت رکہتا ہون اگر آپ نے
امتحان کرنا ہو تو بے شک کرلیں اور آپکے طعام کہانے مین صرف سیری شکم نہین بلکہ عزت
و افتخار بہی ہے۔ تیمور یہہ باتین سنکر بہت خوش ہوا اور اوسکی بڑی تعظیم و تکریم کی اور دوسرے
علماء و اعیان سے جو کبیدہ خاطر معلوم ہوتے تہے سختی سے پیش آیا چند مدت ابن خلدون
بادشاہ کے پاس رہا اور بہت قرب حاصل کیا بادشاہ اس سے اخبارات ملوک و امم کے سنکر
بہت خوش ہوتا تہا اور لوگون کو کہتا تہا کہ یہہ امام اجل ہے اسکی پیروی کرو۔ پس اس
فاضل نے ایک روز بادشاہ کو اپنی تاریخ سنا کر بہت خوش کیا اور مصر سے اوس تاریخ اور اپنے
اہل و عیال کے لانے کیواسطے اجازت مانگی۔ بادشاہ نے بمشکل اسکو اجازت دی پہر یہہ شہر
صفد کیطرف گیا اور وہان سے واپس نہ آیا ۞

فاضل سیالکوتی

مولانا عبد الحکیم بن شیخ شمس الدین علوم معقول اور منقول مین یگانۂ زمان اور فہامۂ دوران ہوئے ہین
جہانگیر اور شاہجہان بادشاہ کے یہان آپکی بڑی وقعت و منزلت تہی اور شہزادے انکے آپ استاد تہے

مدت تک لاہور مین آپ درس دیتے رہے اور فاضل لاہوری کے لقب سے ملقب ہوئے
[illegible] لائے پورب سے منطق مین انکے قال وقیل ہے چنانچہ حمد اللہ شارح سلم انکی قول کو فا
ضل اللاہوری کرکے بیان کرتا ہے تصنیفات آپکی بڑی مفید ہے اور اہل علم انکو بہت
پسند کرتے ہین چنانچہ آپنے جو خیالی کا حاشیہ لکہا ہے اوس کے حق مین کسی نے یہہ شعر لکہا ہے
؎ خیالات خیالی بس عظیم است ٭ برائے حل او عبد الحکیم است ۔ اور تفسیر بیضاوی اور
مطول پر حاشیہ اور عبد الغفور کا تکملہ نہایت عمدہ اسنے لکہا ہے ماسوای انکی اکثر منطق کی
کتابون کی شرح اور حواشی آپکے ہین فارسی مین اپنے حضرت سید ابو محمد عبد القادر محی الدین
جیلانی کی کتاب غنیۃ الطالبین کا ترجمہ کیا ہے شیخ احمد سرہندی کو آپنے
مجدد الف ثانی کا لقب دیا اور شیخ صاحب نے مولانا کو آفتاب پنجاب کے لقب سے ملقب
کیا سنہ ۱۰۶۸ھ مین آپکا انتقال ہوا ٭

سید عبد الجلیل بلگرامی

سید عبد الجلیل بن سید احمد حسینی واسطی بلگرامی سنہ ۱۰۷۱ھ مین شہر بلگرام مین پیدا ہوئے
اور وہان ہی پرورش پائی اور اساتذہ کرام سے علم تحصیل کرکے فاضل اجل ہوئے
علوم عقلیہ ونقلیہ مین استاد وقت تھے ۔ عربی اور ترکی اور فارسی اور ہندی نہایت
طلاقت زبان سے بولتے تھے اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ کے وقت انکی بڑی قدر
منزلت ہوئی عربی مین شعر فصیح وبلیغ کہتے تھے آپنے سنہ ۱۱۳۸ھ مین وفات پائی ٭

حرف الغین

غیلان بن سلمہ

غیلان بن سلمہ ثقفی شہر طائف کی فتح کے بعد اسلام لایا اسکے گہر مین دس عورتین تہین آنحضرت
نے فرمایا کہ بالجملہ انکی کوئی چار رکہہ لے یہہ شخص بنی ثقیف کے قبیلہ سے بڑا امیر تہا نہایت شستہ
اور بے تکلف شعر کہتا تہا حضرت عمر خلیفہ دوم کے اخیر عہد خلافت مین فوت ہوا ٭

ذوالرمہ شاعر

ابوالحرث غیلان بن عقبہ بن بہیس بن مسعود بن حارثہ بن عمرو بن ربیعہ بن ساعدہ
بن کعب بن عوف بن ربیعہ بن ملکان بن عدی بن عبدمنات بن اد بن طابخہ بن الیاس بن
مضر بن نزار بن معد بن عدنان ذوالرمہ لقب شاعر فصیح اللسان بلیغ البیان ہوا ہے - ایکدن
شہر اہل کے بازار میں شعر پڑھ رہا تھا کہ فرزدق شاعر وہان آکر کھڑا ہوا اور شعر سنا کہ ذوالرمہ
نے کہا اے ابو فراس (یہہ فرزدق کی کنیت ہے) یہہ شعر جو تو نے سنے ہین کیسے ہین اسنے
کہا بہت اچھے ہین قابل تحسین و آفرین ہین - ذوالرمہ عشاق مشہور عرب سے ہوا ہے اور
اوسکی معشوقہ کا نام میہ بنت مقاتل بن طلبہ بن قیس بن عاصم منقری ہے - قیس بن
عاصم وہ شخص ہے جو آن حضرت کیخدمت مین قبیلہ بنی تمیم کے ہمراہ حاضر ہوا حضرت نے اوسکی
بڑی عزت کی اور زبان مبارک سے فرمایا - انت سید اہل الوبر - ابوعبیدہ بکری کہتا ہے کہ میہ
بنت عاصم بن طلبہ بن قیس بن عاصم ہے - ذوالرمہ اپنے شعرون مین اکثر اسکے نام سے تشبیب
کرتا ہے کہتے ہین کہ ذوالرمہ نے میہ کے چہرے کو کبھی نہ دیکھا تھا ایکروز میہ برقع مین ذوالرمہ
سے ملی اور اسنے چاہا کہ میہ کا چہرہ دیکھون اسلیے چند شعر کہے جنکے سننے سے میہ نے اپنے
چہرہ سے برقعہ اوٹھا دیا اور اوسمین سے نہایت حسین مثل چودہوین رات کے چاند کے
ظاہر ہوی پہر ذوالرمہ نے چند اور شعر کہے جنکو سنتے ہی میہ نے بالکل کپڑے اوتار دیے
اور برہنہ ہوگئی ذوالرمہ نے وصال چاہا - مگر میہ نے کہا کہ تو وصال کے پہلے موت کا مزہ چکھے
گا یعنی اگر یہہ بات ظاہر ہوگئی تو میری قوم کے لوگ تجکو مار ڈالین گے - ذوالرمہ اکثر خرقا
سے (جو ایک نہایت حسین عورت قبیلہ بنی بکار بن عامر بن صعصعہ سے تھی) ابھی تشبیب کرتا
رہا ہے - اور خرقا پر اسکے عشق کی یہہ وجہہ تھی کہ یہہ ایکدفعہ جنگل مین جا رہا تھا اور خرقا
خیمہ سے باہر کھڑی تھی ذوالرمہ اسکو دیکھتے ہی عاشق ہوا اور اپنی مطہرہ کو پہاڑ کر خرقا کے
پاس گیا اور کہا کہ مین مسافر ہون اور میرا مطہرہ پہٹ گیا تو اسے درست کر دی اوسنے کہا مجھ

درست کرنا نہین آتا کیون کہ مین کام کرنا نہین جانتی اور مین خرقا ہون خرقا اوس عورت
کو کہتے ہین جو بزرگی کے سبب کوئی کام نہ کری بلکہ اپنے قبیلہ پر حکم کرے آخر الامر ذو الرمہ خرقا سے اسطرح
باتین کرکے محظوظ ہوا۔ ذو الرمہ کے تین بہائی تھے ہشام اوفی مسعود پہلے اوفی مرگیا۔ پہر
ذو الرمہ مسعود نے ان دونون کا مرثیہ کہا کذا ذکرہ ابن قتیبہ مگر حماسہ کے باب المراثی مین
اسکی برخلاف مذکور ہوا۔ ابو عمرو علا کہتا ہی کہ ابتدا شعر کا امرؤ القیس سے ہوا اور انتہا ذو الرمہ پر ہوا ذو الرمہ ۱۱۷ھ مین مرگیا

غیاث الدین مصنف حبیب السیر

غیاث الدین بن ہمام الدین شیرازی اصل ہروی مولد علم فصاحت و بلاغت اور نظم و نثر
مین اپنے ہمعصرون سے فایق تہا اور تواریخ علما اور کبرا کی اسکو بڑی منضبط تہی چنانچہ خلاصۃ
الاخبار اور اخبار الاخیار اور مکارم الاخلاق اور ماثر الملوک اور دستور الوزرا وغیرہ کتابین
تصنیف کین اور تاریخ حبیب السیر کی تصنیف ۹۲۷ھ مین شروع کی اور ماہ شوال ۹۳۳ مین ہرات
سے قندہار مین آیا پہر ۹۳۴ مین ہند کیطرف گیا اور دار الخلافت اکبرآباد مین ۴۔ محرم
۹۳۵ھ مین داخل ہوا اور ظہیر الدین بابر بادشاہ کی خدمت مین حاضر ہوا اور بادشاہ نے اسکی
بڑی تعظیم و تکریم کی اور وہان سے اسکو بڑا فایدہ حاصل ہوا ۹۴۱ھ مین فوت ہوا اور اسکی
وصیت کے بموجب اسکی نعش کو دہلی مین لیجا کر خواجہ نظام الدین کے مقبرہ مین دفن کیا
حبیب السیر کو اسنے خواجہ حبیب اللہ شاہ اسمٰعیل بن حیدر صفوی کے مصاحب کی لئے تصنیف کیا۔

حسان الہند

غلام علی آزاد بن سید نوح حسینی بلگرامی ۲۵۔ ماہ صفر روز یکشنبہ ۱۱۱۶ھ مین پیدا ہوئے
کتب درسیہ میر طفیل محمد اور کتب لغت و حدیث و تفسیر و ادب میر عبد الجلیل صاحب سے پڑھین دنیا کیطرف
بڑے کم راغب تہے چنانچہ جب نظام الملک رئیس حیدرآباد جو آپکا شاگرد تہا بعد وفات اپنے باپ کی
مسند ریاست پر بیٹہا تو مولوی صاحب سے مستدعی ہوا کہ اب آپ جو منصب چاہین وہ خدا کے فضل سے
حاصل ہی اونہون نے فرمایا کہ مین آزاد ہون اور مخلوق کا بندہ نہین ہون آپ کیا مجہکو دینگی

لکہا کہ خواجہ حافظ شیرازی نے تین سو چہار پر بن علی محبہ فقیر کے نام اور تخلص کیطرف اشارہ کیا ہی جیسے

ے فاش میگویم و از گفتۂ خود دلشادم ❖ بندۂ عشقم و از ہر دو جہان آزادم – بندہ عشق

ترجمہ غلام علی کا ہے – کیونکہ عشق سے مراد حضرت علی مرتضیٰ ہین جیسے شعرا نے اپنے شعرون

مین ذکر کیا ہے انتہی – اتحاف النبلا مین لکہا ہی کہ آپکی تصانیف حسب ذیل ہے شرح صحیح

بخاری کتاب الزکوۃ تک دس ہزار بیت عربی مین شمامۃ العنبر فی ما ورد فی الہند من سید

البشر تسلیۃ الفواد فی قصاید آزاد تین ہزار بیت ید السعادات فی خاتمہ حسن السادات چار ہزار

بیت – روضۃ الاولیا – یہ بیضا شاعرون کے تذکرہ کے بیان مین بیس ہزار بیت سبحۃ

المرجان فی آثار ہندوستان دس ہزار بیت – غزلان الہند دو ہزار بیت – دیوان فارسی نو ہزار

بیت – خزانہ عامرہ تذکرہ شعرا جو ایک بسیط کتاب ہے – مثنوی مظہر البرکات سات دفتر عربی مین

مرآۃ الجمال ایک قصیدہ کا نام ہے جو سراپا محبوب مین ایک سو پنچ بیتون مین لکہا ہی – دیوان

عربی مین تین ہزار بیت – شفاء العلیل فی اصطلاحات کلام ابی الطیب المتنبی – سبعۃ دیوان

عربی یعنی سبع سیارہ اسمین قصاید مستزاد – مردوف – مزدوج – مرجع وغیرہ ہین جو کسی شاعر نے

انکے پہلے اسطرح کے تصنیف نہین کئے اور کسی اہل ہند سے مسموع نہین ہوا کہ اوسنے ایک دیوان

عربی کا بنایا ہو چہ جائیکہ سات دیوان ہون اور ان دیوانون مین آنحضرت کی تعریف مین مضامین

رشیقہ اور معانی دقیقہ ایجاد فرمائے چنانچہ دو تین شعر عربی کے یہان لکہے جاتے ہین ❖

الصبت خالًا علیہ الدون فی ❖ محراب صاحب المجتبی الحسنات

یحکی بلالًا کان یسکن مسجدًا ❖ متہ کامت شامخ الصلوات

نظام سلک الانبیا محمد ❖ مولی الخلایق مالک

وفات ان کی سنہ ١٢٠٠ مین ہوئی اور عمر آپکی ٨٤ سال کے تہی ❖

حرف الفاء

فشاغوری شہاب فیستان بن علی بن فیستان بن نخال دمشقی شاعر ماہر اور فاضل

متبحر تہا بادشاہونکی خدمت مین رہکر اونکی اولاد کو تعلیم دیتا رہا اور اونکی مدح مین قصیدے کہتا رہا
اور عربی مین ایک دیوان نہایت فصیح و بلیغ تصنیف کیا مدت تک مقام زبدانی مین رہا زبدانی
وہ مرغزار ہے جسمین موسم سرما مین برف کثرت سے پڑتی ہے اور ایام ربیع مین شگوفہ کہلتے
ہین اسنے اوس مقام کی وصف مین بہت شعر کہے وفات اسکی سنہ [illegible] مین ہوئی ٭

ملک الشعرا فیضی ہندی

ابو الفیض فیضی بن شیخ مبارک بن شیخ خضر سنہ ۹۵۴ ہجری مین پیدا ہوا اسکا باپ شیخ مبارک
غالباً ہمایون کے دربار کا ایک سردار تہا اور اسکے چار بیٹے دو بیبیون سے تہے۔ ابو البرکات
اور ابو المجید اور ابو الفضل اور ابو الفیض یہہ سب بادشاہی دربار مین نوکر تہے لیکن سب سے
اعلے اور افضل اور اعلم فیضی تہا اور اہل اسلام مین سے اول اول اسنے زبان سنسکرت کو سیکہا
اور بعض کتب سنسکرت کو بہی فارسی مین ترجمہ کیا جسوقت اسنے مہابہارتہہ کا منظوم ترجمہ ختم
کیا تو اکبر بادشاہ نے اسکو ملک الشعراء کا خطاب عطا کیا مغلون کے ہندوستان فتح کرنے
سے پہلے اسکے آبا و اجداد ہندوستان مین رہتے تہے اسوجہ سے ہندی کہلاتا تہا اگرچہ یہہ ہندی
تہا لیکن پہر بہی ظہوری ولایتی اسکا ہمعصر اسکی بڑی قدر کرتا تہا اور یہہ شخص صرف شاعر ہی
نہ تہا بلکہ اعلے درجہ کا فلسفی اور منطقی بہی تہا اسنے اور اسکے بہائی ابو الفضل نے اپنی دلائل
فلسفیہ سے اکبر بادشاہ کو لامذہب کردیا تہا فیضی علم ادب مین ایسا کمال رکہتا تہا کہ اسنے ایک بے نقط
تفسیر قرآن مجید کی عربی مین مسمی بسواطع الالہام اور ایک بے نقط کتاب موارد الکلم نام جسکی دو چار سطرین
ذیل مین درج کیجاتی ہین تصنیف کین یہہ دونو کتابین اسکی کمال ادبیات و متبحر ہونیپر دلالت کرتی ہین ٭

مدلول کلام الله محامد الله واسماء الرسل وما وعده الله
واوعده والعمل مع اهل العالم وصوالح الاعمال وطوالحها کلام الله
حاو للاعلام والامر والردع وما وعد واوعد ومما مر دار السلام
ومکاره الدهر وما ورد اهل الاولی والروع کما هو السوء ومر ع

اهل العلم والحکم وهم اهل الطلاح — یہہ ادیب شاعر فلسفی سنہ [illegible] ہجری
مین فوت ہوا۔ لکھتے ہین کہ اکبر بادشاہ اس کی عیادت کے واسطے اس کے مکان پر
آیا کرتا تھا اور اخیر وقت مین اس کے پاس موجود تھا +

مولانا فضل حق صاحب

مولوی فضل حق بن مولوی فضل امام خیرآبادی عالم اجل اور فاضل بے بدل
حاوی فروع واصول وجامع معقول ومنقول تھے علوم عقلیہ مین انکا سلسلہ ملا نظام الدین والد
بحر العلوم عبد العلی تک پہونچتا ہے اور علوم نقلیہ آپنے مولوی شاہ عبد القادر صاحب دہلوی
سے حاصل کئے اساتذہ وقت آپکی شاگردی کو فخر جانتے تھے مولوی فیض الحسن صاحب سہارنپوری
جو یگانہ زمانہ ہین اور علم ادب مین اپنی نظیر نہین رکہتے اور آپکی تصنیف سے کئی قصیدے عربی و
فارسی اور اردو اور کتاب شواہد التفسیر حل ابیات بیضاوی اور تعلیقات جلالین اور
شرح مشکوات المصابیح اور شرح حماسہ اور شرح سبعہ معلقہ اور شرح حدیث ام
زرع مسمی بہ تحفہ صدیقیہ اور مثنوی چشمہ فیض ور وضہ فیض فارسی مین اور مثنوی صبح عید
اردو مین ہے وہ بہی آپکے شاگرد ہین جنکے ذریعہ سے بندہ راقم الحروف بہی مولانا صاحب
مرحوم کا فیضیاب اور ریزہ ربا ہے۔ مولانا کو علم فلسفہ اور ادب مین ید طولی تہا افق المبین کی
کسیقدر شرح اور قاضی مبارک کا حاشیہ آپکی تصنیف ہے اور علم حکمت مین ہدیہ سعدیہ
عجیب و غریب اور مفید کتاب ہے آپ نے واسطے سہولت طلبا کے تصنیف فرمائی قصائد غرا
آپکے امرء القیس اور لبید کے قصائد پر فوقیت رکہتے ہین نظم ونثر مین آپکو اسقدر مہارت تہی
کہ بلا مبالغہ شاید سلف وخلف مین چند آدمی آپکے ہم پلہ ہوتے ہونگے آپکی اشعار شعرائے
زمانہ جاہلیت کی طرز پر ہین چنانچہ آپکے ایک قصیدہ کے یہہ دو شعر ہین +

کلامی فی خشا العادی کلام — توافذ ما لهو منها التیام
جوائح قطعت منها قلوب — الاعادی لاجوانحهم وهام

اورمولوی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی سے جو غیر مقلدون کے امام تہے تقلید دینی کی بابت بڑے مباحثے ہوئے تہے

دہلی میں آپکا عہدہ جلیلہ اور منصب عظیم پر مقرر رہے تہے اور سرکار انگلشیہ کی قید میں جزیرہ انڈمان میں جس کو

کالا پانی کہتے ہیں جاکر ۱۲۸۶ میں فوت ہوئے ــ ولادت آپکی ۱۲۱۲ میں ہوئی تہی ؎

حرف القاف

قُتیلہ شاعرہ

قتیلہ بنت نضر بن حارث بن علقمہ بن کلدہ بن عبد مناف بن عبد الدار شاعرہ مخضرمہ صحابیہ ہے

اسکے باپ نضر کو حضرت علی رض نے جنگ بدر میں آنحضرت صلعم کے حکم سے قتل کیا تہا اور اسنے اپنے باپ کا

مرثیہ کہا تہا جسکے چند شعر یہان لکہے جاتے ہیں ؎

امحمدٌ ولانت ضنو نجیبۃ ٭ من قومہا والفحل فحلٌ معرقُ

ای محمد آپ ایک عورت قوم کی بزرگ کے بیٹے ہیں اور آپ بڑے جوانمرد گرامی نژاد ہیں ؎

ماکان ضرک لو مننت وربما ٭ منّ الفتی وھو المغیظ المحنقُ

کونسی چیز آپکو ضرر دیتی اگر آپ احسان کرتے کیونکہ بسا اوقات جوانمرد غصہ اور طیش کی حالت میں

احسان کرتا ہی۔ قتیلہ نے یہہ بات درست کہی کیونکہ اسی روز آنحضرت نے ابو عزہ جمحی شاعر کو رہا کیا تہا ؎

والنضر اقرب من اصبت وسیلۃ ٭ واحقہم ان کان عتق یعتقُ

اور نضر اُن سب سے جو جنگ بدر میں آپکے پاس قید کرکے لائے گئے تہے آپکا بڑا رشتہ دار تہا

اور اگر آزادی دیجاتی تو وہ سب سے زیادہ تر مستحق تہا کہتے ہیں کہ آنحضرت صلعم یہہ شعر سنکر اسقدر

روئے کہ آپکی ریش مبارک بہی تر ہو گئی اور آپنے فرمایا کہ اگر مین پہلے یہہ شعر سن لیتا تو کبہی اُسکو

قتل نکرواتا کذا فی اسد الغابۃ ؎

مجنون عامری عاشق لیلی

قیس بن ملوح بن مزاحم بن عدس بن ربیعہ بن جعدہ بن کعب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ

عامری عقیلی المعروف بمجنون عامری یہہ شخص رئیس العاشقین اور قدوہ شعرائے متقدمین تہا فی البدیہہ

شعر کہنے مین اسکو کمال مہارت تہی ابو تمام طائی حماسہ مین ابن کے اشعار لایا ہے - مجنون کو مصاحبت اور محادثت عورتون کا بڑا شوق تھا جب اس نے قبیلہ حریش کی ایک نازنین عورت لیلی بنت سعد بن مہدی نام کے حسن وجمال اور فصاحت وکمال کی خبر سنی تو اسکا دل اوسکی طرف مایل ہوا اور اوسکی ملاقات کا مشتاق ہوکر وہانسے مرخص ہوا جس وقت لیلی کے گہر پہونچا تو وہ مجنون سے نہایت سلوک اور محبت سے پیش آئی اور تمام دن دونو باہم ملکر باتین کرتے رہے اور رات کو مجنون اپنے گہر کو واپس ہوا اوس روز سے دونون کے دل مین محبت زیادہ بڑہنے لگی اور مجنون اوسکے عشق مین اسقدر والہ اور شیدا ہوا کہ اوسنے کہانا پینا چہوڑ دیا اکدن مجنون کا باپ مجنون کو خانہ کعبہ مین لاکر ہدایت کرنے لگا کہ خدا کی جناب مین یہہ دعا کر کہ یا اللہ لیلی کی محبت میرے دل سے دور کردے مگر جب مجنون بیت اللہ مین پہونچا تو بے اختیار اوس کی زبان سے یہہ شعر نکلا *

یا رب لا تسلبنی حبہا ابدا ویرحم اللہ عبدا قال آمینا

اے خدا میرے دلسے لیلی کی محبت ابد تک نہ ہٹا اور جو بندہ اس دعا پر آمین کہے اوسپر خدا رحمت کرے مجنون کے باپ نے جب یہہ شعر سنا تو مجنون کے دل سے عشق کے دور ہونے سے ناامید ہوا اور جان لیا کہ بیت اللہ مین دعا ضایع نہین ہوتی اغانی مین لکہا ہے کہ ایوب بن عبایہ کہتا ہے کہ مینے بنی عامر کے ایک ایک بطن سے مجنون کا حال دریافت کیا مگر کسی نے مجکو اوسکے نشان تک بہی نہ بتلایا - عثمان بن عمارہ بن خزیم مری روایت کرتا ہے کہ مین ایکدفعہ بنی عامر کے گانو مین مجنون کے ملنے کے واسطے گیا جب اوسکے محلہ مین پہونچا تو اوسکی باپ کی جو ایک پیر فرتوت تہا ملاقات کی اور اوسکی آس پاس مجنون کے اور بہائی اور کئی ایک آدمی بیٹہے ہوئے تہے مینے اونسے پوچہا کہ مجنون کہان ہے وہ سب رونے لگے اور مجنون کے باپنے کہا کہ مجنون ان سبسے مجکو نہایت عزیز تہا اور وہی میرے کاروبار کا مختار تھا اتفاقا وہ اپنی قوم کی ایک عورت لیلی نام پر جو حسن وجمال مین بے نظیر تہی عاشق ہوا اور اوسکی

محبت بہی اس سے ہو گئی اور رفتہ رفتہ اسکی عشق کا چرچا جہان مین پہیلا لیلی کے باپ نے اوسکی شادی ایک اور شخص سے کر دی جسکی سبب سے دونون کے دلونمین آتش عشق زیادہ تر مشتعل ہونے لگی یہانتک کہ مجنون نے اُسکے عشق مین بات چیت کرنی اور کہانا پینا چہوڑ دیا اور ہمیشہ اپنے دوستونکی ساتہہ اُسیکا تذکرہ کرتا تہا لیلی کو بہی اوسکی طرف خیال تہا اسلئے وہ ایک دفعہ مجنون کی پاس خلوت مین آئی اور اوس نے یہہ دو شعر کہے جو ذیل مین درج ہین ۔

کلانا مظہر للناس بغضا ۔ و کل عند صاحبہ مکین
واسرار الاحظ لیس تخفی ۔ اذا نطقت بما تخفی العیون

جسوقت لیلی نے یہہ شعر پڑہے مجنون پر غشی طاری ہو گئی اور زمین پر گر پڑا پہر جب ہوش مین آیا تو اسقدر جنون اُسپر غالب تہا کہ جو لباس اسکو پہناتے تہے وہ فی الفور چاک کر دیتا تہا اور خاک سر پر اوڑاتا تہا اور جب لیلی کا تذکرہ اسکی آگے بیان کیا جاتا تہا تو ہوش مین آکر ایسی اچہی باتین کرتا تہا کہ حرف مین بہی غلطی واقع نہہ ہوتی تہی اور اگر اوسے کہا جاتا کہ تو نماز کیون نہین پڑہتا تو کچہہ جواب نہ دیتا تہا پہر ہمنے اُسکو قید کیا تو وہ اپنی زبان اور لبونکو دانتون سے کاٹنے لگا ہمنے یہہ حال دیکہکر اوسکو چہوڑ دیا اب وہ جنگل مین حیران و پریشان پہرتا ہے ۔ روایت کرتے ہین کہ جب مجنون لیلی کی عشق مین اسقدر مبتلا ہوا کہ اوسکو کہانے پینے کی ہوش نہ رہی تو اوسکی والدہ نہایت غمناک ہوئی اور لیلی کے پاس جاکر نہایت گریہ و زاری اور اضطراب و بیقراری سے کہنے لگی کہ اے لیلی تیرے عشق نے مجنون کو ویران کر دیا ہے نہ اُسے کہانے کی ہوش ہے نہ پینے کی ہمیشہ بیہوش و دیوانہ رہتا ہی پس اگر تو کبہی اُسکو اپنے حسن و جمال سے محظوظ کرے تو امید ہے کہ وہ اپنی اصلی حالت پر آجاوے لیلی نے کہا کہ مین رات کو پوشیدہ مل سکتی ہون لیکن دنکو میرا ملنا کسی صورت سے نہین ہو سکتا پس رات کو لیلی مجنون کے پاس جاکر کہنے لگی اے قیس سنی سنا ہی کہ تو نے میری محبت مین کہانا پینا چہوڑ دیا یہہ سنکر مجنون نے رو دیا اور یہہ شعر پڑہا

قالت جننت علی الیش فقلت لہا ۔ الحب اعظم مما بالمجانین

الحب لیس یفیق الدہر صاحبہ و انما یصحع المجنون بالحین

راوی کہتا ہے کہ لیلی و مجنون دونوں تمام رات باتین کرتے رہے اور روتے رہے صبح ہوتے ہی لیلی اپنے گھر گئی اور پہر مرتے دم تک مجنون کی ملاقات لیلی سے نہ ہوئی ۔ روایت کرتے ہین کہ ایکدفعہ مجنون اپنی وحشت مین چلا جاتا تہا اتفاقاً راستہ مین اُسکو لیلی کا قافلہ جاتا ہوا ملا مجنون نے اُسکو دیکہکر نعرہ مارا اور بیہوش ہوکر زمین پر گر پڑا چند شخصون نے اُس قافلہ سے آکر مجنون کو زمین سے اوٹہایا اور اپنے سینہ سے لگا کر بٹہلایا اور لیلی سے وہان ٹہرنے کی التجا کی لیلی نے کہا اسمین میری فضیحت ہے اور کنیزک کو مجنون کیطرف سلام اور پیغام دیکر بہیجا کہ اے مجنون مین تیری مصیبت مین دیکہہ نہین سکتی لیکن کیا کرون کوئی صورت ملاقات کی نظر نہین آتی ورنہ مین جان و دل سے تیرے قربان ہولی کنیزک نے یہہ پیغام مجنون کو دیا اور وہ سنتے ہی ہوش مین آکر کہنے لگا کہ میرا سلام بہی اوسکو دو اور کہو افسوس میری بیماری اور شفا اور ہستی اور نیستی سب تیرے ہی ہاتہہ مین ہے اور تو نے مجکو اس بلا مین ڈال رکہا ہے یہہ کہکر روتا ہوا پہر بیہوش ہوگیا ۔ عثمان بن عمارہ مری ایک پیر مرد سے جو کہ مجنون کی قوم سے تہا روایت کرتا ہے کہ مین ایکدفعہ جنگل مین مجنون کے ملنے کیواسطے گیا اور صبح سے عصر تک اُسکی تلاش مین رہا عصر کیوقت مجکو ریگ کے ایک تودہ پر انگلیون سے لکیرین کہینچتا ہوا نظر پڑا جب مین اُسکے قریب گیا تو وہ مجہے دیکہکر اسطرح بہاگا جسطرح وحشی جانور انسان سے بہاگتا ہے مین یہہ حال دیکہکر وہان کہڑا ہوگیا پہر وہ پہر کر میریطرف دیکہنے لگا مینے قیس بن ذریح کے دو شعر پڑہکر کہا کہ یہہ کیسے اچہے ہین اوس نے رو دیا اور اپنے دو شعر پڑہکر کہا کہ یہہ اُنسے بہی اچہے ہین پہر جنگل سے ایک ہرن نے جست کی جسکے تعاقب مین وہ بہی دوڑتا ہوا روپوش ہوگیا مین وہان سے گہر کیطرف واپس آیا دوسرے دن اُس جنگل مین پہر جاکر تلاش کرنے لگا مگر وہ کہین نہ ملا تیسرے دن اوسکے متعلقین کے ہمراہ جاکر تمام دن تلاش کرتا رہا مگر وہ کہین نہ ملا پہر چوتہے روز ہم بدستور اُسکی تلاش کرنے لگے تو اُسے ایک سخت پتہریلی زمین پر مرا ہوا پایا ۔ اور اوسکو اوٹہاکر تجہیز و تکفین کرکے دفن کیا ۔

ہیثم لہ ایک جماعت بنی عامر سے روایت کرتا ہی کہ جب مجنون مر گیا تو اوس دن کوئی عورت بنی جعدہ
اور بنی حریش کی گہر مین نہ رہی بلکہ سب برہنہ سر شیدہ وا ویلا کرتی ہوئین جنگل مین گئین اور ایسا ہی جس پیر و
جوان کو خبر ہوئی وہ بہی روتا ہوا آگیا۔ لیلی کا باپ سعد اپنی قوم کے تعزیت کیواسطے گیا اور اپنی قوم کے
سب لوگون سے وہ سخت رویا اور بے نہایت افسوس کرکے کہنے لگا کہ مجہے معلوم نہ تہا کہ نوبت یہانتک پہونچیگی
ورنہ یہ مرد عربی تہا شرم و عار سے مینے لیلی کی شادی اس سے نکی ورنہ کیا تہا کہ مین یقین کرتا ہون کہ کسی
پر اسقدر ماتم نہ ہوا ہوگا جسقدر کہ مجنون کی میت پر ہوا ابن جوزی کا ذکر ہے یہہ کہ مجنون [illegible]

قطری بن فجاءہ

یہ قطری بن قطر کیطرف منسوب ہے اور اسکا نام جعونہ بن مازن بن یزید تہا [illegible] خارجیوں کا رئیس اور مشہور شاعر
حماسی ہے ابوتمام طائی حماسہ مین اسکے یہہ اشعار لایا ہے شعر

اقول لها وقد طارت شعاعا من الابطال

یعنی اپنے نفس کو [illegible] کہ وہ دلیرون سے مضطرب ہوکر اوڑا تہا کہا ہے

فانك لو سألت بقاء يوم على الاجل الذي

بیشک اگر تو اپنے اندازہ عمر کی جو تیرے واسطے مقدر ہے ایکدن کی بہی مہلت
نہین مانگیگا وہ نہ دیگا۔ یہہ شاعر [illegible] مین مر گیا۔

حریری صاحب مقامات

ابو محمد قاسم بن علی بن محمد بن عثمان حریری بصری حرامی امام [illegible] اور یگانہ زمانہ تہا
مقامات کی تصنیف مین اسنے خوب فصاحت و بلاغت ظاہر کی اور لغات عرب اور مشہور ادبیات و اسرار
عرب اپنی کلام مین داخل کیے حریری کے بعد کسی نے ادب مین ایسی کتاب نہین لکہی جو شخص
اسکی کتاب کو کما حقہ پڑہتا ہے وہ اسکی فضیلت اور لیاقت سے واقف ہوتا ہے۔ مقامات
تصنیف کا سبب اسکے بیٹے ابوالقاسم عبداللہ نے یون بیان کیا ہے کہ میرا باپ مسجد بنی حرام
میں بیٹہا تہا کہ ایک پیر مرد مسافر کہ لباس سفر پہنے ہوئے تہا آیا لوگون نے جب اسکی طلب حال کی

عذبۃ البیانی دیکھی تو اوسکا نام اور مکان پوچھا اوسنے کہا مین سروج سے آیا ہون اور ابو زید
میری کنیت ہے حریری نے اڑتالیسوان مقامہ حرامیہ بناکر ابو زید کیطرف منسوب کیا پھر یہہ مقامہ
یہانتک مشہور ہوا کہ اوسکی خبر شرف الدین ابو نصر نوشیروان بن محمد بن خالد بن محمد قاشانی وزیر امام
مسترشد باللہ کو پہونچی وزیر نے وہ مقامہ منگوا کر دیکھا اور بہت خوش ہوکر میرے باپ کو اور مقامات
کے لانیکا حکم دیا۔ چنانچہ میرے باپ نے پچاس مقامے لکھے۔ لکھا ہے کہ ابو زید کا نام مطہر بن سلام بصری
تھا اور یہہ شخص علم نحو مین بڑا ماہر تھا مدت تک حریری سے پڑھتا رہا اور اس سے روایت بھی کرتا تھا
ابن خلکان کہتا ہے کہ مینے سنہ [illegible] مین شہر قاہرہ مین کئی نسخے مقامات کے خاص مصنف کے
ہاتھ کے لکھے ہوئے دیکھے جنکے اخیر مین مصنف نے لکھا تھا کہ مینے وزیر جلال الدین عمید الدولہ ابی
حسن بن ابی العز علی بن صدقہ وزیر امام مسترشد باللہ کیواسطے یہہ کتاب بنائی کچھ شک نہیں کہ
یہہ روایت اصح ہے کیونکہ مصنف کی ہاتھ کی لکھی ہوئی ہے اور وزیر مذکور ماہ رجب سنہ ۵۲۲ھ مین فوت
ہوا بعض کتابون مین لکھا ہے کہ جب حریری نے چالیس مقامے بناکر بصرے سے بغداد مین لیجا کر
اپنی لیاقت ظاہر کی تو وہان کے ادیبون نے نہ مانا اور کہا کہ یہہ مقامے کسی فصیح و بلیغ
مغربی کے ہین یا بصرہ مین مرا ہے اور اوسکے اوراق پراگندہ پڑے تھے حریری نے اونکو اپنا بنالیا
وزیر نے یہہ بات سنکر اسکو اپنے پاس دربار مین بلوایا اور پوچھا کہ تمہارا کیا پیشہ ہے حریری نے
کہا انشا وزیر نے ایک واقعہ معین کرکے اوسپر انشا کرنیکا حکم دیا حریری ایک گوشہ مین کاغذ
قلم لیکر عرصہ تک تنہا بیٹھا رہا مگر کچھہ نہ لکھہ سکا اسلئے نہایت شرمسار ہوکر اپنے شہر کو واپس گیا منجملہ
اون لوگون کے جنہون نے حریری کا انکار کیا تھا ایک ابو القاسم علی بن افلح ہے اوس نے
جسوقت اسکا یہہ حال دیکھا تو یہہ شعر کہے ؎

شیخ لنا من ربیعۃ الفرس ۔ ینتف عثنونہ من الہوس
انطقہ اللہ بالمشان کما ۔ رماہ وسط الدیوان بالخرس

پھر حریری نے اپنے شہر مین جاکر نہایت عمدہ اور آگے سے بھی بڑھکر دس اور مقامے تصنیف کرکے

وزیر کے پاس بھیجے اور مبادا ہین حبس اور گھبراہٹ کا عذر کیا اسیواسطے حریری کی حق مین کہتے ہین
کہ کلیب کما ایشا و لا کلیب کما دُمہا - مقامات کے سوا حریری نے اور ایک مشہور کتاب
درة الغواص فی اوہام الخواص نام اور ملحة الاعراب منظومہ فی النحو اور دیوان اشعار اور قصائد مجہر
وغیرہ بہت عمدہ کتابین تصنیف کین کہتے ہین کہ حریری نہایت بدشکل تھا چنانچہ ایک مسافر
اسکے پاس علم حاصل کرنیکیواسطے آتا تھا ایک روز حریری کی شکل دیکھکر نہایت متنفر ہوا حریری بھی
سمجھ گیا پھر اوسنے حریری سے کچھ لکھوانا چاہا تو حریری نے چند شعر ایسے لکھے جنکے دیکھنے سے پھر وہ حریری
کے پاس نہ آیا - اور تاریخ ابو الفدا مین لکھا ہی کہ حریری کو نتف لحیہ کی بڑی سخت عادت تھی
پس جب ... آیا اور محلہ حرام ... نت اختیار کی تو ابن جکینا کی اس سے عداوت
ہو گئی اور ... شعار مین حریری سوء مشان کیطرف
جلاوطن کیا گیا ... سکا دوسرا شعر اسطرح واقع کیا ہے

النطقه ... الحایم بالحزن

مشان بغداد کی قریب ایک موضع ... انکی حریر کیطرف کی
اسکے دو بیٹے باقی ہین ایک عبید اللہ جو مقامات ... حریری کے
مین پیدا ہوا اور ۵۱۶ھ مین بصرہ کے کوچہ ... اور اس کوچہ کا نام
قبیلہ بنی حرام کی سکونت کے باعث حرامی مشہور ہوا ... حریر کیطرف ہی منسوب
بفتح میم ایک چھوٹا سا شہر بصرہ کے پاس ہے اور اسمین ... کہتے ہین وزیر نو شیروان
مذکور بڑا فاضل جلیل القدر تھا جسنے تاریخ مسمی صدور زمان الفتور ... مدہ تصنیف کی اور ...

حرف الکاف

کعب بن مالک

انصاری خزرجی اسلمی صحابی جلیل القدر اور شاعر نامور ہوئے ہین زمانہ جاہلیت مین بھی شعرا کے
مجمع مین بہت مشہور تھے اور اسلام لانیکے بعد بھی شعر انپر غالب رہا اکثر شعرا کے زمانہ آپکے جواب دینے

سی عاجز رہتے تھے حسان بن ثابت اور کعب بن مالک دونون شاعر تھے پہلے تو [illegible] اور دونو اہل اسلام کے
شاعری مین بی مثل تھے یہہ شاعر صحابی تھے یا ۴۰ھ مین ۷۷ سال کی عمر کے ہوکر فوت ہوئے ہو

کثیر عاشق عزہ

ابو صخر کثیر بن عبدالرحمن خزاعی عاشق عزہ عرب کا مشہور شاعر اور عاشق پیشہ تھا اور مذہب شیعہ
رکھتا تھا - ایکدن عبدالملک کی بارگاہ مین گیا - عبدالملک نے کہا تجہے آل ابیطالب کی قسم تو نے اپنے سے
زیادہ بہی کوئی عاشق دیکھا ہے کثیر نے کہا کہ ای امیرالمومنین اگر تو مجہے اپنے حق کی قسم دیتا تو بہی مین ضرور
بتا دیتا - عبدالملک نے کہا اچہا تجہے میرے حق کی قسم ضرور بتا اوسنے کہا کہ ایک روز مین حیران و
سرگردان جنگل مین پہر رہا تہا کہ ناگاہ ایک آدمی دام لگائے ہوئے دیکہا بیٹہے اوس سے پوچہا
کہ تو یہان کیون دام لگاکر بیٹہا ہے اوسنے کہا بہوک نے غلبہ کیا ہے اور کہانے کو کچہہ نہین ہے
مین چاہتا ہون کہ اگر کچہہ شکار ہاتہہ آوے تو اوس سے قوت کرون - کثیر نے کہا مین بہی اسی کام
مین تجہہ [illegible] اوسنے اجازت دی اور ہم دونو ملکر شکار کہیلنے لگے اسی اثنا مین دام مین ایک ہرن
پہنسا مینے چاہا کہ دوڑ کر اوسے پکڑون مگر اوسنے پیشدستی کرکے ہرن کو دام سے چہوڑ دیا مینے اوسکو
ملامت کی اوسنے یہہ جواب دیا کہ اسکی آنکہہ لیلی کی آنکہہ سے مشابہت رکہتی تہی اور عربی مین
چند شعر کہے جنکا مضمون اس شعر کے مطابق ہے ٭ بیت ترا آہو مرا ہم چشم لیلی است
ترا وحشی مرا عین تسلی است - کثیر کہتا ہے کہ مین اوسکا یہہ حال دیکہکر نہایت حیران ہوا - اور اپنے
عشق پر نہایت رشک کیا - کثیر کا عشق عزہ سے اسقدر مشہور تہا کہ عرب مین ضرب المثل
ہوا اور یہہ اپنے سب شعر عزہ کے عشق مین کہتا رہا اور اسی کے نام سے تشبیب کرتا رہا ابو تمام
طائی حماسہ مین بہت سے اسکے اشعار لایا ہے - کثیر تصغیر کثیر کی ہے اور تصغیر سے اوسکے کہنے کی وجہ یہہ
ہے کہ کثیر نہایت کوتاہ قامت اور بد صورت اور احمق تہا بلکہ بعضے کہتے ہین کہ اسکی قد کا طول
بقدر تین بالشت کی تہا اور بسبب کوتاہ قامتی کے اسکا لقب [illegible] تہا ایک بار کثیر عبدالعزیز
کے پاس جاتا تہا [illegible]

وفات اسکی ۳۸ھ میں ہوئی کہتے ہیں کہ کثیر عزہ کے ملنے کیواسطے چلا جاتا تھا راستہ میں اوسکو لوگ عزہ کی خبر وفات سے واپس آتے ہوئے ملے کثیر نے اپنی اونٹنی عزہ کی قبر پر لیجا کر کہڑی کی اور یہ شعر پڑہتا ہوا اوسنے جان دیدیا اقول ونضوی واقف عند قبرہا * علیک سلام اللہ والعین تسفح * وقد کنت ابکی من فراقک حیۃ * فانت لعمری الیوم انای وانزح * میں کہتا ہوں اسحال میں کہ میری اونٹنی اوسکی قبر کے پاس کہڑی ہے تجہپر سلام اللہ کی ہے اسحال میں کہ آنسو بہہ رہا ہے اور میں تیرے فراق میں زندگی میں روتا تہا اور آج مجہے اپنی عمر کی قسم تو بہت دور اور بعید ہے *

حرف اللام

لبید شاعر

لبید بن ربیعہ عامری جعفری قبیلہ بنی جعفر بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ بن معاویہ بن بکر بن ہوازن بن منصور بن عکرمہ بن خصفہ بن قیس عیلان بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان سے ہیں اور شاعر مشہور ہیں زمانہ جاہلیت میں ہوئے ہیں اونہوں نے شعر کہے ہیں اونکا قصیدہ سبعہ معلقہ کا انکی تصنیف ہے اور امیہ نے لوار بنت عبد القادر سے تشبیب کی ہے اور ربیع بن زیاد عبسی سے انکا جہگڑا ہوا تہا نعمان بن منذر لخمی کے سامنے جیسے بیان کرتے ہیں لبید کے سن لغت میں جوانی کے تہے اور حضرت عمر رضی خلیفہ دوم نے انسے کہا تہا کہ جو ابیات تم نے کہے ہیں سنائو اور ایام جاہلیت میں آپنے حضرت عمر کے بہائی زید بن خطاب کو قتل کیا تہا آنحضرت کے زمانہ میں مشرف باسلام ہوئے اور حضرت عثمان خلیفہ سوم کے عہد میں ایکسو ستاون یا زیادہ برس کی عمر میں وفات ہوئی اور بعضی شعر یکے جو بیت ہیں ابو تمام طائی حماسہ میں بہی انکو لائے ہیں

حرف المیم

اعشی شاعر

اعشی ... ...بہ ... عرب کی ... شاعر ... میں ... سے مشہور ...

بن شراحیل بن عوف بن سعد بن ضبیعہ بن قیس بن ثعلبہ بن عکابہ بن صعب بن علی بن بکر
بن وائل ہے۔ اسکی کنیت ابوبصیر تھی۔ محمد بن سلام کہتا ہے کہ مینے یونس نحوی سے پوچھا تھا
کہ عرب مین کون بڑا شاعر ہوا ہے اسنے کہا مین کسی خاص آدمی کی طرف اشارہ نہین کر سکتا لیکن
یہہ کہتا ہون کہ امرء القیس غضب اور نابغہ خوف اور زہیر رغبت اور اعشی سرور و طرب کی حالت
مین بہت بڑے کہنے والے ہین عرب اعشی کو صناجۃ العرب کہتے تھے اور صناجۃ عربی زبان
مین جھانجھ کو کہتے ہین یہہ شخص بڑا آوارہ بدزاہد عیاش تھا حسان بن عمرو بن مرثد بکری کی کنیز کہ
ہریرہ نام سے جو سیاہ رنگ تھی تشبیب کرتا رہا۔ اعشی نے حضرت محمد مصطفے صلعم کی خدمت مین آنا چاہا
تھا اسلئے گھر سے ہی ایک مدحیہ قصیدہ جسکے دو شعر یہہ ہین کہتا ہوا چلا ٭

فآلیت لا ارثی لها من کلالة ولا من حفی حتی تلاقی محمدا
نبی یری ما لا یرون وذکره اغار لعمری فی البلاد وانجدا

جب قریش کو یہہ خبر پہنچی تو اونھون نے کہا کہ یہہ صناجۃ العرب ہے جسکی تعریف کرتا ہے اوسکو دنیا
مین روشن کر دیتا ہے اسلئے راستہ مین آکر اسکو ملے اور پوچھا کہان جاتا ہے اسنے کہا حضرت
محمد مصطفے کی خدمت مین مسلمان ہونے جاتا ہون انھون نے کہا کہ وہ کئی باتین منع کرتے ہین
اسنے کہا وہ کون ہین ابوسفیان بن حرب نے کہا زنا اعشی نے کہا زنا نے مجھکو خود چھوڑ دیا ہے مین
اسکو نہین چھوڑتا پھر اسنے کہا قمار بازی اسنے کہا اسکی عوض شاید مجھے کوئی چیز ہاتھ آجاوے
کہا ربوا اسنے کہا اب نہین قرض دیتا ہون نہ لیتا ہون تاکہ مجھکو اس سے خوف ہو
کہا اوسنے کہا مین تجھکو کبھی نہ چھوڑونگا یہہ کہکے اپنے گھر کیطرف واپس چلا اور رستہ مین اونٹنی سے گر کر مر گیا

مروان بن ابی حفصہ

یہہ کنیز زادہ ہے ابی حفصہ سلیمان ابن یحیی یہودی اس کا باپ حضرت عثمان کا مددگار
یوم الدار مین ... الشان لایا اہل مدینہ کے زعم مین وہ سموئیل بن عادیا یہودی کا
کے پاس ... ہے غلام تھا اور یون بھی کہتے ہین کہ ابوحفصہ مصطفے کی

یہودیون میں سے ایک غلام تہا جسکو حضرت عثمان نے خرید کر مروان بن الحکم کو بخشا۔ مروان بن حفصہ یمامہ کا
رہنے والا تہا بغداد مین آیا اور خلیفہ مہدی اور ہارون رشید کی مدح مین قصیدے کہے اور علویون کی ہجو
کر کے رشید کے مقربون سے ہوا یہہ ایسا شاعر نامور عدیم النظیر تہا کہ اسنے ایک قصیدہ لامیہ معن
شیبانی کی مدح مین کہا تہا جسکے سبب تمام زمانے کے شعرا سے اسکو فضیلت دی گئی تہی اور اسکے
صلہ مین اسکو اسقدر مال و زر حاصل ہوا کہ اوسکی اوتنا بیشی حاجت ہوا اور کسی شاعر کو پہلے اس کے
اتنا مال و متاع حاصل نہین ہوا چنانچہ ایک خلیفہ سے اسکو ایک شعر کے عوض ہزار بہی ملا کہ وہ ہم
نظر قصیدہ لامیہ جو اسنے کہا ہے اوسکے دو شعر یہہ ہین ؎

هم القوم ان قاموا اصابوا وان دعوا اجابوا وان اعطوا اطابوا و اجزلوا
وما يستطيع الفاعلون فعالهم وان احسنوا في النائبات واجملوا

وہ قوم ہے اگر کہڑے ہون تو مطلب کو پالین اور اگر سختی بہلاتی جاوین تو دین جاننہ ہون اور اگر
بخشش کرین تو خوش ہون اور انعام دین اور کام کرنیوالے اونکا سا کام نہین کر سکتے اگرچہ وہ
حادثات میں کتنا ہی بہلا بہتا کرین اور اچہا کرین۔ مروان سنہ مین پیدا ہوا اور سنہ ١٨٢ھ مین بغداد مین مرگیا

منصور نمیری

شاعر اجل او سخنور کامل تہا اسکی دوستی عتابی سے کمال درجہ کی تہی اور عتابی کی تعظیم اور توقیر بڑی
کرتا تہا ایکدن عتابی نے نمیری کو مغموم دیکہکر اسکا باعث پوچہا نمیری نے کہا میری عورت کو
تین روز سے دردزہ ہو رہی ہے اور بچہ پیدا نہین ہوتا عتابی نے کہا تو کیون گہبراتا ہے چارہ
اسکی دوا تیرے پاس ہے کہ اوسکی فرج پر رشید کا نام لکہدے اوسی وقت بچہ پیدا ہو جاویگا
نمیری نے کہا مینے تمہین دوست سمجہکر یہہ دکہہ تمہارے آگے بیان کیا اور تو مجہہ سے تمسخر کرتا ہے
خلیفہ کے نام کی اہانت کرتا ہے عتابی نے کہا یہہ گالی گلوچ تو نے مجہے سکہائی ہے اور
اسکے قصیدے کا پڑہ دیا جس سے نمیری کو اور بڑا غصہ آیا اور رشید کو جا کر
کہا رشید سنتے ہی آگ کا بگولا ہوا اور عتابی کے قتل پر قسم کہائی مگر چونکہ عتابی

ہوا۔ دیکھ طرح تالذ کا چچیرا بہائی ہے اور تو مضری اور خالد یمنی ہے جو مضریون سے تعصب کہتا ہی اور تو دمشقی ہے اور وہ اموی ہے اور تو عراقی ہے اور وہ شامی ہے پس تیرا وہان جانا مناسب نہین۔ کمیت ذ اسکا کہنا نہ مانا اور خالد کے پاس گیا خالد نے غمازون کے کہنے سے اسکو قید کیا یا معاذ اسیہ خبر پہونچی اوسنے افسوس کیا اور چند شعر کہے کمیت قید خانہ مین وہ شعر سنکر اوس نے جواب لکھکر بہیجی یہہ عبارت تہی کہ قد جری علی القضا فما الحیل ؟ ہان۔ مدائنی نے یہہ جواب دیکہکر لکہا کہ جسطرح ہوسکی تمہین بہاگ جانا چاہیے ورنہ خالد تمکو ضرور قتل کرڈالیگا کہتی ہین کہ کمیت کی عورت ہر روز قید خانہ مین اس کیواسطی طعام لاتی تہی ایکروز کمیت نے موقع پاکر اوسکا لباس پہنا اور قید خانہ سے بہاگ گیا۔ اور مسلمہ بن عبدالملک کے پاس جاکر پناہ لی یہہ شخص عبدالملک یا اُسکی بیٹی یزید کے عہد مین پیدا ہوا اور ۱۲۶ھ یا ۱۲۵ھ مین فوت ہوا۔ ہزار اسکا لقب ہو اسطرح پڑا کہ یہہ شباب ہردی بیچتا تہا +

ابن قطرب نحوی

ابوعلی محمد ابن مستنیر بن احمد نحوی لغوی بصری مشہور بابن قطرب نحوی نحو مین یگانہ اور ہم زمانہ تہا علم ادب سیبویہ سی حاصل کیا اور تصنیفات سے اہل علم کو فایدہ تام پہونچایا اور اس کی مشہور تصنیفات سے ہے۔ کتاب معانی القرآن۔ کتاب الاشتقاق۔ کتاب القوافی۔ کتاب النوادر۔ کتاب الازمنہ۔ کتاب الفرق۔ کتاب الصفات۔ کتاب الاصوات۔ کتاب العلل فی النحو۔ کتاب الاضداد۔ کتاب خلق الانسان۔ کتاب خلق الفرس۔ کتاب غریب الحدیث۔ کتاب الہمزہ۔ کتاب فعل وافعل کتاب الرد علی الملحدین فی تشابہ القرآن وغیرہ ہیں ابن معجم نے کتاب البارع مین یہہ دو بیت اسکے لکھے ہین +

ان کنت لست معی فالذکر منک معی ٭ یراک قلبی اذا ما غبت عن بصری
والعین تبصر من تھوی وتفقدہ ٭ وباطن القلب لا یخلو من النظر
وفات اسکی ۲۰۶ھ مین ہوئی
واقدی

ابو عبد اللہ محمد بن عمر بن واقد عربی مین مورخ بے نظیر ہوا ہے مغازی وغیرہ مین اسکو کمال
دسترس تہی تاریخ واقدی اسکی کمال خبرت اور آگاہی پر دال ہے ۷۸ برس کی عمر مین سنہ ۲۰۷ مین فوت ہوا

ابو عبیدہ نحوی

معمر بن مثنی تیمی بصری نحوی علامہ زبان فہامہ دوران تہا عرب سے بغض رکہتا تہا اور انکی
ہجو مین ایک کتاب لکہی ہارون رشید نے ۱۸۸ مین بصرہ سے اسکو بغداد مین بلوایا اور اسکی تصنیف
کی ہوئی کتابین پڑہین اسنے جب کتاب المجاز قرآن کی تفسیر بنائی تو اصمعی نے اسپر یہ اعتراض
کیا کہ ابو عبیدہ تفسیر بالرای کرتا ہے ابو عبیدہ نے اصمعی کی تدریس کا وقت دریافت کیا اور سوار
ہوکر اسکے مکان پر پہونچا اور سواری سے اوتر کر سلام کیا اور کہا اے ابو سعید ما الخبز یعنی خبز کیا ہے
ابو سعید نے کہا جو تو پکاتا اور کہاتا ہے ابو عبیدہ نے کہا کہ تینے قرآن کی تفسیر مین خبز کے لفظ کی
تفسیر جو آیت انی ارانی احمل فوق راسی خبزا مین آتا ہے تیری رای پر لکہی ہے اصمعی
نے کہا کہ اس لفظ کے معنی جو ظاہر تہے مینے بیان کیے غرض کچہ اپنی رای کو اسمین دخل نہ دیا۔ ابو عبیدہ نے
کہا کہ جن باتون کا اعتراض تو مجہپر کرتا ہے وہ بہی میرے واسطے ظاہر ہین اور مینے بہی اپنی رای سے تفسیر نہین کی
اصمعی یہ بات سنکر خاموش ہوا۔ امام باہلی مصنف کتاب المعانی بیان کرتا ہے کہ طلبا اصمعی کی مجلس [illegible]
[illegible] ابو عبیدہ کی مجلس مین [illegible] انکی بازار مین خرید لیتے تہے یعنی اصمعی اگرچہ کیسا ہی برا
مضمون ہوتا اسکو فصیح عبارت مین ادا کرتا اور ابو عبیدہ اگرچہ کیسا ہی اچہا مضمون ہوتا اسکو غیر فصیح
عبارت مین بیان کرتا تہا اور شعر بہی اکثر ناموزون پڑہتا تہا ابو نواس شاعر ابو عبیدہ کا شاگرد ہے اسکی
اسکی تعریف اور اصمعی کی ہجو مین طلب اللسان ہے۔ ابو عبیدہ کو تصنیف کا اسقدر شوق تہا کہ
تصنیف کرتا ہوا مر گیا اور کہتے ہین کہ اسکی تصنیف قریب دوسو کے ہے چنانچہ کتاب مجاز القرآن الکریم
کتاب غریب القرآن۔ کتاب معانی القرآن۔ کتاب غریب الحدیث۔ کتاب الدیباج۔ کتاب التاج
کتاب الحدود۔ کتاب خراسان۔ کتاب خوارج البحرین والیمامہ۔ کتاب الموالی۔ کتاب اللیلہ
کتاب الضیفان۔ کتاب مرج راہط۔ کتاب المنافرات۔ کتاب القبائل۔ کتاب الراحق۔ کتاب

القرآن کتاب البازی - کتاب الحمام - کتاب الحیات - کتاب العقارب - کتاب النوادح - کتاب النواشر - کتاب حضر الخیل - کتاب الاعیان - کتاب بیان باہلہ - کتاب ایادی الازد - کتاب الخیل کتاب الابل - کتاب الانسان - کتاب الزرع - کتاب الرحل - کتاب الدلو - کتاب البکرہ - کتاب السرج - کتاب اللجام - کتاب القوس - کتاب السیف - کتاب الشوارد - کتاب الاصلام - کتاب مقاتل الفرسان - کتاب الاشراف - کتاب الشعر والشعراء - کتاب فعل وافعل - کتاب المثالب - کتاب خلق الانسان - کتاب الفرق - کتاب التحف - کتاب مکۃ الحرام - کتاب الجمل وصفین - کتاب بیوتات العرب - کتاب اللغات - کتاب الغارات - کتاب المعاتبات - کتاب الادوات - کتاب الاضداد - کتاب مآثر العرب - کتاب مآثر غطفان - کتاب ادعیۃ العرب - کتاب مقتل عثمان - کتاب اسماء الخیل - کتاب العقیقہ - کتاب قضاۃ البصرہ - کتاب فتوح ارمینیہ - کتاب لصوص العرب - کتاب اخبار الحجاج - کتاب قصۃ الکعبۃ - کتاب الخمس من قریش - کتاب فضائل الفرس - کتاب اللحن فیہ العامۃ - کتاب السواد وفتحہ - کتاب من شکر من العمال وحمد - کتاب الجمع والتثنیہ - کتاب الاوس والخزرج - کتاب محمد وابراہیم دونو بیٹے عبداللہ بن حسن بن ابی طالب - کتاب الایام الصغیر چھتیس ورق کی کتاب الایام الکبیر بارہ سو ورق کی - کتاب ایام بنی مازن وغیرہ اسکی تصنیف کین ولادت اسکی سنہ ۱۱۰ھ مین اسی رات ہوئی جس رات حضرت حسن بصری فوت ہوئے اور سنہ ۲۰۹ھ مین بصرہ مین فوت ہوا ۸

عتبی شاعر

ابوعبد الرحمن محمد ابن عبید اللہ بن عمر بن معاویہ بن عمر بن عتبہ بن ابوسفیان صخر بن حرب بن امیہ بن عبدالشمس قریشی اموی بصرہ مین شاعر نامور اور ادیب نامی ہوا ہے۔ بغداد مین آیا اور وہان علم پھیلایا اور لوگون نے اس سے بہت فایدہ پایا۔ اور مشہور زمانہ ہوا اخبار اور اشعار عرب مین اسکو بڑا دخل تھا یہہ دونو باپ اور بیٹا ادیب فاضل تھے اس نے کتاب الخیل - اور کتاب اشعار الاعاریب اور اشعار النساء اور کتاب الذبیح - اور کتاب الاخلاق وغیرہ تصنیف کین چنانچہ یہہ دو شعر اسکی مواف کلام کے ہین

رأین الغوانی الشیب لاح بعارضی فأعرضن عنی بالخدود النواضر

خوبصورت عورتون نے بڑہاپی کو میری رخسار و نپر ظاہر دیکہا تو مجہسے اپنے رخسار سے تر و تازہ رنگو پہیر لیا ۔

وکن متی الصرہننی وسمعن لی سعین دفعن الکری بالمحاجر

اور پہلی جب مجہی دیکہتی اور سنتی تہین تو میری طرف دوڑ کر آتین اور نیند کو اپنی آنکہونسے دور کرتی تہین

اسکی سب شعر جید ہین یہ شاعر ۲۲۸ھ مین مرگیا اور اپنی جد عتبہ کیطرف منسوب ہوکر عتبی مشہور ہوا ۔

ابو العیناء

ابو عبد اللہ محمد بن قاسم بن خلاد معروف بابی العیناء شاعر ظریف فصیح و بلیغ تہا اور ابو عبیدہ اور اصمعی سے علم تحصیل کیا ایک مرتبہ خلیفہ متوکل کے پاس اسکی قصر جعفری مین ۲۴۶ھ مین گیا متوکل نے کہا کہ ہمارے اس قصر کی باب مین تو کیا کہتا ہے ۔ اسنے کہا کہ لوگون نے اپنے گہر دنیا مین بنائے ہین اور آپنے دنیا کو اپنے گہر مین بنایا ہے ۔ اہواز مین ۱۹۱ھ مین پیدا ہوا اور بصرہ مین پرورش پائی اور چالیس برس کی عمر مین نابینا ہوا اور مدت تک بغداد مین رہا پہر بصرہ مین آیا اور ماہ جمادی الآخر ۲۸۳ھ مین فوت ہوا ۔ اور اسکو ابو العیناء اسواسطے کہتے تہے کہ اسنے ابو زید انصاری سے پوچہا تہا کہ لفظ عین کی تصغیر کسطرح بناتے ہین اسنے کہا اسکی تصغیر عُیَیْنا ہے ۔ اسے ابو العیناء پس اس روز سے یہی کنیت اسکی مشہور ہوئی ۔

مُبَرَّد نحوی

ابو العباس مبرد محمد بن یزید بن عبد الاکبر بن عمر بصری مشہور بمبرد نحوی نزیل بغداد علم نحو اور لغت مین امام تہا اسکی تالیفات نافعہ مشہور آفاق ہوئین کتاب الکامل کتاب الروضہ والمقتضب وغیرہ ادبا مین اسنے تصنیف کین ۔ علم ادب ابو عثمان مازنی اور ابو حاتم سجستانی سے حاصل کیا نفطویہ اور دیگر ائمہ ادب نے اس سے علم پڑہا مبرد اور ثعلب نحوی مصنف کتاب الفصیح دونون فاضل معصر تہے مبرد مناظرہ کو چاہتا تہا مگر ثعلب اس سے تنفرہ کرتا تہا اور وجہ اسکی یون بیان کرتے ہین کہ مبرد حسن العبارت حلو الاشارت فصیح اللسان بلیغ البیان تہا اور ثعلب کی طرز صرف معلمونکی سی تہی ۔ ابن خلکان بیان کرتا ہے کہ مبرد کو میننے خواب مین دیکہا اور مجہہ مین

اور اوسمین عجیب قصہ واقعہ ہوا اور وہ یہہ ہے کہ مجہے ۶۳۳ھ مین اسکندریہ مین رہنے کا اتفاق ہوا۔
ایک روز مین کتاب الکامل مبرد کی اور کتاب العقد ابن عبد ربہ کی مطالعہ کرتا تہا پس کتاب
العقد کی فصل ما غلط فیہ علی الشعراء مین دیکہا کہ مبرد نے کتاب الروضہ مین ابو نواس
شاعر کے شعر مین غلطی بیان کی تہی اور وہ یہہ ہے کہ ابو نواس نے حمقار کا لفظ اپنی شعر مین
مرد کیواسطے ایراد کیا ہے اور عرب کو حمقار نہین کہتی بلکہ احمق کہتی ہین اور حقیقت مین یہہ غلطی مبرد
کی ہے کیونکہ ابو نواس کا منشا بیان کسی مرد کی صفت کا نہین تہا بلکہ اوسنے دختہ عورت
کا ارادہ کیا ہے سو ابن خلکان کہتا ہے کہ اس حال کے مطالعہ کرنیکے تہوڑے دن بعد مینے خواب
مین دیکہا کہ مین شہر حلب مین مدرسہ قاضی بہاء الدین معروف بابن شداد مین علم پڑہ رہا ہون
اور ظہر کی نماز کا وقت ہوا ہے اور ہم سب ظہر کی نماز سے فارغ ہوکر مسجد سے نکلنے کی منتظر ہین پس
مین کیا دیکہتا ہون کہ ایک شخص اخیر صف مین نماز پڑہ رہا ہے کسی نے حاضرین سے مجہے کہا کہ
یہہ ابو العباس مبرد ہے مین اوسکے پاس جا کہڑا رہا یہانتک کہ وہ نماز سے فارغ ہوا پہر مینے
سلام کیا اور کہا کہ مین آپکی کتاب الکامل مطالعہ کرتا ہون اوسنے کہا تونے میری کتاب روضہ
کو دیکہا مینے کہا نہین اور درحقیقت سے مینے وہ کتاب کبہی پہلے نہ دیکہی تہی مبرد نے کہا اوٹہہ کہڑا
ہو کہ تجہے دکہاؤن اور وہانسے مجہو اپنے گہر لیگیا اور ایک بڑے کتب خانہ کے آگے بیٹہکر کتابین
تلاش کرنے لگا اور مین ایک گوشہ مین بیٹہا تہا پس کتاب روضہ اوسنے نکالکہ مجہے دی مینے
کہا کہ اوستادون نے تمہاری اس کتاب پر اعتراض کیا ہے مبرد نے کہا کہان مینے ابو نواس
کا شعر پڑہا مبرد نے کہا بیشک ابو نواس نے غلطی کی ہے جب مینے دختہ کا نام ذکر کیا تو مبرد
حیران اور شرمسار ہوکر انگشت بدندان ہوا اور وہ اسی حال مین تہا کہ مین خواب سے بیدار ہوا
مبرد پیر کے دن یوم عید الاضحی ۲۱۰ھ یا ۲۰۷ھ مین پیدا ہوا اور پیر کے دن ۲۸ ماہ ذی الحجہ
یا ذیقعد ۲۸۶ھ مین بغداد مین فوت ہوا۔ اور قاضی امام یوسف نے اسکا جنازہ پڑہا ہو
ظاہری ابو بکر محمد ابن داود بن ظاہر بن علی اصبہانی المعروف بظاہری فقیہہ ادیب شاعر ظریف تہا

ابو العباس بن شریح سے اسکی اکثر مناظرے ہوتے تھے۔ جب اسکا باپ داؤد فوت ہوا تو یہہ اسکی جگہہ مسند نشین ہوا اور اپنے باپ کے مذہب کو رواج دینے لگا لوگوں نے اسکو صغیر سمجھکر پوشیدہ ایک شخص کو اتنی اسکیطرف بھیجا اور سکر کی تعریف پوچھی اسنے کہا کہ جب شراب اسقدر تاثیر کرے کہ آدمی کے سب غم والم دور ہوجاویں اور وہ اپنے اندرونی راز ظاہر کرنے لگے تو اوسکو مست کہاجاتا ہے یہہ جواب سکو پسند آیا اونھے اسکی بہت تحسین کی اسنے عنفوان جوانی میں ایک کتاب زہرۃ نام جسمین نکات عجیبہ اور لطائف غریبہ علم ادب اور شعر کے ہین تصنیف کی ابن خلکان نے اسکی یہہ شعر بیان کئے ہین ⁂

لکل امرء ضیف یسر بقربہٖ وما لی سوی الاحزان والھم من ضیف

لہ مقلۃ ترمی القلوب بسھم اشد من الضرب المدامی بالسیف

یقول خلیلی کیف صبرک بعدنا فقلت وھل صبر فاسال عن کیف

اور اسنے کتاب الوصول الی معرفۃ الاصول اور کتاب الانذار اور کتاب الاعذار اور کتاب الانتصار تصنیف کین اور ۴۲ سال کا ہو کر دوشنبہ کے دن ۹ ماہ رمضان ۲۹۷ھ مین فوت ہوا ⁂

ابن جریر طبری

ابو جعفر محمد ابن جریر طبری علم تاریخ مین بڑا ماہر ہوا ہے اور تاریخ اس کی مشہور ہے اور اس مین ابتداء پیدائش جہان سے ۳۰۲ھ تک کے حالات درج ہین اور وہ تاریخ اپنے فن مین بے نظیر ہے۔ روایت کرتے ہین کہ ایک روز اس نے اصحاب سے کہا کہ کیا تم اسبات پر خوش ہو کہ مین نے ایک تاریخ حضرت آدم کے زمانے سے لیکر ابتک کے واقعات مین بنائی ہے انہوں نے ضخامت پوچھی ابن جریر نے کہا تیس ہزار ورق۔ انہوں نے کہا کہ اسکی دیکھنے مین عمر فارغ ہوجاویگی جریر نے کہا نہایت افسوس ہے کہ تم سست ہو گئے ہین اور اسکو مختصر کیا وزیر ابو محمد علی بلعمی نے منصور بن نوح سامان کے حکم سے اوسکا ترجمہ کیا اور ترکی مین بھی اوسکا ترجمہ کیا گیا ہے جو آجکل روم مین متداول ہے۔ ۲۶ شوال شنبہ کے دن ۳۱۰ھ مین بغداد مین فوت ہوا اور اپنے گھر مین دفن کیا گیا ⁂

ابن السراج نحوی

ابو بکر محمد ابن سہل بن سہیل نحوی سر دفتر علمائے کرام و سر آمد فضلائے عظام ہی نحو اور ادب مین کامل مکمل تھا ادب مبرد سے حاصل کیا اور بہت لوگون نے اس سے فایدہ پایا تصنیفات اسکی اوسوقت مین مشہور اور مستند ہوئی کتاب الاصول (یہہ کتاب اپنی اور کتابون سے اچھی تصنیف کی ہی) کتاب جمل الاصول - کتاب الموجز کتاب الاشتقاق - شرح کتاب سیبویہ - کتاب الریاح والہوا کتاب الجمل - کتاب الواصلات اسکی تصنیفات سے ہین شعر مین اسکو بڑا دخل تھا اور فصیح کہتا تھا اتوار کے دن ماہ ذی الحجہ ۳۱۶ھ مین فوت ہوا - سراج بفتح سین مہملہ و رای مشددہ نسبت عمل سروج کی طرف ہے ❊

ابن دُرَید

ابو بکر محمد بن حسن ابن دُرَید بن عتاہیہ بصری علم لغت اور ادب اور شعر مین امام زمانہ تھا تاریخ بغداد مین لکہا ہی کہ یہہ شخص بصرہ مین کوچہ صالح مین ۲۲۳ھ مین پیدا ہوا اور شہر عمان مین نشو و نما پائی اور جزائر بحر اور بصرہ اور فارس مین علم پڑہتا رہا علم لغت اور نحو اور ادب مین اسنے بڑا کمال پیدا کیا یہہ شاعر اخیر عمر بغداد مین آیا اور مرتے دم تک وہین رہا اوسوقت کے شعرا و فضلا اسکو اعلم الشعرا اور اشعر العلما کہتے تھے اسنے کتاب الجمہرہ کتاب الاشتقاق - کتاب السروج واللجام کتاب الخیل الکبیر کتاب الخیل الصغیر کتاب الانواء - کتاب المقتبس کتاب الملاحن کتاب رواۃ العرب - کتاب اللغات کتاب السلاح - کتاب غرایب القرآن - کتاب المجتبی تصنیف کین اور یہہ شخص شراب بہت پیا کرتا تھا کہا ایکمرتبہ ابن شاہین اسکی ملاقات کیواسطے اسکے گہر گیا کیا دیکہتا ہی کہ شراب کی صراحیان پڑی ہوئی ہین اوسوقت ابن دُرید کی عمر نوے سال سے زیادہ تہی - ماہ شعبان ۳۲۱ھ مین بغداد مین فوت ہوا جسوقت اسکے جنازہ کو اوٹہا کر لیگئے تو ایک اور جنازہ ابو ہاشم جبائی معتزلی کا آتے دیکہا اسوقت لوگون نے بڑا افسوس کیا کہ ابن درید اور ابو ہاشم کے مرنے سے علم لغت اور کلام مر گیا ہے وہ دونو خیزرانہ یا عباسیہ مین جو بغداد مین ایک مقبرہ کا نام ہے دفن کیے گئے - دُرَید تصغیر ہے ادرد کی

ابن انباری نحوی

ابوبکر محمد بن ابی قاسم بن بشار بن حسن انباری نحوی نحو و ادب میں علامہ زمان فہامہ دوران تھا۔ تفسیر قرآن اور کتاب غریب الحدیث اور کتاب خلق الانسان۔ کتاب خلق الفرس۔ کتاب الامثال کتاب المقصور والممدود۔ کتاب المونث والمذکر وغیرہ تصنیف کیں۔ اسکو تین لاکھہ شعر قرآن کے شواہد میں یاد تھے اور کہتے ہیں کہ اسکو ایک سو بیس تفسیرین قرآن کی باسانید یاد تھیں اور اسکی تصنیف سے کتاب غریب الحدیث ۴۵ ہزار ورق کی اور کتاب شرح الکافی ہزار ورق کی اور کتاب الہات ہزار ورق کی اور کتاب الاضداد اور کتاب الجاہلیات سات سو ورق کی ہے ولادت اسکی یکشنبہ کو دن گیارھویں ماہ رجب ۲۷۱ھ میں ہوئی اور عید النحر کے دن ۳۲۸ھ کو فوت ہوا ۔

ابن مُقلہ

ابوعلی محمد بن علی بن حسین بن عبد اللہ معروف با بن مقلہ ماہ شوال ۲۷۲ھ میں پیدا ہوا۔ اور ۳۱۶ھ میں امام مقتدر باللہ عباسی نے اسکو اپنا وزیر بنایا پھر ۳۲۰ھ میں امام قاہر باللہ نے عہدہ وزارت اسکو عطا فرمایا پھر حوادثات زمانہ سے اسقدر اسکی پنجہ کو رنجہ کیا کہ اوسکا داہنا ہاتھہ کاٹا گیا مگر پھر منصب وزارت اسکو ملا اور بازو سے قلم باندہکر لکھتا رہا پھر معزول ہوا اور اسکی زبان کاٹی گئی ابن مقلہ خوشنویسی میں یگانہ اور خط کوفی کا موجد تھا۔ اسکے بعد ابن البواب نے اسکی طرز کو رونق دی اور مشہور زمانہ ہوا۔ ابن مقلہ اپنا ہاتھہ کاٹا ہوا دیکھکر رویا کرتا تھا اور کہتا تھا کہ میں اس ہاتھہ سے خلفا کی عہدہ وزارت پر تین مرتبہ مقرر ہوکر کام کو انجام دیتا رہا اور دو دفعہ قرآن مجید کو لکھا اور آخر اسطرح کاٹا گیا کہ جسطرح چور کا ہاتھہ کاٹا جاتا ہے۔ ابن مقلہ کاتب ہی نہ تھا بلکہ شعر بہت فصیح کہتا تھا چنانچہ اس کے تین شعر یہہ ہیں ۔

اذا اتی الموت لمیقاتہ ۔ فدع عن قول الاطباء

وان مضی من انت صب بہ ۔ فالصبر من فعل الالباء

ما اشد من شئی بنی آدم ۔ اشہی من فقد الاحباء

جسوقت موت اپنے وقت پر آئی تو طبیبونکی کہنے سے بچاؤ نکرا اور جسپر تو عاشق ہی اگر وہ چلا جائے تو
صبر کرنا داناؤنکا کام ہے کوئی چیز بنی آدم پر دوستون کی فقدان سے کڑوی نہین ہے ابن مقلہ
شوال ۳۲۸ھ مین مرگیا اور بادشاہ کی گھر مین دفن کیا گیا پہر اوسکی اہل وعیال نے بادشاہ سے اوسکی
نعش مانگی تو وہ اونکو دیگئی اور اوسکی بیٹے ابو الحسین نے اُسکو اپنے گہر لاکر دفن کیا پہر اوسکی زوجہ دینار
نام نے وہانسے نکال کر اپنے گہر مین دفن کیا اور حسن اتفاق اور عجائبات زمانہ سے یہہ بات ہے کہ ابن
مقلہ کو تین دفعہ وزارت ملی ایکدفعہ موصل مین اور دو دفعہ شیراز مین اور بعد مرنیکی بہی تین دفعہ دفن کیا گیا

ابو نصر فارابی معلم ثانی

ابو نصر محمد بن طرخان بن اوزلغ فارابی ترکی حکیم مشہور تہا سب حکیم ارسطو کو معلم اول اور اسکو معلم
ثانی کہتے تہے علم فلسفہ منطق موسیقی مین بڑا کامل تہا اور ان علوم مین اسکی بڑی تصنیفات ہین اور
یونانی سے عربی مین بہت کتابین ترجمہ کین مسلمان فلسفیونکا امام گنا جاتا ہی شیخ ابو علی سینا
بہی اسکا متبع ہی اور اسی کی کتابین پڑہکر اُسنے فلسفہ مین کمال پیدا کیا ہے۔ یہہ حکیم اپنے شہر
مین پیدا ہوا اور وہین پرورش پاکر جوان ہوا۔ ابن خلکان سے روایت ہی کہ ایکدفعہ یہہ حکیم
ترکی لباس پہنکر سیف الدولہ کے دربار مین گیا کچہہ دیر کہڑا رہا بادشاہ نے اُسکیطرف متوجہ ہوکر
کہا کہ بیٹہہ جا۔ ابو نصر نے کہا کہان جہان تم بیٹہے ہو وہان یا جہان مین کہڑا ہون بادشاہ نے
کہا جہان تم کہڑے ہو حکیم یہہ بات سنکر سب حاضرین سے آگے بڑہا اور سیف الدولہ کی مسند پر اوسکی
ہم پہلو ہو بیٹہا بادشاہ کو یہہ امر ناگوار گذرا وہان اُسکی پاس چند خاص غلام کہڑے تہے بادشاہ
نے اونکو اُس زبان مین جو اون سے خاص بات چیت کرنیکے واسطے مقرر کئے ہوئے تہی فرمایا کہ اسنے
بڑی بے ادبی کی ہے مین اس سے چند مسئلے دریافت کرونگا اگر اسنے اونکا جواب باصواب دیا تو خیر
ورنہ تم اسکو یہان سے اُٹہا دینا حکیم نے اُس زبان مین کہا بادشاہ کو صبر کرنا چاہیے کیونکہ انجام کار
اپنی معلوم ہو جاویگا سیف الدولہ نے کہا تم یہہ زبان جانتے ہو اسنے کہا کہ ہان علاوہ ستر زبانون سے
زیادہ جانتا ہون پہر بادشاہ کا خیال تہا کہ مباحثہ ہوتا رہا آخر کار یہ سب پر غالب آیا بعدہ سیف الدولہ نے

اس سے پوچھا کہ آپکو کہانے پینے کی حاجت ہی حکیم نے کہا نہین پہر اُس نے کہا راگ سنوگے حکیم نے
کہا ہان سنونگا پس مغنی حاضر ہوے اور سرود گانے لگے فارابی نے اُن سب کے نقص بیان کیے
اور اپنی جیب سے چند ٹکڑے لکڑیونکے نکالکر اونکو جمع کیا اور ایک ساز بنایا اور بجانا شروع کیا جسکی تاثیر
سے سیف الدولہ اور اوسکے اراکین ہنستے ہنستے بیطاقت ہوگئے پہر حکیم نے اوسکو اکہاڑا اور نئی طرز کا
اَور ساز بنا کر بجایا جسکے باعث تمام حاضرین رونے لگے بادشاہ کا دربار ایک ماتم سرا بن گیا تیسری
دفعہ حکیم نے پہر ساز بدلکر بجایا جسکی تاثیر یہہ ہوئی کہ سب سوگئے حکیم نے جب سبکو بے خبر پایا تو ساز وہان
ہی رکہدیا اور اسپر لکہا کہ ہذا عمل الفارابی اور خود اوٹھکر چلا آیا فجر کو جب بادشاہ اور اراکین بیدار ہوگئے
تو ساز کو دیکہکر معلوم کیا کہ وہ حکیم ابو نصر فارابی تہا ہرچند تلاش کیا نہ ملا کہتے ہین کہ قانون ساز کو اسنے
بنایا ہے۔ تاریخ ابو الفدا مین لکہا ہے کہ سیف الدولہ نے اسکا یومیہ ۴ درہم مقرر کیا ہوا تہا یہہ حکیم
تارک دنیا تہا اسلئے اسپر قناعت کرتا تہا اسی سال سے زیادہ عمر کا ہوکر دمشق مین ۳۳۹ھ مین مرگیا اور بادشاہ ...

مطرز باوردی

ابو عمر محمد بن عبد الواحد عالم باعمل تارک الدنیا تہا ثعلب نحوی کا غلام تہا مدت تک اوسکے پاس رہا اور
فاضل اجل ہوا اور بسبب کثرت توغل علم لغت کے اوسمین امام مشہور ہوا اور تصنیفات مین کثرت اشتغال
کے باعث اکتساب معیشت سے محروم رہا اسواسطے بڑا مفلس تہا اور وسعت روایت اور کثرت درایت
کے باعث ادبای زمانہ اسکو کاذب تصور کرکے اسکی نقل لغت کو نہ مانتے تہے یہہ شخص صرف
اپنے حافظہ کی اقتضا پر تصنیف کرتا تھا لغت مین اسنے تیس ہزار ورق کی کتاب لکہی ۲۶۱ھ مین پیدا
اور ۳۴۵ھ مین فوت ہوا باورد جسکو ابیورد بہی کہتے ہین خراسان مین ایک چہوٹا سا شہر ہے ٭

ابن ہانی اندلسی

ابو القاسم یا ابو الحسن محمد بن ہانی ازدی اندلسی شاعر نامور تہا اشعار عرب اسکو بہت یاد تہے اور اسکو حاکم
اشبیلیہ کے پاس اسکی بڑی شان وشوکت اور ثروت و منزلت تہی مگر بہت لہو و لعب مین پڑکر
مذہب فلسفہ سے متہم ہونے کے باعث سے بڑی بڑی تکالیف اوٹہائین ۳۶۲ھ مین ۳۶ سال کی عمر مین قتل ہوا

ابن قوطیہ اندلسی

ابوبکر محمد بن عمر بن عبد العزیز بن ابراہیم بن عیسی بن مزاحم معروف با بن قوطیہ اندلسی علم لغت اور ادب مین یگانہ تہا اور شاعر جید الشعر ملیح المادہ سریع البداہت تہا چنانچہ ایک شاعر نے ابن قوطیہ کو دیکہکر کہا

من این اقبلت یا من لا شبیہ لہ ۔۔۔ ومن ھو الشمس والدنیا لہ فلک

اسنے فی البدیہہ یہہ کہا

من منزل یعجب النساک خلوتہ ۔۔۔ وفیہ ستر علی الفتاک ان فتکوا

یعنی تو اے بے نظیر اور وہ شخص کہ دنیا کی آسمان کے لئے آفتاب ہے کہانسے آیا ہے اسنے جواب دیا ایسی محل سے کہ اوسکی خلوت عابدونکو خوش لگتی ہے اور اوسمین خونریزونکے واسطے اگر وہ خونریزی کرین تو پردہ ہے ۔ وفات اسکی ماہ ربیع الاول ۳۶۷ھ مین ہوئی ۔ قوطیہ قوط بن حام بن نوح کیطرف منسوب ہے جو شاعر مذکور کی جدہ کا نام ہے ۔

ازہری

محمد بن احمد بن ازہر بن طلحہ بن نوح ازہری کنیت اسکی ابو منصور تہی علم لغت اور ادب مین یگانہ زمانہ تہا کتاب تہذیب اللغۃ اور تفسیر التقریب اور تفسیر الفاظ المختصر وغیرہ اس نے تصنیف کین ۲۸۲ھ مین پیدا ہوا اور ۳۷۰ یا ۳۷۱ھ مین شہر ہرات مین فوت ہوا ۔

زُبیدی نحوی

ابوبکر محمد بن حسن بن عبد اللہ بن مذحج بن محمد بن عبد اللہ بن بشر زبیدی علم نحو اور لغت مین یگانہ عصر اور وحید دہر تہا علم سیر اور اخبار عرب مین شہر اندلس مین اپنا ثانی نہ رکہتا تہا ۔ اسکی تصنیفات اسکی کمال علمی پر دال ہے مختصر کتاب العین اور کتاب طبقات النحویین واللغویین اور نحویون اور لغویون کے حالمین جو مشرق اور اندلس مین ابو الاسود دوئلی کے زمانہ سے لیکر اپنے شیخ عبد اللہ نحوی ریاضی کے زمانہ تک ہوئے ہین لکہی ۔ کتاب ہتک ستور الملحدین ۔ کتاب الواضح فی العربیہ کتاب الابنیۃ فی النحو وغیرہ تصنیف کی مستنصر باللہ اندلس کے حاکم نے اپنے لڑکے ولیعہد ہشام موید باللہ کی

اتالیقی کیواسطے اسکو مقرر کیا زبیدی شاعر ماہر کثیر الشعر تہا - یکم ماہ جمادی الآخر ۳۷۹ھ جمعرات کے دن ۶۳ برس کا ہوکر فوت ہوا - زبید ملک یمن میں ایک بڑے قبیلہ کا نام ہے جس سے کئی صحابی ہوئے ہین ؏

خوارزمی

ابو بکر محمد بن عباس خوارزمی شاعر مشہور اور ادیب معروف تہا اسکو طبرخزی بہی کہتے تہے کیونکہ طبرستان سے تہا اور ان دونون اسمون سے مرکب کرکے اسکا نام رکہا گیا علم لغت مین اپنے عصر مین مشار الیہ بالبنان تہا لکہتے ہین کہ ابو بکر مذکور نے ایک مرتبہ مقام ارجان مین صاحب بن عباد کی خدمت مین جانیکا قصد کیا دروازہ پر پہونچا تو دربان کو کہا کہ صاحب کو اطلاع دے کہ ایک ادیب اذن کے واسطے دروازہ پر کہڑا ہے دربان نے صاحب کو خبر دی صاحب نے کہا کہ مین نے التزام کیا ہے کہ اوس ادیب کو اپنے پاس آنے دونگا جسکو بیس ہزار شعر عربی کا یاد ہوگا جب دربان نے ابو بکر کو یہہ حکم سنایا تو اوس نے کہا کہ صاحب سے پوچہو کہ مردونکے شعر یا عورتون کے پس جب صاحب نے یہہ بات سنی تو جان لیا کہ ابو بکر خوارزمی ہے پس اندر آنیکی اجازت دی اور آپسمین ملکر نہایت خوش ہوئے ابو بکر نے شام سے آکر نیشاپور مین سکونت اختیار کی اور پندرہوین ماہ رمضان ۳۸۳ھ مین فوت ہوا

تنوخی شاعر

قاضی ابو علی محسن بن ابو القاسم علی بن محمد بن ابی الفہم داؤد بن ابراہیم تنوخی شاعر ماہر اور ادیب متبحر اور مورخ غیر متعصب تہا علم و فضل مین بغداد مین اپنی نظیر نہ رکہتا تہا عربی مین دیوان نہایت فصیح و بلیغ تصنیف فرمایا اور کتاب الفرج بعد الشدہ اور کتاب المستجاد اسکی اعلی تصنیفات سے ہین یہہ شاعر ۳۲۷ھ مین پیدا ہوا اور ۳۸۴ھ مین فوت ہوا ؏

ابن سکرہ

ابو الحسن محمد بن عبد اللہ بن محمد معروف بابن سکرہ ہاشمی بغدادی شاعر نامور اولاد علی بن مہدی بن ابو جعفر منصور خلیفہ عباسی سے تہا - ثعالبی کہتا ہے کہ ابن سکرہ فن شعر اور صنایع و بدایع مین ید طولی رکہتا تہا ظرافت اور ملاحت اور بلاغت اور صباحت مین نہایت مشہور تہا ایک دیوان ۵۰ ہزار

بہت سی زیادہ اشعار کا تصنیف کیا اور یہہ دو شعر جو ابن خلکان کے ترجمہ میں مذکور ہوتے ہیں ابن سکرہ کے ہیں ؎

انا والله هالك آيس من سلامتي | او ارى الغمامة التي قد اقامت قيامتي

یہہ شاعر گیارہویں ماہ ربیع الآخر ۳۸۵ھ میں دمشق میں فوت ہوا ؎

ابن طرار جریری

قاضی ابو الفرج معافی بن زکریا بن یحیی معروف با بن طرار نہروانی فقیہہ ادیب شاعر عالم فاضل تھا نفطویہ وغیرہ سے علم ادب حاصل کیا اور مشاہیر علما و فضلا نے اس سے روایت کی ابن رحج روایت کرتا ہی کہ یہہ شخص ایک رئیس کے گہر گیا وہان چند ادیب بیٹہے ہوئے تہے انہون نے اس سے کہا کہ ہم کونسی علم میں مذاکرہ و مباحثہ کریں اس نے رئیس کو کہا کہ آپکے کتب خانہ میں سب علوم کی کتابیں موجود ہیں آپ غلام سے کہیں جو کتاب سے آوے اسمیں مذاکرہ و مباحثہ کیا جاویگا راوی کہتا ہے کہ اس بات سے اسکا جمیع علوم و فنون میں تبحر معلوم ہوتا ہے روایت میں بہی ثقہ تہا اور شعر بہی نہایت فصیح و بلیغ کہتا تھا اس کے یہہ شعر ہیں ؎

ما لك العالمين ضامن رزقي	فلماذا املك الخلق رقي
قد قضى لي بما علي وما لي	خالقي جل ذكره قبل خلقي
صاحب البذل والذي في يساري	ورفيقي في عسرتي حسن رفقي
فكما لا يرد عجزي رزقي	فكذا لا يجر رزقي حذقي

حمیدی صاحب جامع صحیحین روایت کرتا ہی کہ میننے معافی کے ہاتھہ کا لکہا ہوا دیکہا ہی کہ معافی کہتا ہی کہ میں ایک بر حج کیواسطے گیا اور ایام تشریق میں مقام منی میں کہڑا تہا کہ کسی نے آواز دی اے ابو الفرج میننے سمجہا کہ مجہی کو بلایا ہی پہر یہہ خیال کرکے کہ شاید کسی اور کی کنیت ہو میننے جواب دیا پہر اسنے کہا کہ اے ابو الفرج معافی میننے چاہا کہ جواب دون لیکن یہہ خیال آیا کہ شاید کوئی اس نام کا ہی سو خاموش ہو رہا پہر اسنے آواز دی اے ابو الفرج معافی بن زکریا نہروانی میننے کہا اب تو کوئی

شک باقی نہین رہا پس مینے جواب دیا اُسنے کہا تو نہروانی مشرقی ہی اور مین نہروانی مغربی کو بلاتا ہون پس مین کنیت اور نام اور باپ کا نام اور نسبت کی متفق ہونیسے نہایت متعجب ہوا۔ اور مجکو معلوم ہوا کہ مغرب مین بہی ایک نہروان ہے۔ اسنے چند مفید کتابین تصنیف کین اور پنجشنبہ کے دن ۷ ماہ رجب ۳۰۳ھ مین پیدا ہوا اور دوشنبہ کے دن ۱۸۔ ذی الحجہ سنہ ۳۹۰ ہجری مین نہروان عراق مین فوت ہوا۔ جریری جریر طبری کیطرف منسوب ہے کیونکہ وہ اسکا مجتہد تہا اور یہہ اُسکی مذہب کا مقلد تھا ؎

سلامی شاعر

ابوالحسن محمد بن عبید اللہ بن محمد بن یحیی بن جلیس مخزومی سلامی شاعر بے نظیر تہا اسنے بیس برس کی عمر مین شعر کہنا شروع کیا۔ بغداد مین پیدا ہوا اور ابہی لڑکا ہی تہا کہ موصل مین گیا وہانکی بڑے بڑے شعرا و فصحا مثل ابو عثمان خالدی اور ابوالفرج اور ابوالحسن تلعفری وغیرہ اسکی دیکہنے کیواسطے آئے اور جسوقت اسکی عمر اور حداثت سن کو دیکہا اور اسکی اشعار کی فصاحت و بلاغت پر غور کی تو نہایت متعجب ہوئے اور کہنے لگے کہ یہہ شعر اسکی نہین خالدی نے کہا کہ اسکی امتحان کا مین ضامن ہون پس ایک عظیم الشان مجلس شاعرون کی جمع ہوئی اور سلامی ہی اوسمین تھا سلامی کے امتحان کا ارادہ کر رہے تہے کہ اوپر سے مینہہ برسا اور زمین پر برف پڑی خالدی نے اوس برف پر آگ ڈالدی اور کہا اے دوستو اسکی بیان مین شعر کہو سلامی نے فی البدیہہ اسی مضمون کی شعر کہی حاضرین سنکے متعجب ہوئے اور اوسکی فصاحت و بلاغت کا اقرار کیا اور اوسکی علم کی تعریف کی۔ مگر تلعفری اپنے پہلے ہی قول پر رہا سلامی نے اوسکی ہجو مین شعر کہے سلامی کی قدر و منزلت صاحب بن عباد کے پاس بڑہی تہی یہانتک کہ اسنے صاحب سے عضد الدولہ بن بویہ کے پاس شیراز مین جانیکا قصد کیا صاحب نے اسے ابن بویہ کے پاس شیراز مین بہیجا اور اوسنے اپنے وزیر کا قائم مقام کیا عضد الدولہ جب سلامی کو دیکہتا تھا تو یہہ کہتا تہا کہ عطارد آسمان سے میرے پاس آیا ہے جسوقت عضد الدولہ مر گیا تو سلامی کا دل وہانسے برانگیختہ ہوا اور ادہر مملکت کے فتح و ابتدا مین سلامی کا لڑکا فوت ہوا پہر تو اور گہبرایا اور بغداد مین واپس آیا۔ سلامی ۴۔ جمادی الاول پنجشنبہ کی

دن سنہ ۳۹۳ھ مین فوت ہوا اسلامی دار السلام کیطرف جو نام بغداد کا ہے منسوب ہے

شریف رضی

ابوالحسن محمد بن طاہر ذی المناقب ابی احمد بن علی زین العابدین بن حسین بن علی بن ابیطالب رضی معروف بموسوی ثعالبی اپنی کتاب یتیمۃ الدہر مین اسکی حالین لکھتا ہے کہ شریف رضی ابہی دس برس کا نہو تہا کہ آثار بزرگی اور ریاست کے اس سے ظاہر ہوئی تہی اسنے ایک دیوان چار جلد کا عربی مین تصنیف کیا۔ ابوالفتح ابن جنی بیان کرتا ہے کہ شریف رضی ابن سیرافی نحوی کے پاس آیا۔ اور اسوقت مین بچہ صغیر سین دس برس سے کم عمر کا تہا ابن سیرافی نحوی اسکو علم نحو پڑہانے لگا۔ اعراب کا ذکر ہوتے ابن سیرافی نے کہا ہم کہین رأیت عمر؟ تو علامت نصب کی عمر مین کونسی ہے رضی نے کہا بغض علی کا ابن سیرافی اور حاضرین اس بات کو سنکر حیران ہوئے اسنے تہوڑی مدت مین قرآن مجید یاد کر لیا اور نحو و لغت مین استاد کامل ہوا اسکی دیوان کو کئی آدمیون نے جمع کیا مگر سب سے اخیر ابو حکیم خیری نے جمع کیا کہتے ہین کہ شریف اشعر قریش تہا ولادت اسکی ۳۵۹ھ مین بغداد مین ہوئی اور چہٹی محرم یوم یکشنبہ ۴۰۶ھ مین فوت ہوا۔

قزاز قیروانی

ابو عبد اللہ محمد بن جعفر تمیمی نحوی عالم اجل اور فاضل اکمل تہا علم نحو اور لغت مین یگانہ تہا اسنے اپنی تالیفات گوناگون اور تصنیفات بوقلمون سے اہل علم کو بڑا فایدہ پہنچایا لغت مین کتاب الجامع بہت مفید تصنیف کی اور اسکو مفید ہونیکے باعث بڑی شہرت پائی اور عزیز بن معز عبیدی والی مصر کے کہنے سے ایک کتاب ہزار ورق کی نحو مین ایسی عمدہ تصنیف کی کہ پہلے اسکے کسی نے ایسی کتاب نہ بنائی تہی شعر عاشقانہ اکثر کہتا تہا اور وہ سب مقبول طبایع اہل فن ہوتے تہے وفات اسکی ۴۱۲ھ مین ہوئی قزاز منسوب ہے قز یعنی قز کیطرف

مہیار شاعر

ابوالحسن مہیار بن مرزویہ کاتب اصل مین مجوسی تہا ۳۹۴ھ مین شریف رضی کے پاس آکر مسلمان ہوا شعر مین سرخیل اہل زمانہ تہا ایک دیوان عربی چار جلد مین تصنیف کیا۔ ایکدن ابوالقاسم بن برہان نے کہا کہ مہیار تونے اسلام لانیسے دوزخ کے ایک زاویہ سے دوسرے زاویہ کیطرف انتقال کیا کیونکہ پہلے تو مجوسی

تہا اپنا مسلمان ہوکر آنحضرت کی اصحابونکو سب دیتا ہی یہہ سنہ ۴۲۸ھ مین مرگیا ۔

شریف بیاضی

ابو جعفر مسعود بن عبد العزیز بن محسن بن حسن بن عبد الرزاق بیاضی شاعر اجل اور ادیب اکمل تہا شعر اسکی حسن ابجہ لطافت اور فصاحت و بلاغت مین اعلی درجہ کی خوبی رکہتی ہتے - روایت کرتی ہین کہ سنہ ۴۵۹ھ مین جسوقت شرف الملک ابو سعید محمد بن منصور خوارزمی نے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی قبر پر گنبد بنوایا اور وہان ایک بڑا مدرسہ تیار کرایا اور ارکین سلطنت و اعیان دولت اپنے ہمراہ وہ مکان عالیشان دیکہانیکے واسطے لیگیا تو کہین سے یہہ شاعر بہی آ موجود ہوا اور اسنے یہہ شعر پڑہے ۔

الم تر ان العلم کان مبددا ۔ فجمعہ ہذا المغیب فی اللحد

کذلک کانت ہذہ الارض میتۃ ۔ فانشرہا فعل العمید ابی سعد

ابو سعد نے یہہ شعر سنکر اسکو بڑا انعام دیا اور مال و دولت سے مالا مال کیا یہہ شاعر سنہ ۴۶۸ھ مین بغداد مین مرگیا ۔

ابن حیوس شاعر

ابو الفتیان محمد بن سلطان بن محمد بن حیوس ملقب بمصطفی الدولہ شاعر نامور و الا قدر تہا عربی مین نہایت عمدہ دیوان تصنیف کیا اور امرا و روسا کی مدح مین کئی قصیدے کہے اور ہزارون درہم و دینار انعام پائے اور بنی مرداس سے اسنے بہت صلے اور جائزے حاصل کرکے ایک مکان عالیشان حلب مین بنایا ابن خیاط شاعر مذکور سنہ ۴۷۲ھ مین اسکی پاس آیا اور یہہ اشعار لکہکر اسکی خدمت مین بہیجے ۔

لم یبق عندی ما یباع بدرہم ۔ وکفاک منی منظری عن مخبری

میرے پاس کوئی چیز باقی نہین رہی جو ایک درہم کو بیچی جائے اور میری شکل میری حالت کی کفایت کرتی ہو ۔

الا بقیۃ ماء وجہ صنتہا ۔ عن ان تباع واین این المشتری

مگر اپنی آبرو کو بیچنے سے نگاہ رکہا ہے اور کہان مشتری ہے کہ وہ بہی خریدے ۔ ابو الفتیان نے کہا اگر وانت نعم المشتری کہتا تو بہت اچہا ہوتا یہہ شاعر دمشق مین سنہ ۳۹۴ھ مین پیدا ہوا اور حلب مین سنہ ۴۷۳ھ مین فوت ہوا ۔

ابن عمار اندلسی

ذوالوزارتین ابوبکر محمد بن عمار مہری اندلسی شاعر اجل اور ادیب بے بدل تھا ۴۲۲ھ مین پیدا ہوا۔ اور ہاجی اسقدر تھا کہ تمام ملوک اندلس کی اسکی تیز زبانی سے خوف کرتے تھے خصوصاً معتمد علی اللہ کو بڑا خوف تھا اسلئے اوسنے اسکو بڑا رتبہ دیا تھا مگر یہہ اوسکی نافرمانی کرتا تھا اور اوسکی ہجو مین شعر بہی کہتا تھا چنانچہ معتمد علی اللہ نے ایک رات کسی حیلہ سے اسکو قتل کر کے ایک نادم سی کہا کہ اوسے قبر مین ڈالدے یہہ واقعہ ۴۷۷ھ مین ہوا۔ ابن عمار شاعر بے نظیر تھا چنانچہ اوسکے ایک مشہور قصیدے کی یہہ شعر ہین ؏

ادر الزجاجة فالنسیم قد انبرى والنجم قد صرف العنان عن السرى

شراب کے شیشے کو پہیر کیونکہ نسیم چلی ہے۔ اور نجم نے رات کی سیر سے باگ پہیری ہے ؏

والصبح قد اھدى لنا کافورہ لما استرد اللیل منا العنبرا

اور صبح اپنا کافور ہمکو تحفہ دیا۔ جب کہ رات نے ہم سے عنبر لوٹا لیا تہی قبیلہ مہرہ کہ فتح بن حیدان بن الحاف بن قضاعہ کی طرف منسوب ہے ؏

ابن ابی الصقر

ابو الحسن محمد بن علی بن حسن بن عمر معروف بابن ابی الصقر واسطی علم ادب اور شعر مین مشہور آفاق ہوا ہے۔ ولادت اسکی پیر کے دن ۱۲۔ ماہ ذیقعد ۴۰۹ھ مین ہوئی اور پنجشنبہ کے دن ۱۴۔ ماہ جمادی الاول ۴۹۸ھ مین واسط مین فوت ہوا ؏

ابن الہباریہ

شریف ابو یعلی محمد بن محمد بن صالح ہاشمی عباسی معروف بابن الہباریہ نظام الملک مین لقب شاعر نامور تھا لیکن ہاجی اور بدگو اسقدر تھا کہ شاید کوئی شخص اسکی زبان سے بچا ہوگا اکثر اشعار ہجو اور ہزل مین کہتا تھا۔ کتاب نتائج الفطنہ فی نظم کلیلہ ودمنہ اسکی تصنیف ہے اور اسکے دیوان کہیر تصنیف کیا اور کتاب الصادح والباغم کلیلہ ودمنہ کی طرز پر جسکی دو ہزار بیت مین دس سال کے عرصہ مین لکہی کر ۵۰۴ھ مین فوت ہوا۔ ہباریہ نام جدہ مادری ابو یعلی کا ہے ؏

ابیوردی شاعر

ابوالمظفر محمد بن احمد ابیوردی شاعر لطیف الطبع تھا اپنے دیوان اشعار کو عراقیات اور نجدیات اور وجدیات وغیرہ مین تقسیم کیا انساب عرب مین بڑا ماہر تھا۔ تصانیف اسکی بکثرت ہین چنانچہ اسنے تاریخ ابیورد اور تاریخ نسا اور کتاب المختلف والموتلف لکھی اور لغت مین بہی بہت کتابین تصنیف کین اور یہہ شعر اسنے شراب کی صفت مین بہت اچھا کہا ہے ؁

ولها من ذاتها طرب   فلهذا یرقص الحبب

شراب کی ذات مین ایسا طرب ہے کہ جسکی باعث سے حباب رقص کرتا ہے پنجشنبہ کے دن ۲۰ ربیع الاول ۵۰۷ھ مین اصفہان مین زہر دیا گیا ابیورد خراسان مین ایک قصبہ کا نام ہے ؁

ابوالعرب قرشی

ابوالعرب مصعب بن محمد بن ابی الفرات قرشی صقلی مشہور شاعر جزیرۂ صقلیہ کا باشندہ تھا۔ خلیفہ معتمد عباد اشبیلہ نے پانچ سو دینار اسکیطرف بہیجے اور اوسکو اپنے پاس بلایا یہہ شاعر ۴۲۳ھ مین جزیرہ صقلیہ مین پیدا ہوا۔ اور ۴۶۴ھ مین جب روم کا اس پر غلبہ ہوا تو یہہ وہانسے بہاگ کر معتمد بن عباد کیطرف گیا۔ ابن صیرفی کہتا ہے کہ مینے ۵۰۶ھ مین سنا تہا کہ وہ اندلس مین زندہ ہے واللہ اعلم

مسعود لاہوری

مسعود بن سعد لاہوری یہہ شخص مسعود سعد سلمان کر کے مشہور ہے آبا و اجداد اسکے ہمدان کے رہنے والے تھے اسکا باپ سعد بن سلمان ہمدان سے ہندوستان کو آیا اور شہر لاہور مین ایام سلطنت غزنویہ مین سکونت اختیار کی سعد نے یہان آکر شادی کی اور مسعود پیدا ہوا اور یہان ہی اسنے پرورش پائی اور علمائے کبار اور فضلائے والا قدر سے تعلیم پا کر کمال حاصل کیا اور سلطان ابراہیم کو جب اسکے جوہر و لیاقت کی خبر ہوئی تو بڑی عزت و توقیر کر اسے بلوا کر کسی شہر کا حاکم بنایا۔ مسعود خود بہی شعر عربی اور فارسی اور ہندی کہتا تھا اور شعرا کو بہی بہت دوست رکہتا تھا یہہ دو شعر اسکے نمونہ کے طور پر درج کئے جاتے ہین ؁

ولیل کان الشمس ضلت ممرها   ولیس لها نحو المشارق مرجع

بہت راتین گویا آفتاب وہین اپنی راستہ بہول گیا اور مشارق کیطرف اسکے واسطے مرجع نرہا ؎

فقلت لقلبی طال لیلی ولیس لی من الھم منجاۃ وفی الصبح مفزع

میننی اپنی دل سی کہا کہ اب میری رات لمبی ہوی اور مجکو غم سی خلاصی نہوی اور آنکہونمین فزع ہی وفات اسکی ۵۳۳ھ میں ہوی

ابن صائغ اندلسی

ابوبکر محمد بن باجہ تجیبی اندلسی معروف بابن صائغ شاعر نامور تہا صاحب قلاید العقیان (ابو نصر فتح بن محمد بن عبید بن خاقان قیسی) اپنی کتاب مین اسکو فرقہ معطلہ مین لکہتا ہی اور کہتا ہے کہ اسکا مذہب حکیمانہ اور فیلسوفانہ تہا۔ کتاب مطمح الانفس مین لکہا ہی کہ اسکا خیال بالکل اجرام فلکی کیطرف تہا اور یہانتک اسمین مستغرق ہوا کہ کلام اللہ کو ہی العیاذ باللہ تمسخر اور ہزل شروع کیا اور اسکا یہہ مقولہ تہا کہ جو کچہہ کرتا ہی دورہ زمانہ کا کرتا ہے۔ اور آدمی مثل نباتات کے ہین اور انکا مرنا انقطاع اور اقتطاف ہی۔ باذنجان مین ۵۳۳ھ مین زہر دیا گیا ؎

علامہ زمخشری مصنف تفسیر کشاف

ابو القاسم محمود بن عمر بن محمد بن عمر خوارزمی زمخشری المعروف بجار اللہ زمخشری علم تفسیر اور حدیث اور نحو اور لغت اور بدیع اور بیان اور معانی اور ادب مین امام زمانہ تہا لوگ ممالک دور دراز سی اسکی پاس آتی تہے اور علوم و فنون مین اس سے مستفید ہوتی تہی علامہ مذکور نے تفسیر کشاف اور محاجات بالمسایل نحویہ۔ اور مفرد اور مرکب فی العربیہ اور فایق حدیث کی بیان مین۔ اور اساس البلاغت لغت مین اور ربیع الابرار اور نصوص الاخبار۔ اور متشابہ اسامی الرواۃ۔ اور النصایح الکبار۔ اور النصایح الصغار۔ اور ضالۃ الناشد اور الرایض فی الفرایض۔ اور مفصل فی النحو۔ اور مقامات وغیرہ عمدہ عمدہ کتابین تصنیف کی ہین۔ روایت کرتے ہین کہ علامہ زمخشری کی ایک ٹانگ ٹوٹی ہوی تہی اور لکڑی کے آسرے سے چلتا پہرتا تہا اور وجہ سقوط کی یہہ تہی کہ ایک مرتبہ خوارزم سی اسکو کہین جانیکا اتفاق پڑا رستہ مین برف کی کثرت سی ایک ٹانگ اسکی ساقط ہوی۔ کہتی ہین کہ اسکی پاس ایک محضر نامہ تہا جس مین ہزارون معتبر لوگون کی شہادتین اسپر تہین کہ علامہ کی لات برف سی

ساقط ہوئی ہی کسی جرم شرعی سی نہین کاٹی گئی - اور بعض مورخ یون بیان کرتی ہین کہ زمخشری
جب فقیہہ حنفی دامغانی کی ملاقات کیواسطی گیا تو دامغانی نے اس سے ٹانگ کی ساقط ہونیکی وجہ
پوچھی اسنے یون بیان کیا کہ یہہ میری والدہ کی بد دعا کا اثر ہے جو اُسنے میری حق مین بچپن
مین کی تھی اور وجہ اسکی یہہ ہے کہ ایک دفعہ مینے ایک چڑیا کو پکڑ کر اوسکی لات کو ایک رشتہ سی باندھکر
اوسی چھوڑ دیا اور اوسکا دوسرا سرا اپنے ہاتھہ مین رکہا اور وہ چڑیا ایک آلے مین جا گھسی مینے زور
سے اوس رشتہ کو یہانتک کہینچا کہ اوسکی لات جدا ہوگئی جب مین جوان ہوا ایکبار اسے طلب علم کو
نکلا تو راستہ مین چارپایہ سے گر پڑا اور میری ٹانگ ٹوٹ گئی - ہرچند علاج کیا مگر کچھہ فائدہ نہوا اخیر نوبت
لات کے کاٹنے کی پہونچی - یہہ فاضل بدہ کے دن ۲۷ ماہ رجب ۴۶۷ھ کو زمخشر مین پیدا ہوا اور عرفہ کی
رات جرجانیہ خوارزم مین ۵۳۸ھ مین فوت ہوا - اور جار اللہ اسکو اسواسطی کہتے ہین کہ یہہ مدت تک مکہ مین رہا -

ابن جوالیقی لغوی

ابو منصور موہوب بن ابی طاہر احمد بن محمد جوالیقی بغدادی فنون ادب مین امام اجل تھا علم ادب
خطیب ابو زکریا تبریزی سے حاصل کیا بڑا عقیل فہیم ثقہ متدین تھا - شرح ادب الکاتب والمعرب
اور تکملہ درۃ الغواص حریری اسی تصنیف کین خلیفہ مقتفی باللہ کا پانچون نماز مین امام ہوتا تھا علم
نحو اور لغت مین عدیم المثل تھا سنہ ۴۶۶ھ مین پیدا ہوا اور یکشنبہ کے دن پندرھوین محرم ۵۳۹ھ مین
بغداد مین فوت ہوا جوالیقی محل جوالیق یا بیع جوالیق کیطرف منسوب ہے *

ابن قیسرانی

ابو عبد اللہ محمد بن نصر بن صغیر بن داغر بن محمد بن خالد بن نصر بن داغر بن عبد الرحمن بن مہاجر بن
خالد بن ولید مخزومی خالدی حلبی شرف المعالی عدۃ الدین معروف بابن قیسرانی شاعر نامور اور
سخنور نکتہ پرور تھا سر گروہ شعرای مجیدین اور سر دفتر ادبای ماہرین تھا ابن منیر اور ابن قیسرانی
مین مہاجات اور وقایع اور مشاجرات شاعرانہ حد سی زیادہ ہوتی چنانچہ اسکا ذکر ابن منیر کے
ترجمہ مین مذکور ہوا ابن خلکان لکھتا ہی کہ مینے حلب مین ابن قیسرانی کا دیوان جو خاص اوسکی اپنی ہاتھہ

کا لکہا ہوا تھا دیکہا اور اوس دیوان سے کچہہ نقل بہی کیا ولادت اسکی ۴۷۸ھ مین عکا مین ہوئی اور دمشق مین ماہ شعبان ۵۴۸ھ مین فوت ہوا۔ خالدی خالد بن ولید مخزومی کیطرف منسوب ہے ؏

عتابی

ابو منصور محمد بن علی بن ابراہیم بن زبرج نحوی عتابی علم نحو اور لغت و ادب مین استاد کامل تھا اور خوشنویسی مین بہی بے نظیر تھا علم ادب شریف ابو السعادات ہبۃ اللہ سے حاصل کیا ماہ ربیع الاول ۴۸۴ھ مین پیدا ہوا اور شنبہ کی رات ۸ جمادی الاول ۵۵۶ھ مین فوت ہوا عتاب بفتح عین مہملہ و تشدید تا مثناۃ فوقانیہ عتابین کیطرف منسوب ہے جو بغداد کے غربی محلہ کا نام ہے ابو منصور نے اسکو ترک کر کے جانب شرقی کو اختیار کیا تھا اور ابو عمرو کلثوم بن عمرو بن ایوب عتابی جو شاعر مشہور ہو گذرا ہے وہ عتاب بن سعد بن زہیر بن جشم کیطرف منسوب ہے یہہ شخص مؤخر الذکر بڑا شاعر فصیح البیان قنسرین کا باشندہ تھا۔ ہارون رشید وغیرہ کی تعریف مین اس نے کئی قصائد منظوم کئے اسکی تاریخ وفات معلوم نہین ہوئی

مؤید الوسی

ابو سعید مؤید بن محمد بن علی بن محمد الوسی شاعر ماہر تھا اکثر شعر عشقیہ اور ہجائیہ کہتا تھا عراق کے روسا اور عمائد کی مدح مین بہی اسنے کئی قصیدے کہے عماد کاتب خریدہ مین لکہتا ہے کہ مؤید شاعر مقبول خواص و عوام اور مالک اراضی و املاک اور صاحب ریاست و ایالت تہا پہر لکایک حوادث زمانہ مین مبتلا ہو کر گرفتار ہوا کہ نہ وہ ریاست رہی اور نہ وہ ثروت و جاہ بلکہ امام مقتفی باللہ کی قید مین دس برس سے زیادہ مقید رہا اور مستنجد باللہ کی خلافت مین ۵۵۵ھ مین رہائی پائی مگر دس سال محبس کی ظلمت کے سبب سے اسکی آنکہو نکا نور جاتا رہا پہر شہر موصل مین گیا اور وہان ۲۴ ماہ رمضان پنجشنبہ کے دن ۵۵۷ھ مین فوت ہوا اور ولادت اسکی ۴۹۲ھ مین موضع الوس مین ہوئی تہی آلوس بضم ہمزہ ایک ناحیہ کا نام ہے جو دریاے فرات کے کنارہ پر واقع ہے ؏

ابن الکیزانی

ابو عبد اللہ محمد بن ابراہیم بن ثابت بن ابراہیم بن فرج کنانی مقری ادیب لبیب مصر کا رہنے والا

معروف بابن الکیزانی شاعر نامور سخنور متقی پرہیزگار یگانہ زمانہ تھا اسنے ایک دیوان عربی مین تصنیف کیا
جسکے شعر ورع اور تقویٰ سے بہرے ہین ابن خلکان کہتا ہے کہ مجھے اسکا یہہ شعر نہایت پسند آیا ؎

اذا لاق بالمحب غرام فکذا الوصل بالحبیب یلیق

جب عاشق کو شوق لائق ہے تو اسیطرح وصل حبیب کو لائق ہے ۹ ماہ ربیع الاول یا محرم ۵۶۲ھ مین فوت
ہوا اور امام شافعی کی قبہ کے پاس دفن کیا گیا جہان زیارت گاہ مخلوقات ہے اور کیزانی عمل
کیزان یعنی کیزان کیطرف منسوب ہے اور اسکی اجداد مین سے کوئی شخص یہہ کام کرتا تھا ؎

رصافی شاعر

ابو عبد اللہ محمد بن غالب اندلسی رصافی شاعر فصیح البیان تھا اسکے اشعار لطیف اور ابیات لطیف و عجیب
اور مرغوب خاطر خواص و عوام تھے ؎ مهفهف کالغصن الا انه هو الباب عند لقائه
یعنی ہے معشوق باریک کمر مثل شاخ کے کہ عقلین اوسکے دیکھنے سے حیران ہوتی ہین ؎ واضحی نیام وقد
تکامل ہذا ہ عرق فقلت الورد رش بمائه یعنی چاشت کیوقت تک سوتا تہا اس حالین کہ اسکے رخسار کے
پسینہ کی تاج تہی مینے کہا کہ گلاب کے پہول نے اپنا عرق چہڑکا ہے وفات اسکی ماہ رمضان ۵۷۲ھ مین ہوئی ؎

ابلہ بغدادی

ابو عبد اللہ محمد بن بختیار بن عبد اللہ معروف بابلہ بغدادی شاعر بے نظیر تھا عماد کاتب خریدہ مین بیان
کرتا ہے کہ یہہ شاعر سپاہیانہ وضع رکہتا تھا اور شعر پر مذاق لکہتا تھا اور اوس کے اکثر شعر معنی گا تی
تھے چنانچہ اس کے قصیدہ کا ایک شعر یہہ ہے ؎

لا یعرف الشوق الا من یکابدہ ولا الصبابۃ الا من یعانیہا

شوق کو نہین پہچانتا مگر وہ جو اوسکی رنج کو کہینچے اور نہ عشق کو جانتا ہے مگر وہ جو اوسکی تکلیف اوٹہائے
اور حسن تخلیص مین یہہ شاعر ضرب المثل ہے ۵۷۹ھ یا ۵۸۰ھ مین بغداد مین مرگیا ابلہ بمعنی معروف
ہے یا نام باعتبار ضد کے ہے کیونکہ یہہ شاعر نہایت ذکی اور ذہین تھا اور نام ہی باعتبار ضد کے
ہین جیسے سودہ کا نام کافور مثل مشہور ہے ؎ ع برعکس نہند نام زنگی کافور

تاج الدین خراسانی

ابو سعید یا ابو عبد اللہ محمد بن ابی السعادات عبد الرحمن بن محمد بن مسعود بن احمد بن حسین بن محمد مسعودی ادیب کامل تھا۔ مقامات حریری کی شرح ایسی طویل اور جامع نکات و اشارات پانچ جلدوں میں لکھی کہ کسی نے پہلے اوسکی مانند شرح نہیں لکھی اور یہہ شرح بڑی مشہور ہوئی اور ہر ایک خاص و عام اسکو پسند کرتا تھا۔ ماہ ربیع الآخر ۵۲۲ھ میں پیدا ہوا اور ماہ ربیع الاول ۵۸۴ھ کو دمشق میں فوت ہوا۔

ابن تعاویذی

ابو الفتح محمد بن عبید اللہ کاتب معروف با بن تعاویذی شاعر نامور اور مشہور نکتہ پرور تھا اخیر عمر میں ۵۷۹ھ میں نابینا ہوا اور بعد نابینا ہونے کے کئی شعر اپنی نابینائی اور جوانی کے غم میں کہے اور نابینا ہونے سے پہلے ایک عمدہ دیوان تصنیف کیا۔ ولادت اسکی دسویں رجب جمعہ کے دن ۵۱۹ھ میں اور وفات ۲ شوال ۵۸۳ھ کو بغداد میں ہوئی۔ تعاویذی نسبت طرف عمل تعویذ کے ہے ۔

موفق الدین اربلی

ابو عبد اللہ محمد بن یوسف بن محمد بن قائد موفق الدین اربلی علم عربی میں امام تھا اور انواع شعر میں ماہر علم عروض اور قوافی اور تنقید شعر میں یگانہ تھا صغر سن میں اسنے شعر کہنا شروع کیا بڑے بڑے فاضل عالم نحو کے مسائل مشکلہ کے پوچھنے کیواسطے اسکے پاس آتے تھے۔ زین الدین ابو المظفر یوسف بن زین الدین والی اربل کی تعریف میں بہت اچھا قصیدہ منظوم کیا اور بڑی عمر پائی ۳ ربیع الآخر …ھ میں اربل میں فوت ہوا ۔

ابن المعلم نجم الدین

ابو الغنائم محمد بن علی بن فارس بن علی بن عبد اللہ بن حسین بن قاسم معروف با بن معلم واسطی نجم الدین لقب شاعر فصیح اللسان اور عذب البیان تھا چونکہ اسکے شعر ملیح اور پر مذاق اور مطبوع خاطر خاص و عام ہوتے تھے اسواسطے بہت جلدی مشہور ہو جاتے تھے ۔ اشعار و کتابت کی باعث اسکی بڑی قدر و منزلت ہو گئی تھی اسکی شعر کے شوق کا یہہ باعث تھا کہ جب یہہ شعر کہتا تھا تو فقرا اور منتسب

بسلسلہ شیخ احمد بن رفاعی اونکو یاد کرتے تھے ابن معلم اور ابن تعاویذی مین معارضہ ادبیانہ ہوتے تھے اور ابن تعاویذی اسکی ہجو بہی کرتا رہا - ابن معلم کہتا ہے کہ ایک مرتبہ بغداد مین میرا گذر اوس مکان سے ہوا جہان ابن جوزی وعظ کر رہا تھا اور ہزارون آدمیو نکا ازدحام تھا مین ابن جوزی کے پاس جا بیٹھا اور پہلے ہمارا باہم کچھ تعارف نہ تھا اس اثنا مین ابن جوزی نے میرا ایک شعر استشہاد کیطور پر پڑہا اور کہا کہ ابن معلم نے کیا اچھا شعر کہا ہے بس مین نے اپنے وہان جانے اور اوسکو میرے اس شعر کو استشہاد کیطرح لینے اور مجھے نا پہچاننے سے بڑا تعجب کیا اسکو دیوان نے اسکی حین حیات مین بڑی شہرت پائی - ۱۷ جمادی الآخر ۵۰۱ھ مین پیدا ہوا اور ۴ رجب ۵۹۲ھ مین ہرث مین مرگیا اور ہرث واسطے سے دس فرسنگ کے فاصلہ پر ایک گانو کا نام ہے ٭

ابو الحرم نحوی

ابو الحرم مکی بن ریان ماکسینی صاین الدین اسکا لقب تھا موصل مین اسنے علم قرآن اور علم ادب پڑہا پہر بغداد مین گیا اور وہان ابن خشاب اور ابن عصار اور ابن انباری اور ابن وہان سعید سے علم ادب وغیرہ کی تکمیل کی پہر موصل مین آیا اور وہان علم کا شروع کرنے لگا اور لوگون نے اسکے بہت نفع اٹھایا - ابن مستوفی نے تاریخ اربل مین اسکو جامع فنون الادب اور حجۃ کلام العرب لکھا ہے شعر بہی اچھا کہتا تھا - نو دس سال کی عمر مین نابینا ہوا تھا - ابو العلا معری سے بڑا تعصب رکھتا تھا اور جسوقت اسکا شعر سنتا تھا تو ہنستا تھا اور خود بہی اسکی طرز پر شعر کہتا تھا اور وجہ اسکی یہہ بیان کرتے ہین کہ یہہ دونو نابینا تھے اور ادب مین شریک تھے شنبہ کی رات ۲ شوال ۶۰۳ھ مین شہر موصل مین فوت ہوا - ماکسینی ماکسین کیطرف منسوب ہے اور ماکسین ایک چھوٹا سا شہر نہایت عمدہ اور خوبصورت نہر خابور کے کنارے پر جزیرہ کے مضافات سے ہے

فخر الدین رازی

ابو عبد اللہ محمد بن عمر بن حسین بن حسن بن علی تیمی بکری طبرستانی الاصل رازی مولد فخر الدین ابن خطیب عالم اجل اور فاضل اکمل علامہ زمان فہامہ دوران تھا کئی فنون مین اسنے تصنیف کی

اور اسکی تصنیفات سے بہت مشہور تفسیر کبیر اور مطالب العالیہ اور نہایۃ العقول اور شرح اشارات
اور شرح کلیات قانون ہے عربی مین شعر بھی فصیح کہتا تہا اور وعظ بھی کرتا تھا اور وعظ مین وجد و رقت
اور بکا و اسپر غالب ہوتا تہا ہرات مین اسکی مجلس وعظ مین ارباب مذاہب او مقالات کے آتی اور سوال
کرتے اور جواب باصواب پاتے تہے شہاب الدین غوری کی ملازمت مین اسکا بڑا درجہ اور رتبہ ہوا اور
اسنے بہت مال و متاع حاصل کیا اور جبکہ کہین سوار ہوکر جاتا تھا تو تین سو طالب العلم اسکی ہمراہ
ہوتے تہے - غرض فضایل و فواضل امام فخر الدین کے شمار سے باہر ہین اور اس کے اشعار
عربی جو سراسر پند و نصیحت سے بہرے ہوے ہین یہہ ہین ؎

نہایۃ اقدام العقول عقال ۔ و اکثر سعی العالمین ضلال
و ارواحنا فی وحشۃ من جسومنا ۔ و حاصل دنیانا اذی و وبال
و لم نستفد من بحثنا طول عمرنا ۔ سوی ان جمعنا فیہ قیل و قالوا
و کم قد رأینا من رجال و دولۃ ۔ فبادوا جمیعا مسرعین و زالوا
و کم من جبال قد علت شرفاتہا ۔ رجال فزالوا و الجبال جبال

علما اس سے مستفید ہونیکے واسطے ممالک دور و دراز سے آتے تھے اور رفایز المرام ہوکر مشہور زمانہ ہوتے
تہے مدت تک مدرسہ خوارزم مین مدرس رہ کر علوم و فنون سے لوگونکو فایدہ پہونچاتا رہا - ۲۵ رمضان
سنہ ۵۴۴ یا ۵۴۳ھ مین پیدا ہوا اور عید کے دن اول تاریخ ماہ شوال سنہ ۶۰۶ھ مین ہرات کی مدرسہ مین فوت
ہوا روایت کرتی ہین کہ سنہ ۵۹۵ھ مین جب یہہ فاضل سلطان غیاث الدین غوری کے پاس فیروزکوہ مین آیا اور
سلطان نے ہرات مین ایک بڑا عالیشان مدرسہ بنایا اور اسکو بڑی تعظیم و تکریم سے وہان کا مدرس مقرر فرمایا تو
فرقہ کرامیہ کو جو تشبیہ اور تجسیم کے قایل ہین یہہ امر ناگوار گذرا پس فقہاے کرامیہ اور حنفیہ اور شافعیہ فیروزکوہ مین غیاث الدین کے
دربار مین جمع ہوے اور قاضی عبد المجید بن عمر المعروف بابن قدوہ کا جو فرقہ کرامیہ کا سرگروہ تھا فخر الدین سے مناظرہ ہوا جب
غیاث الدین وہانسے چلا گیا تو فخر الدین نے ابن قدوہ کو گالی گلوچ دینی اور ایذا رسانی شروع کی اور ابن قدوہ نہایت ادب سے
مقابلہ کرتا رہا جبکا یہہ نتیجہ ہوا کہ کرامیہ نے ایک بہا مفسدہ برپا کیا اور غیاث الدین نے اسکو وہانسے نکالدیا اور یہہ ہرات مین واپس آیا اور

ابن اثیر جزری برادر عزالدین صاحب تاریخ کامل

مبارک - بن محمد بن محمد بن عبدالکریم المعروف بابن اثیر جزری عزالدین جزری صاحب تاریخ
کامل کا بہائی ہے علم تاریخ اور ادب اور نحو اور حدیث اور تفسیر مین بڑا ماہر تھا علم نحو اسنے ابن دہان
سے حاصل کیا تصنیفات بدلیع اور رسایل وسیعہ اسنے تصنیف کئے کتاب الانصاف فی الجمع بین الکشف
والکشاف اور کتاب فی صنعتہ الکتابتہ اور ابن دہان نحوی کی کتاب الفصول کی شرح بدیع
نام اور ایک دیوان عجیب وغریب تصنیف کیا جزیرہ ابن عمر مین ۵۴۴ھ مین پیدا ہوا اور پنجشنبہ کے
دن سلخ ذالحجہ ۶۰۶ھ مین شہر موصل مین فوت ہوا - کہتے ہین کہ اسکی لات کو تشنج ہو گیا تھا
اسلئے ناچار ہو کر خانہ نشین ہوا ایک شخص مغرب کا باشندہ اسکے بہائی عزالدین کو آکر کہنے لگا کہ
مین اسکا علاج کرتا ہون اور صحت ہونے تک کچھہ اجرت نہ لونگا - اور روغن بنا کر اسکی لات کو
مالش کرنے لگا تہوڑے دنون مین آثار صحت کے نمایان ہونے لگے اسنے اپنے بہائی عزالدین کو
کہا کہ اس طبیب کو کچھہ دیکر رخصت کر دینا چاہیے کیونکہ اب مین بیماری کے باعث بڑے آرام مین
ہون اور کسی رئیس وزیر کے یہان مجہے جانا نہین پڑتا بلکہ وہ خود مشورہ کیواسطے میرے پاس
آتے ہین اگر مین تندرست ہو گیا تو پہر مجکو وہی تکلیف جانے آنیکی ہو گی اوسکے بہائی نے طبیب کو
کچھہ دیکر رخصت کیا اور یہہ چند روز زندہ رہکر اسی بیماری سے فوت ہوا جزیرہ ابن عمر ایک شہر
موصل کے شمال کیطرف واقع ہے چونکہ دجلہ نے چارونطرف سے اوسکا احاطہ کیا ہوا ہے اسواسطے
اسکا نام جزیرہ پڑا واقدی کہتا ہے کہ ایک شخص عبدالعزیز بن عمر نام نے اہل برقعید مین سے اوسکو بنایا ہے واللہ اعلم

ابن دہان نحوی

ابوبکر مبارک بن ابیطالب مبارک وجیہہ لقب المعروف بابن دہان نحوی شہر واسط مین پیدا ہوا
اور وہین پرورش پائی اسنے ابن سواوی شاعر وغیرہ سے علم تحصیل کیا اور ابن انباری اور ابن خشاب
نحوی کی مصاحبت اور مجالست سے بڑا فایدہ پایا پہلے حنبلی تہا پہر حنفی ہوا پہر مدرسہ نظامیہ مین
علم نحو کا مدرس مقرر ہوا اور اوس مدرسہ کے بانی نے یہہ شرط کی ہوی ہے کہ اس عہدہ پر شافعی آئے

مقرر کیا جاویگا اسلیے یہہ شافعی ہوا یہہ شخص بڑا بیہودہ گو اور حریص اور مدعی تہا ۵۲۲ھ مین شہر واسط مین پیدا ہوا اور ۶۱۲ھ مین بغداد مین فوت ہوا

مظفر الاعمی شاعر

ابو العز مظفر بن ابراہیم بن جماعہ بن علی بن شامی بن احمد بن ناہض بن عبد الرزاق شاعر مجید اور ادیب اریب اور عروضی تہا اور علم عروض مین ایک مختصر رسالہ بہی اسنے تصنیف کیا شعر بہت فصیح کہتا تھا ولادت اسکی پانچوین جمادی الآخر ۵۴۴ھ بیرون ملک مصر مین ہوی اور ہفتہ کے دن ۹ محرم الحرام ۶۲۳ھ مین مرگیا

ابن عنین شاعر

ابو المحاسن محمد بن نصر الدین بن نصر بن حسین بن عنین انصاری شرف الدین لقب کوفی اصل دمشقی مولد شاعر مشہور تہا اور خاتمہ شعرا کا اسپر ہوا اسکے بعد کوئی شاعر اسکا ہم پلہ نہین ہوا ہجو اور لوگون کے عیب چینی کیطرف بڑا مایل تھا شام اور عراق اور جزیرہ اور آذربیجان اور خراسان اور غزنہ اور خوارزم اور ماوراء النہر وغیرہ ملکونکی سیاحت کی ابن خلکان کہتا ہے کہ مین ابن عنین سے ۶۳۲ھ مین شہر اربل مین ملا لیکن اس سے کچہہ حاصل کرنیکا اتفاق نہوا اور وہ یہی بیان کرتا ہے کہ مینے ملک قاہرہ مین ۶۴۹ھ مین خواب مین دیکہا کہ ابن عنین کے ہاتھ ایک سرخ ورق ہے اور اوسمین تقریباً پندرہ شعر ہین اور ابن عنین کہہ رہا ہے کہ مینے یہہ شعر ملک مظفر والی حماۃ کی مدح مین بنائے ہین اور ملک مظفر اور ابن عنین دونوں اسوقت فوت ہوئے تہے لیکن اوسنے وہ اشعار مجلس مین سنائے اور اونمین مجہے ایک بیت بہت پسند آیا جس کو مینے یاد کرکے لوگون مین مشتہر کیا اور وہ شعر یہہ ہے

والبیت لا یحسن انشاده   الا اذا احسن من شاده

ابن عنین دمشق مین ملک معظم کے وقت عہدہ وزارت پر مامور ہوا یہہ شاعر ۵۴۹ھ مین پیدا ہوا اور ۶۳۰ھ مین فوت ہوا

ابن المستوفی

ابو البرکات مبارک بن ابو الفتح احمد بن مبارک بن موہوب شرف الدین لقب معروف بابن مستوفی

اربلی رئیس جلیل القدر کثیر التواضع واسع الکرم جامع الفضایل والفواضل تھا علم حدیث اور اسماء رجال اور اوسکے تمام متعلقات اور علم ادب اور علم حساب مین مہارت کلی رکھتا تھا ممالک دور دراز سے بڑے بڑے اہل علم استفادہ کیواسطے اسکے پاس آتے تہے اسنے چار جلدون مین تاریخ اربل اور کتاب النظام فی کتاب شعر المتنبی وابی تمام اور ایک دیوان فصیح اور کتاب سر الصنعۃ علم ادب مین تصنیف کی ابو البرکات ۵۶۴ھ مین پیدا ۔ اور ۶۳۷ھ مین فوت ہوا اور اسکا مرثیہ یوسف بن نفیس اربلی معروف بشیطان الشام نے کہا اور یہہ شیطان الشام ۵۸۱ھ مین اربل مین پیدا ہوا اور موصل مین ماہ رمضان ۶۳۲ھ مین فوت ہوا ❊

فقیہہ قمراوی

ابو الفضایل موسی بن محمد بن موسی بن احمد بن عیسی کنانی معروف بقمراوی نجم الدین اسکا لقب تہا اور علم فقہہ اور ادب مین مشہور فاضل تھا اسنے ایک قصیدہ علی قیمر والی مذکور کے بحر دقایقیہ پر کہا تھا جسکے چند شعر یہہ ہین ❊ قد مل مریضک عودہ ✦ ومل لی اوسیرک حسدہ ✦ لم یبق جفاک سوی نفس ✦ زفرات الشوق تصعدہ ✦ ما یقعن فن السحر ✦ الی عینیک ولیسندہ ۔ یہہ فاضل ۵۹۱ھ مین پیدا ہوا اور آخر ماہ صفر ۶۵۱ھ مین فوت ہوا ۔ قمراوی قمراو کیطرف منسوب ہے ۔ جو ایک موضع صرخد واقع شام کے مضافات مین سے ہے ❊

ابن الابار

محمد بن عبد اللہ بن ابی بکر بن عبد اللہ بن عبد الرحمن کاتب معروف اور ادیب مشہور ملقب بابن الابار تہا ۵۹۵ھ مین پیدا ہوا ۔ علم ادب اور تاریخ مین امام وقت تھا فصاحت و بلاغت نظم و نثر عربی مین دستگاہ کامل رکھتا تھا کتاب تحفۃ القادم اور کتاب ایماض البرق وغیرہ اسکی تصنیف ہین حاکم تونس نے اس خیال سے کہ اسکی باعث سے بغاوت پھیلی گی ۶۵۸ھ مین اسکو قتل کردیا ❊

محقق طوسی مصنف اخلاق ناصری ۔ محمد بن حسن طوسی نصیر الدین لقب

بڑا عالم فاضل حکیم فلسفی علامۂ زمان وفہامۂ دوران تہا شہر طوس مین پیدا ہوا اور وہین اسنے پرورش
پائی علم حکمت مین دو واسطہ سے شیخ ابو علی سینا کا شاگرد ہے اکثر علوم وفنون مین اسنے کتابین تصنیف
کین لیکن مشہور شرح اشارات اور شرح صد کلمہ بطلیموس وتجرید در علم کلام واوصاف الاشراف در علم
سلوک واخلاق ناصری وغیرہ ہین چند مدت قہستان اور قلاع ملاحدہ اسماعیلیہ مین رہا اور بعض
وقت محبوس بہی ہوا جب ایلخان نے اس ملک کو فتح کیا تو یہہ فاضل انکی قید سے رہائی پاکر ایلخان
سے ملا۔ اور اسنے اسکی بڑی قدر ومنزلت کی اور اسکو اپنا مصاحب بنایا لوگ تو اسکو شیعہ کہتے ہین
لیکن یہہ اسکے برخلاف اخلاق ناصری مین بیان کرتا ہے ۔ یہہ فاضل کبہی کبہی شعر بہی کہتا
تہا چنانچہ اسنے یہہ شعر بابا افضل کاشانی کیطرف بطریق سوال لکہکر بہیجے تہے۔ نظم۔ اجزای پیالہ
کہ درہم پیوست * بشکستن آن روا نمیدارد دست * چندین سر وپای نازنین وسر ودست
از بہر چہ ساخت وز برای چہ شکست ۔ بابا افضل جو بڑا حکیم اور صوفی تہا اسنے یہہ جواب دیا۔ نظم۔
تا گوہر جان در صدف تن پیوست * از آب حیات صورت آدم بست * گوہر چو تمام شد صدف را بشکست
بر طرف کلاہ گوشہ بنشست ۔ کہتے ہین کہ ۵۹۷ھ مین پیدا ہوا اسی برس اسکا باپ فوت ہوا ۔ اور یہہ ۷۷ سال کا ہوکر ۶۷۲ھ مین فوت ہوا ۔
ابن واصل ۔ قاضی القضاۃ علامہ جمال الدین محمد بن سالم بن واصل فاضل اجل تہا علم منطق ہندسہ اصول فقہ ہیئت
تاریخ مین بڑا ماہر تہا اسنے بہت عمدہ کتابین تصنیف کین ۔ در اغانی کا بہت اچہا اختصار کیا ۔
قشیری بن ابو الفتح محمد مجد الدین علی بن وہب بن مطیع قشیری قوصی قاضی القضاۃ سرد فتر علمای
روزگار اور سر آمد فضلای نامدار تہا علم ادب اور شعر مین مہارت کامل رکہتا تہا اسکے والدین
قوص سے حج کیواسطے چلے آتے تہے تو شنبہ کے دن ۲۵ شعبان ۶۲۵ھ مین راستہ مین یہہ فاضل
پیدا ہوا اور اسنے شہر قوص مین پرورش پائی اور مصر وشام مین جاکر علم حاصل کیا۔ حافظ
فتح الدین کہتا ہے کہ جسقدر مین نے علمای کرام دیکہے ہین انمین سے کوئی اسکے برابر نہین دیکہا
اسنے عربی مین ایک دیوان تصنیف کیا جو فصاحت وبلاغت سے پر ہے کہتے ہین کہ ساتوین صدی
کی ابتدا مین یہہ ہی عالم ہوا ہے امام نووی نے اسکیطرف خط لکہا اور انہین اسنے یہہ شعر درج کیا *

سلطان

لکل زمان واحد یقتدی وھذا زمان انت لا شک واحد

ہر زمانے مین کوئی یگانہ ہوتا ہے جسکی پیروی کی جاتی ہے اور اس زمانہ مین بے شک تو ہی یگانہ ہے گیارہوین ماہ صفر جمعہ کے دن ۴۲۰ھ مین اسکی وفات ہوئی ٭

جمال الدین قرشی صاحب صراح

ابو الفضل محمد بن عمر بن خالد معروف بجمال قرشی عالم فاضل تھا جمیع علوم عربیہ مین اسکو مہارت کامل تہی لیکن سبب سے بڑہکر لغت کیطرف اسکو بہت توجہ تہی اسنے صحاح جوہری کو مختصر کرکے ایک عجیب و غریب کتاب لغت مین لکہی اور اسکا نام صراح فی لغات الصحاح رکہا یہہ کتاب نہایت مفید اور مقبول طبایع اہل فن ہے اس کتاب کے دیباچہ مین اسنے لکہا ہے کہ مینے بہت مدت تلاش کرکے صحاح کو کاشغر کے مدرسہ برہانیہ مسعودیہ سے حاصل کیا چونکہ وہ کتاب بڑی طویل تہی اسلیے اسکا مختصر کرنا شروع کیا اور کاشغر مین ۶۸۱ھ مین اوسکی تسوید سے فارغ ہوا اور دوشنبہ کے دن ۲۳ ماہ ذی القعدہ ۶۸۱ھ مین اوسکو بہمہ وجوہ تیار کرکے قابل استنساخ کیا اسنے اپنی کتاب کی صفت مین یہہ شعر کہے ہین

جاء الصراح من الصحاح مروقا یصفو شرابا ما بہ رنق
یسقی بہ الفرھاش ندمان النھی کاسی فواید مطرف و معتق
فاشرب لتخطی کاسات اذ کیس یحظی بھا و حظ منھا الاحمق

یہہ فاضل آٹہوین صدی ہجری مین فوت ہوا ٭

ابن حیان نحوی

ابن حیان محمد بن یوسف بن علی بن یوسف بن حیان شیخ الزمان وامام النحاة اثیر الدین غرناطی علم نحو ادب اور حدیث و تفسیر مین ید طولے رکہتا تھا تفسیر بحر المحیط اور شرح تسہیل اسکے تصنیف کیے ہین - غرناطہ مین ۶۵۴ھ مین پیدا ہوا اور ۷۴۵ھ مین قاہرہ مین فوت ہوا اوسنے یہانتک کمالیت حاصل کی کہ اپنے اوستاد کی عین حیات ہی مشہور اور مقدم ہوا ٭

قطب الدین شیرازی - محمود بن مسعود بن مصلح فارسی ابو الثنا کنیت قطب الدین لقب

سنہ ۶۴۷ میں پیدا ہوا نصیر طوسی سے پڑھتا رہا اور بغداد و دمشق و مصر میں مدت تک رہا اور تبریز میں آکر متوطن ہوا معقولات میں امام زمانہ تھا شرح مختصر ابن حاجب اور شرح مفتاح اور شرح کلیات قانون اسنے تصنیف کین روم میں بھی گیا اور وہاں کے والی نے اسکی بڑی قدر و منزلت کی اور سیواس کا قاضی بنایا متقی اور پرہیزگار تہا نماز با جماعت پڑہتا اور شرح السنہ بغوی کا اکثر مطالعہ کرتا تہا اور جب کوئی کتاب تصنیف کرتا تھا تو صائم الیوم اور ساہر اللیل ہوتا تھا ماہ رمضان سنہ ۷۱۶ میں فوت ہوا۔

قطب الدین رازی

محمد بن محمد ابو عبد اللہ کنیت اور قطب الدین لقب المعروف بقطب تحتانی علوم عقلیہ و نقلیہ مین امام تہا دمشق میں آیا اور مرتے دم تک وہین رہا تاج الدین سبکی بیان کرتا ہے کہ جب یہ سنہ ۷۶۳ میں دمشق میں آیا تو ہم اسکا شعر سنکر اسکی ملاقات کو گئے اور مباحثہ کیا اور اوسکو منطق و حکمت مین امام اور تفسیر و معانی و بیان و نحو میں بڑا عالم معتبر پایا تفسیر کشاف کا حاشیہ سورہ طہٰ تک اور شرح مطالع اور شرح شمسیہ اور شرح اشارات وغیرہ تصنیف کین ماہ ذیقعدہ سنہ ۷۶۶ھ میں فوت ہوا۔

اقصرائی شارح موجز

محمد بن محمد فخر الدین رازی جمال الدین لقب محقق عارف اور مدقق کامل حسن السیرت تہا مسلسل نام مدرسہ مین مدرس رہا اس مدرسہ کے بانی نے یہہ شرط کی ہوئی تہی کہ اس مدرسہ کا مدرس وہ شخص بنایا جاویگا جسکو صحاح جوہری کی یاد ہوگی پس اقصرائی کے سوا کوئی شخص اسکو نہ ملا جو اس شرط کو پورا کرے۔ اقصرائی نے تفسیر کشاف کا حاشیہ لکہا اور علم بلاغت میں ایضاح کی شرح اور طب مین موجز کی شرح جو آجکل متداول ہے لکہی سنہ ۷۸۰ ہجری کے بعد فوت ہوا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اپنی کتاب انتباہ مین لکہتے ہین کہ اقصرائی اصل مین اق صرائی کیطرف منسوب ہے اور اق کے معنی سفید اور صرائی معرب سرای کا ہے اور سرای کے معنی محل فراخ کے ہیں پس مجموعہ کے معنی سفید محل ہوے

محقق دوانی مصنف اخلاق جلالی

محمد بن اسعد دوانی جلال الدین اسکا لقب تھا علوم عقلی و نقلی مین محقق کامل تھا اسکی ابتدا زمانہ

اسکی کمالات علمی پر دال ہین - اسنے شرح تجرید قوشجی اور شرح مطالع پر حاشیہ لکھا اور اپنے ہمعصر صدرالدین شیرازی کے ساتھہ مباحثے اور مناقشے کرتا رہا جنمین اکثر یہہ ہی غالب رہا اور ایک رسالہ انموذج العلوم تصنیف کیا جسمین علوم مختلفہ اور فنون متفرقہ کے معرکۃ الآرا مسایل کا بیان کیا ہی اسنے اپنے باپ سعدالدین اسعد سے علوم عقلیہ اور فنون ادبیہ اور فقہ و تفسیر اور دیگر علوم حاصل کئے اور اسکی پانچ بڑی بڑی فضلائے جلیل القدر سے علم پڑھا جنمین سے مشہور سید شریف جرجانی ہے اور محقق دوانی صاحب قاموس بھی پڑھتا رہا اور سواے انکی اسکے اوستاد اور بہی بہت ہین جنکا لکھنا موجب طوالت ہے اور اسنے عقاید عضدی کی شرح اور ہیاکل نور کی شرح اور تہذیب المنطق کی شرح اور سورۃ اخلاص کی تفسیر لکھی ہے ۹۰۷ یا ۹۰۸ھ مین قصبہ دوان مین جو کازرون کے پاس واقعہ ہے فوت ہوا

صدرالدین شیرازی

محمد شیرازی علم حکمت اور فلسفہ مین بڑا ماہر تہا اسنے شرح تجرید اور شرح مطالع اور شرح شمسیہ پر حاشیے لکھے اسکی تصنیفات اسکی ذکاوت اور تبحر پر دال ہے اور اکثر اسکی مباحثے محقق دوانی کے ساتھہ ہوتے رہے اسنے شیراز مین مدرسہ بنایا اور اسمین درس دیتا رہا اسکا باپ ملک شیراز کا ایک بڑا رئیس اعظم اور سردار مفخم مرجع الاشراف والاعیان تہا اور اسکا بیٹا غیاث الدین جو تحقیق اور تدقیق مین مشہور فی الآفاق تہا اپنے باپ کی وفات کے بعد اسکا قایمقام ہوا صدرالدین ۸۲۸ھ مین پیدا ہوا - اور ماہ رمضان ۹۰۳ھ مین فوت ہوا اور غیاث الدین ۹۴۸ھ مین مر گیا

علامہ تفتازانی

مسعود بن عمر سعدالدین تفتازانی عالم اجل اور فاضل اکمل تھا ماہ صفر ۷۲۲ھ مین قریہ تفتازان مین جو مضافات نسا مین ہے پیدا ہوا اور تہوڑی مدت مین جمیع علوم سے فارغ ہوا اور علوم و فنون مین اسقدر کمالیت پیدا کی کہ کوئی اسکے ہمسرون سے اسکی درجہ تک نہ پہونچا اور کتب مفیدہ عام اسنے تصنیف کین چنانچہ اسنے زنجانی کی شرح ۱۶ برس کی عمر مین شہر ترمذ مین ۷۳۸ھ مین

بین ہبانی اور مطول اور مختصر المعانی اور سعدیہ شرح شمسیہ اور شرح عقاید اور شرح قسم ثالث
مفتاح سکاکی اور تلویح اور حاشیہ شرح مختصر الاصول عضدی اور فتاوی حنفی اور حاشیہ تفسیر
کشاف وغیرہ کتابین لکہین امیر تیمور گورگان اسکی بڑی عزت کرتا تھا اور اسکو اپنے پاس بڑی
شان وشوکت سے بٹہلاتا تہا اسلئے اسکی ہمسر اسپر بڑا رشک کرتے تھے - علامہ مذکور اور سید
شریف علی جرجانی مین بڑے بڑے مباحثے ہوتے رہے جنکا بیان سید شریف کے تذکرہ مین لکہا
گیا ہے - پیر کے دن ۲۲ محرم سنہ ۷۹۲ھ مین شہر سمرقند مین فوت ہوا اور سرخس مین اسکی نعش
کو بہیجا کہ چار شنبہ کو ۹ جمادی الاول کو دفن کیا میر سید شریف اسکی تاریخ وفات یہہ کہی بیت
عقل را پرسیدم از تاریخ سال رحلتش ❊ گفت تاریخش یکے کم طیب اللہ ثراہ ❊

مجد الدین فیروز آبادی صاحب قاموس

محمد بن یعقوب بن محمد بن ابراہیم بن عمر بن ابی بکر بن احمد بن محمود بن ادریس بن فضل اللہ
بن شیخ الاسلام ابی اسحق گازرونی المشہور شیخ مجد الدین فیروز آبادی لغوی صاحب قاموس وغیرہ
کازرون مین ماہ ربیع الاول ۷۲۹ھ مین پیدا ہوا سات برس کی عمر مین قرآن مجید یاد کرکے
شیراز مین گیا اور علم ادب اور لغت اپنے باپ اور شیخ عبد اللہ بن محمود وغیرہا سے حاصل
کیا اور خوشنویسی اور استحضار لغات مین یگانہ زمانہ ہوا بغداد مین مدت تک مدرس رہا اور اسکے
گرد نواح کے لوگ مستفید ہوتے رہے علم وفضل مین اسقدر ترقی کی کہ ملک اشرف اسمعیل
والی زبید نے اسکی شاگردی اختیار کی اور اپنے لڑکی کی شادی اس سے کردی جس سے اسکو
یہانتک خصوصیت حاصل ہوئی کہ جس ملک مین جاتا تھا اسکی بڑی تعظیم وتکریم وہانکی حاکم بجالاتے
تھے چنانچہ ملک منصور والی تبریز اور سلطان بایزید خان بن عثمان والی روم اور بادشاہ
مصر اور ابن ادریس صاحب بغداد اور امیر تیمور بادشاہ ہند وغیرہ اسکی خدمت اور تواضع حد سے
زیادہ کرتے تھے اسکا مقولہ ہے کہ مینے پچاس ہزار مثقال سونے کی کتابین خریدی ہین
تصنیفات اسکی بکثرت ہے چنانچہ بصائر ذوی التمییز فی لطائف الکتاب العزیز وتنویر المقباس

فتحی الحنفیہ ... تفسیر فاتحۃ الکتاب - در النظم - حال الخلاق - شرح خطبہ کشاف

شوارق الاسرار ... شرح بخاری کی شرح بیس جلد مین - اسعاد بالاسعاد - تحفہ عنبریہ - احاسن

اللطائف فی فضل ... روضۃ الناظر فی ترجمہ شیخ عبد القادر - مرقات وفیہ فی طبقات حنفیہ نزہۃ

الاذہان فی تاریخ اصفہان - درر الغالی - سفر السعادۃ قاموس جو لغت مین معتبر اور بڑی مشہور و

معروف کتاب ہے شرح قصیدہ بانت سعاد وغیرہ تصنیف کین کرمانی کہتا ہے کہ یہہ فاضل نظم و نثر فارسی و

عربی مین یکتائے زمانہ تھا جب یہہ شخص امیر تیمور سے ملا تو اوسنے اسے ایک لاکھ درہم عطا کیا وفات

اسکی زبید مین بیستوین شوال ۸۱۷ھ مین ہوئی اور عمر نوے سال سے زیادہ تھی فیروز آباد

شیراز مین ایک شہر کا نام ہے *

کاتب چلپی مصنف کشف الظنون

مصطفے بن عبد اللہ قسطنطینی المشہور بکاتب چلپی عالم فاضل تھا علم تاریخ مین بڑا ماہر تھا اسنے

ایک کتاب کشف الظنون نام لکہی جسمین تمام کتب مصنفہ اسلام اور قبل اسلام کا حال معہ حالات

اونکے مصنفون کے درج کیا ہے اس قسم کی کتاب آجتک سوائے اسکی کوئی تصنیف نہین ہوئی

اس کتاب کی تسوید و تبییض اسنے ۱۰۵۸ھ مین دو مہینے مین کی اور ۱۰۶۸ھ مین فوت ہوا *

حرف النون

نابغہ جعدی

نابغہ جعدی صحابی جلیل القدر اور شاعر نامور ہوئے ہین انکے نام مین اختلاف ہے بعضے قیس بن عبد اللہ

اور بعضے حبان بن قیس بن عبد اللہ بن عمرو بن عدس بن ربیعہ بن جعدہ کہتے ہین اور وجہ لقب

نابغہ کی یہہ ہے کہ آپ زمانہ جاہلیت مین بہت فصیح شعر کہتے تھے پہر آپنے تیس سال تک بالکل شعر کہنا

ترک کر دیا تہا اور نابغہ لغت مین اسکو کہتے ہین جو بالکل شعر نکہتا ہو پہر یکایک نہایت عجیب

غریب شعر کہنے لگے ہین چونکہ پہلے اونہون نے شعر کہنا ترک کر دیا تہا اسلیے گویا یہہ شاعری نئی پہر جب کہنے لگے

تو نابغہ ہو گئے اور آپ شاعر محسن طویل العمر اور نابغہ ذبیانی سے اسن اور اکبر ہوئے ہین عمر آپکی

ایکسو اسی سال اور بقول بعض دوسو بیس اور بقول اصمعی دوسو تیس سال کی ہو اور عبد اللہ بن زبیر کے عہد تک زندہ رہی زمانہ جاہلیت مین بہی انکی اشعار موحدانہ ہوتے تھے جیسے ؎

الحمد للہ الذی لا شریک لہ ۔ من لم یقلہا فنفسہ ظلما

شکر اوس خدا کا جسکا کوئی شریک نہین جو شخص اس بات کا قایل نہوا وسنے اپنے نفس پر ظلم کیا اور ابو تمام طائی حماسہ مین بہی انکے اشعار لایا ہے ؎

نضر بن شمیل نحوی

ابو الحسن نضر بن شمیل بن خرشہ تمیمی مازنی نحوی بصری فقہ حدیث ادب وغیرہ علوم و فنون مین بڑا ماہر تہا حدیث مین اسکی روایت بڑی معتبر ہے خلیل بن احمد کے مصاحبون مین سے تہا ابو عبیدہ سے روایت ہو کہ جب نضر بصرہ مین افلاس سے تنگ آکر خراسان کو چلا تو تین ہزار محدث اور نحوی اور لغوی اور عروضی اور اخباری نے اسکی مشایعت کی حریری درۃ الغواص مین لکہتا ہے کہ خلیفہ مامون کو اس حدیث مین کہ اذا تزوج الرجل المراۃ لدینہا وجمالہا کان فیہا سداد من عوز سداد بفتح سین یاد تہا نضر نے کہا اے امیر المومنین سداد بالفتح یہان خطا ہے اسکو اسجگہہ بالکسر پڑہنا چاہئے اور یہہ خطا آپکی نہین ہے ہشیم نے یون ہی روایت کی ہے خلیفہ نے کہا ان دونو مین کیا فرق ہے نضر نے کہا سداد بالفتح کے معنی قصد فی الدین اور العمل کے ہین اور سداد بالکسر معنی اور ہر چیز جس سے رخنہ کا انسداد اور نقصان کی تلافی کی جائے۔ خلیفہ نے کہا تمہین کوئی سند بہی یاد ہے اسنے یہہ شعر عرجی شاعر کا پڑہا ؎

اضاعونی وای فتی اضاعوا ۔ لیوم کریہۃ وسداد ثغر

خلیفہ نے اسوقت اسکو پچاس ہزار درہم عطا فرمایا۔ اسکی کتاب الاخبار پانچ جلد مین جسمین پانچ انواع مختلفہ کا بیان ہے اور کتاب السلاح اور کتاب المعانی اور کتاب غریب الحدیث اور اور بہت عمدہ عمدہ کتابین تصنیف کین ماہ ذی الحجہ سنہ ۲۰۴ھ مین شہر مرو علاقہ خراسان مین فوت ہوا

خبز ارزی - ابو القاسم نصر بن احمد بن نصر بن مامون بصری معروف خبز ارزی شاعر

اُمی تھا لکھ پڑھ نہ سکتا تھا مگر شعر گوئی مین لگا نہ تھا اور خبزارزی اسکو اسواسطے کہتے تھے کہ بصرہ کے مربد مین (مربد بصرہ مین ایک محلہ کا نام ہی) ایک دکان مین آرز کی روٹی پکاتا تھا اور اشعار عاشقانہ پڑہتا تھا اور لوگونکا ازدحام اسکے آس پاس رہتا تھا اور اسکے شعر سنکر لوگ بڑے خوش ہوتے تھے اور تالی بجاتے اور اسکے حال کو دیکھکر بہت تعجب کرتے تھے۔ ابو الحسین محمد بن محمد بن لنکک باوجودیکہ شاعر عدیم المثل تھا پھر بہی اسکی دکان پر آکر بیٹہتا اور اسکے شعر سنکر نہایت محظوظ ہوتا تھا۔ ابو الحسین نے نصر کے شعرون کا ایک دیوان جمع کیا نصر مدت تک بغداد مین رہا۔ خطیب نے اپنی تاریخ مین لکہا ہی کہ اسکے دیوان اور مقطعات کی روایت معافی اور ابن ذکریا جریری۔ اور احمد بن منصور بن محمد بن حاتم وغیرہم ایک جماعت نے کی ہے ثعالبی کتاب الیتیمہ مین اسکے قطعہ لایا ہی۔ چنانچہ دو چار شعر یہان بطور نمونہ کے لکھے جاتے ہین

رأیت الهلال ووجه الحبیب فکانا هلالین عند النظر

فلم أدر من حیرتی فیهما هلال السماء أم هلال البشر

ولولا التورد فی الوجنتین وما راعنی من سواد الشعر

مین نے چاند اور معشوق کا چہرہ دیکہا پس وہ دونو دیکہنے مین ہلال تہے مین اون دونون مین حیرت مین آکر نہ سمجھ سکا۔ آسمان کا چاند ہے یا آدمی کا چاند۔ اگر اوسکے دونون رخسار کا رنگ گلابی نہوتا اور مجھے اپنی سیاہ بالون کا نہ ڈراتا ۔

فکنت أظن الهلال الحبیب وکنت أظن الحبیب القمر

تو مین ہلال کو حبیب اور حبیب کو چاند خیال کرتا

فهذا یغیب وذا لا یغیب وما من یغیب کما من حضر

لیکن یہہ غایب ہوتا ہے اور وہ غایب نہین ہوتا اور جو غایب ہو وہ اُس جیسا نہین ہے کہ حاضر ہو یہہ شاعر سنہ ۳۱۷ھ مین فوت ہوا خبز ارزی بضم خاے معجمہ و سکون باے موحدہ و فتحہ زاے بعدہ ہمزہ پھر راے مہملہ پھر زاے معجمہ نسبت طرف خبز ارز کے ہے ۔

ابن قلاقس

ابوالفتوح نصر اللہ بن عبد اللہ بن مخلوف بن علی بن عبد القوی بن قلاقس ملقب بقاضی اعز شاعر
بے نظیر اور عالم جلیل تھا شیخ حافظ ابو طاہر احمد بن محمد سلفی کی صحبت سے اس شخص نے بڑا فائدہ
حاصل کیا اور اوسکی مدح میں نہایت عمدہ قصائد منظوم کیے ۔ اخیر وقت میں بلاد یمن میں گیا
اور عدن میں ابوالفرج یاسر ابی الندی بلال بن جریر محمدی وزیر محمد اور ابوالسعود
عمران بن محمد والی یمن کی مدح میں بہت قصیدہ کہے اور انعام وافر اور مال و متاع بہت سا
لیکر جہاز پر سوار ہوا راستہ میں جہاز ٹوٹ گیا اور تمام مال متاع متصل جزیرہ ناموس کے جو دہلک
کے قریب ہے پانچویں ماہ ذیقعدہ یوم جمعہ ۵۶۳ھ کو غرق ہوا۔ ابن قلاقس تنہا بستہ پھر وزیر
مذکور کے پاس گیا اور ایک قصیدہ نہایت فصیح و بلیغ کہکر لیگیا جسکے عوض میں پھر اوسنے
اسکو بہت سا مال و متاع عطا فرمایا۔ ولادت اس شاعر کی سرحد اسکندریہ میں بہار شنبہ
کے دن ۱۴ ماہ ربیع الاول ۵۳۲ھ میں ہوی اور تیسری شوال ۵۶۷ھ میں فوت ہوا ۔
قلاقس جمع قلقاس اور قلقاس بضم بیخ نبات جسکو پکا کر قوت باہ کے زیادہ ہونے کے واسطے
کہاتے ہیں اور اوسکی مداومت سودا پیدا کرتی ہے

ابوالمرہف نمیری

ابوالمرہف نصر بن منصور بن حسن بن جوشن نمیری شاعر نامور ہوا گویا نابینا تھا ابتدا
میں بغداد میں آیا اور مرتے دم تک وہان ہی رہا قرآن مجید کو یاد کیا۔ اور امام حنبل کے
مذہب کی فقہ پڑہی اور علم حدیث قاضی ابوبکر بن عبد الباقی انصاری اور ابوالبرکات
عبد الوہاب بن المبارک انماطی اور ابوالفضل محمد بن ناصر وغیرہ سے پڑہا اور علم ادب
ابو منصور بن جوالیقی سے حاصل کیا شعر گوئی میں ید طولے رکھتا تہا خلفاء اور وزراء
اور اکابرین کی مدح میں کئی قصائد کہے اور انعام اور صلے پائے اور عربی میں ایک
نہایت فصیح و بلیغ دیوان تصنیف کیا ۱۴ سال کی عمر میں اسکی دونون آنکہین چیچک سے جاتی

مین ۱۳ جمادی الآخر ۵۰۱ھ یوم سہ شنبہ عصر کے بعد رقہ مین پیدا ہوا اور ۲۷ ربیع الآخر ۵۸۶ھ یوم سہ شنبہ بغداد مین فوت ہوا ؎

مطرزی

ابوالفتح ناصر بن ابوالمکارم عبدالسید بن علی مطرزی فقیہ حنفی نحوی ادیب خوارزمی علم لغت اور ادب اور شعر مین یگانہ زمانہ اور امام وقت تھا - تصانیف اسکی بکثرت ہین چنانچہ اسنے مقامات حریری کی مختصر شرح جو طلب براری کے لئے بہت مفید ہے اور کتاب المغرب اون الفاظ عربیہ کے بیان مین جنکو فقہا استعمال مین لاتے ہین اور اقناع فی اللغۃ اور مختصر اصلاح المنطق اور مصباح فی النحو وغیرہ تصنیف کین ہین یہہ شاعر ۵۳۸ھ مین خوارزم مین پیدا ہوا اور وہین ۶۱۰ھ مین فوت ہوا ؎

ابن اثیر جزری

ابوالفتح نصر اللہ بن محمد جزری ابن اثیر مصنف کامل کا بہائی ہے جزیرہ ابن عمر مین پیدا ہوا اور اپنے والد کے ہمراہ شہر موصل مین گیا اور وہان علم ادب اور شعر مین بڑی کمالیت پیدا کی اور کتاب المثل السائر فی ادب الکاتب والشاعر اور الوشی المرقوم فی حل المنظوم تصنیف کین - اور ابو تمام طائی اور بحتری اور دیک الجن اور متنبی کے اشعار جمع کرکے ایک مفید کتاب بنائی ہے اور سوائے انکی اور دیوان اور رسائل عجیب و غریب تصنیف کئے ہیہ ف... ل اپنی کتاب الوشی المرقوم مین لکھتا ہے کہ مینے بے شمار شعر یاد کئے اور دیوان حماسہ اور دیوان ابی عبادہ بحتری اور دیوان متنبی کو حفظ کیا اور کئی سال انکو پڑہتا رہا اب وہ میرے واسطے ایک امر خلقی اور طبعی ہوگیا ہے وفات اسکی ۶۳۷ھ مین ہوئی ؎

حرف الواو

ولید بن یزید

ولید بن یزید بن عبدالملک ۱۲۵ھ مین تخت نشین ہوا مگر لہو و لعب اور فسق و فجور مین یگانہ تھا

قرآن مجید اور خانہ کعبہ کی بھی اسنے بے ادبی کی اور زنا اور شراب نوشی مین سب فاجرون
سے بڑھگیا عربی مین اسکے اشعار اکثر شوخی و بیباکی اور فسق و فجور پر دال ہین چنانچہ
ایک روز اسنے یہہ آیات پڑہی - واستفتحوا وخاب کل جبار عنید من
ورایہ جہنم - تو اوسنے قرآن مجید منگواکر اسکو نشانہ تیر بنایا اور یہہ شعر کہے *

تہدد کل جبار عنید ٭ فہا انا ذاک جبار عنید
اذا ما جئت ربک یوم حشر ٭ فقل یا رب مزقنی الولید

یعنے تو ہر متکبر سرکش کو ڈراتا ہے - خبردار ہو وہ جبار عنید مین ہون - جب دن قیامت کے
تو اپنے خدا کے پاس آئے تو کہہ اے خدا مجھے ولید نے جلا دیا ہے اور اسکی اور بھی
اشعار مضامین فاحشہ سے اسقدر پر ہین کہ جنکے سننے سے نفرت آتی ہے سلطنت کا کام
بھی اسیوجہ سے نا درست رہا اور ایک سال سلطنت کرکے ۱۲۶ھ مین مقتول ہوا *

بحتری شاعر

ابو عبادہ ولید بن عبید بن یحیٰے بن شملال طائی بحتری شاعر نامور اور ادیب نکتہ دان بغنی پیدا
ہتا منبج مین ۲۰۶ھ مین پیدا ہوا اور وہان ہی پرورش پائی پہر عراق مین گیا اور بہت سے
اشعار شہر حلب اور اوسکی گرد نواح کی تعریف مین کہی ابوبکر صوبے اپنی کتاب مین جو
ابو تمام کے حالات مین لکہی ہے - روایت کرتا ہے کہ بحتری کہتا تھا کہ مین حمص مین ابو تمام
کے پاس گیا اور اپنے شعر اوسکو سنائے اور جو شاعر وہان آتا تہا ابو تمام کو ضرور اپنے شعر
سناتا تھا جب ابو تمام نے میرے شعر سنے تو بہت خوش ہوا اور سب شاعرون سے توجہ
چہوڑ کر میری طرف متوجہ ہوا - جب لوگ اوسکی مجلس سے مرخص ہوگئے اوسنے کہا اے بحتری تو نے تو
سب شاعرون سے جنہون نے مجہے شعر سنائے ہین اشعر ہے ابو العلا معری سے کسینے پوچہا
کہ ابو تمام اور متنبی اور بحتری تینون سے کون اشعر ہے ابو العلا نے کہا ابو تمام اور متنبی
حکیم ہین اور ابو تمام شاعر ہے کسی نے بحتری سے پوچہا کہ تیرے شعر اچہے ہین یا ابو تمام کی اوسنے

کہاکہ اسکی جید میرے جیدون سے اچھے ہین اور میری ردیہ اسکی ردیون سے افضل ہین روایت کرتے ہین کہ حلب مین ایک شخص طاہر بن محمد ہاشمی تھا۔ اوسکا باپ ایک لاکھ دینار ترکہ چہوڑ مرا طاہر نے وہ سب شاعرون اور زاہدون پر فی سبیل اللہ خرچ کیا بحتری نے بھی وہان جانیکا قصد کیا جب حلب مین پہونچا اور اوسنے سنا کہ اب وہ قرض کے باعث گہر مین ہے۔ تو بہت نہایت غمگین ہوا اور غلام کے ہاتھہ اشعار مدحیہ بہیجے جب طاہر بن محمد نے اوسے دیکھا تو رودیا اور غلام کو بلوا کر کہا کہ میرے گہر کو بیچڈال اوس نے کہا آپ تو خود اہون کے سامنے بیچتے ہین اسنے کہا ضرور بیچنا ہے غرض اسنے تین سو دینار کو گہر بیچا اور تہیلے مین ایکسو دینار ڈالکر بحتری کے پاس ارسال کیا بحتری نے یہہ حال سنکر چند شعر مدحیہ اور کہکر اوس تہیلی کو واپس کیا۔ جب تہیلی اور وہ شعر طاہر کے پاس پہونچے تو اوسنے اور بیچا س دینار اوسمین ڈالکر واپس کئے اور قسم دی کہ اب نہ واپس کرے جب وہ دینار بحتری کے پاس پہونچے تو اوسنے یہہ شعر کہے ؎

شکرتک ان الشکر للعبد نعمۃ ✿ ومن یشکر المعروف فاللہ زائدہ
لکل زمان واحد یقتدی بہ ✿ وھذا زمان انت لاشک واحدہ

یہہ شاعر ۲۸۴ھ مین منبج مین فوت ہوا۔ اور اسکے اشعار متفرق پڑے ہوئے تھے پہلا ابوبکر صولی نے ترتیب حروف پر انکو جمع کیا پہر علی بن حمزہ اصبہانی نے حروف کی ترتیب کو چہوڑکر انواع کی ترتیب پر جمع کیا جسطرح ابوتمام کے شعرونکو ان دونون نے جمع کیا تھا۔ بحتری نے ابوتمام کیطرح کتاب الحماسہ اور کتاب معانی الشعر تصنیف کین نیز شاعری جد بحتر بن عتود بن عنین کی طرف منسوب ہے ؎

حرف الفاء

فرزدق شاعر

ابوفراس ہمام فرزدق بن غالب بن صعصعہ تمیمی شاعر مشہور اور سخنور معروف تھا فرزدق کے

معنے لغت مین زشت اور ترشرو اور اس گروہ نان کے ہین جو تنور مین گر کر جل جائے اور اس کا باپ غالب اپنی قوم کا سردار تھا فرزدق اپنے باپ غالب کی قبر کی بہت تعظیم کرتا اور اوسکی تعریف و توصیف مین سیکڑون شعر کہتا تھا اور اسکے بزرگون مین سے اسکا دادا صعصعہ اول ایمان لایا ہے اور وہ جاہلیت مین بھی جلیل القدر عظیم الشان تھا اور فرزدق اور جریر کے ہجاجات اور مشاجرات عرب مین ضرب المثل ہین ۔ بعضے فرزدق اور بعضے جریر شاعر کے شعرونکو ترجیح دیتے تھے ۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ہشام بن عبد الملک اپنے باپ کی حیات مین حج کیواسطے گیا اور بیت اللہ کے گرد طواف کرکے لوگون کے اژدحام کے سبب استلام حجر نہ کر سکا آخر ناچار ہوکر منبر پر لوگون کے دیکھنے کے واسطے بیٹھا اتنے مین حضرت امام زین العابدین ابن امام حسین بن علی مرتضیٰ تشریف لائے اور آپ جب طواف سے فارغ ہوئے اور حجر اسود کیطرف آنا چاہا تو لوگ خود بخود ہٹ گئے اور آپنے بڑی آسایش سے استلام حجر اسود کیا ہشام کے آس پاس صدہا شامی بیٹھے تھے کسینے اونمین سے پوچھا کہ یہہ کون زبردست شخص ہے جسکے واسطے خود بخود لوگ ہٹ گئے پھر ہشام نے کہا مین نہین جانتا ۔ فرزدق وہان کھڑا ہوکر فی البدیہہ ایک قصیدہ امام زین العابدین کی مدح مین پڑھا جسکے چند شعر معہ ترجمہ یہان درج کئے جاتے ہین ؎

هذا الذی تعرف البطحاء وطأته والبیت یعرفه والحل والحرم

یہہ وہ شخص ہے کہ جسکی جائے قدم کو بطحا یعنی مکہ اور بیت اللہ اور حل اور حرم پہچانتا ہے ؎

هذا ابن خیر عباد اللہ کلهم هذا التقی النقی الطاهر العلم

یہہ سب اللہ کے بندونمین سے نیک اور بزرگ کا فرزند ہے یہہ پرہیزگار پاکیزہ طاہر دانا اور سردار ہے

هذا ابن فاطمة ان کنت جاهلها بجده انبیاء اللہ قد ختموا

اگر تو جاہل ہے تو جان لے کہ یہہ بی بی فاطمہ کا بیٹا ہے اور اوسکی جد پر خدا کے پیغمبر ختم ہوئے ہین غرض فرزدق نے وہین ایک لنبا قصیدہ آپکی شان مین پڑھا جسکو ہشام سنکر غضبناک

ہوا اور حضرت امام زین العابدین صاحب نے بارہ ہزار درہم اسکے عوض میں عطا فرمائے فرزدق
نے کہا کہ اے امام میں نے خدا کیواسطے آپکی تعریف کی ہے اور میری غرض عطیہ حاصل کرنیکی نہیں
امام زین العابدین نے فرمایا کہ ہم اہل بیت جب کسی کو کوئی چیز بخشتے ہیں تو پھر واپس نہیں لیتے
فرزدق نے اپنی چچا کی بیٹی نوار سے شادی کی تھی پھر آپس میں مخالفت ہوئی اور عبد اللہ
بن زبیر کی پاس مقدمہ پیش ہوا خولہ بنت منظور بن ریان فزاری عبد اللہ بن زبیر کی
عورت نوار کی طرفدار تھی۔ اور نوار اسکے گھر میں آکر سکونت پذیر ہوئی اور فرزدق حمزہ بن
عبد اللہ بن زبیر کے پاس اترا عبد اللہ بن زبیر نے حکم دیا کہ فرزدق نوار کے پاس
نہ جائے جبتک کہ وہ دونو بصرہ میں جاکر وہاں کے عامل کو مقدمہ فیصل کرنیکیواسطے حاکم نہ بنائیں
پس چند مدت تک فرزدق کا اتفاق نوار سے رہا اور اوس سے کچھ عرصہ کے بعد اولادیں
پیدا ہوئیں جنکا نام لبطہ ۔ سبطہ ۔ خبطہ ۔ رکضہ ۔ زمعہ تھا اور کلطہ و جلطہ بھی اسکی اولاد سے
کہتے ہیں ۔ آخر فرزدق نے نوار کو طلاق دیا اور بہت پریشان ہوا فرزدق کی وفات
عہد ہشام سے چالیس روز اول سنہ ۱۱۰ھ میں ہوئی ۔

ہلال شاعر

ہلال بن خالد بن ارقم بن قسیم بن ناشرہ بن سیار بن رزام بن مازن بن مالک بن عمرو
بن تمیم شاعر اسلامی بنی امیہ کیوقت ہوا ہے لیکن ابو الفرج اصفہانی صاحب آغانی بیان
کرتا ہے کہ شاید اسنے کچھ زمانہ سلطنت عباسیہ کا بھی پایا ہے ۔

ابن کلبی نسابہ

ابو المنذر ہشام بن ابو النضر محمد بن سائب بن بشر بن عمرو کلبی نسابہ کوفی علم انساب میں بڑا
ماہر تھا اُسنے ایک مفید کتاب مسمی بکتاب الجمہرہ انساب میں تصنیف کی یہہ شخص کہتا تھا کہ میرے
چچا ہمیشہ قرآن کے نہ یاد کرنے سے عتاب کرتا تھا سو مینے تین روز میں قرآن مجید یاد کر لیا
اور اسکی تصانیف بھی کثیر ہیں چنانچہ کتاب حلف عبد المطلب و خزاعہ ۔ کتاب حلف الفضول ۔ کتاب

حلف تیم و کلب - کتاب المنافرات - کتاب بیوتات ربیعہ - کتاب الکنی - کتاب شرف قصی و ولدہ فی الجاہلیۃ و الاسلام - کتاب القاب قریش - کتاب القاب یمن - کتاب المثالب کتاب النوافل - کتاب ادعاء معاویہ زیاد - کتاب اخبار زیاد بن ابیہ - کتاب صنائع قریش کتاب المشاجرات - کتاب المعاتبات - کتاب ملوک الطوائف - کتاب ملوک کندہ - کتاب فتراق ولد نزار - کتاب تفریق الازد - کتاب طسم و جدیس وغیرہ کہتے ہین کہ اسکی تصنیف ایکسو پچاس سے زیادہ ہین اور سب اعلیٰ او عمدہ اور انفع اور احسن ہین وفات اسکی [illegible]ھ مین ہوئی

بدیع اسطرلابی

ابوالقاسم ہبۃ اللہ بن حسین بن یوسف یا احمد المعروف بہ بدیع اسطرلابی شاعر نامور مشہور ہمعنی پرور تھا آلات فلکیہ مین بڑا اوستاد کامل تھا اور اس عمل سے خلیفہ مسترشد باللہ کیوقت اسنے بڑا رتبہ پایا اور بہت مال و متاع حاصل کیا اور اسکے بعد کوئی ایسا نہین ہوا اور شعر مین اس قدر استہزا اور تمسخر کو داخل کرتا تھا کہ الفاظ مین بہی فحش لاتا تھا یہ شخص ۵۳۴ھ مین فالج کی مرض سے مرگیا ہو

ابن القطان

ابوالقاسم ہبۃ اللہ بن فضل بن القطان عبد العزیز بن محمد بن حسین بن علی بغدادی بن سر قوم شعرائے نامدار و سرآمد بلغائی ذوی الاقتدار ہوا ہے خلاعت و مجانت و تمسخر مین سب ہمعصرون سے سبقت لیگیا تہا - اسنے شعر کی مین دیوان نہایت عمدہ فصیح و بلیغ تصنیف کیا اس کے اشعار پر مضامین دلچسپ منسوب خاطر ہین ابن قطان اور حیص بیص شاعر مین بہت معارضے اور مقابلے ہوتے رہے ابن قطان اکثر ہجو مین شعر کہتا رہا ہے ۴۷۸ھ مین پیدا ہوا اور شنبہ کے دن ۲۲ ماہ رمضان ۵۵۸ھ مین مرگیا - اور حضرت معروف کرخی کی مقبرہ مین دفن کیا گیا

حرف الیاء

یزید بن معاویہ اموی

یزید بن معاویہ اموی شعر اسکے اگرچہ بہت تہوڑے پائے جاتے ہین مگر جس قدر ہین فصیح ہین
چنانچہ دو شعر اسکے یہان درج کیے جاتے ہین ؎

وکیف تری لیلی بعین تری بها   سواها وما طهرتها بالمدامع

تو لیلی کو اون آنکہون سے جنسے غیر کو دیکہتا ہے کیونکر دیکہہ سکتا ہے اے عاشق جبکہ تو نے اون آنکہون کو آنسؤن سے پاک نہین کیا ۔

وتلتذ منها بالحدیث وقد جری   حدیث سواها فی خروق المسامع

تو اسکی باتون سے لذت اوٹہاتا ہے حالانکہ کانون کے سوراخون مین اورونکی باتین داخل
ہوئی ہین ۔ اور یہہ شعر بہی یزید کے کہتے ہین ؎

وشمسة کرم برجها قعر دنها   ومشرقها الساقی ومغربها فمی

فان لم تکن حلت علی دین احمد   فخذها علی دین المسیح بن مریم

وخمر کتبر فی زجاج کفضة   وساق کبدر فی ندامی کانجم

بہت سے انگوری سورج یعنی انگوری شراب جسکا برج اوسکے مٹکا کا تہ اور اوسکا مشرق ساقی اور مغرب
منہ ہے ۔ اگر یہہ شراب دین احمد مین حلال نہین ہے تو اسے مسیح بن مریم کے دین کے حکم
سے پی ۔ اور شراب سنہری شیشون مین جو چاندی جیسے سفید ہین ۔ اور ساقی چاند کا سا ہمنشین
ہین جو تارون جیسے ہین نہایت لطف رکہتے ہین اور یزید کے یہہ اشعار اوسکی حرکات
ناروا کے مقابل مین کچہہ حقیقت نہین رکہتے اسکے دیوان کو عبد اللہ محمد بن عمران
مرزبانی نے جمع کیا یزید کے واقعات عیاشی اور ایذا رسانی کی مشہور ہین آخر یہہ فسق و
فجور مین منہمک ہو کر ۶۴ھ مین مر گیا ؎

ابن طثریہ

ابو المکشوح یزید بن سلمہ بن سمرہ بن سلمۃ الخیر بن قشیر بن کعب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ
معروف بابن طثریہ شاعر حماسی ہے ۔ ابو الحسن علی بن عبد اللہ طوسی نے اسکی دیوان کو
جمع کیا اور اسکی تعریف مین یون کہا کہ ابن طثریہ شاعر مطبوع اور عاقل فاضل و ادیب

سخی اور بہادر اور رئیس تھا بنی امیہ کے عہد خلافت مین اسکے برابر کسی شاعر کی قدر و منزلت نہ تھی
اور ابوتمام طائی دیوان حماسہ مین کئی جگہہ اسکے اشعار لایا ہے عربی مین اسکو موق (بضم میم و
سکون واو و کسر دال) کہتے ہین - جو عورتون کو اپنی طرف مایل کرے اور ابن طثریہ اکثر عورتون کی
مصاحبت کو پسند کرتا تھا اور بسبب اسکی حسن صورت اور فصاحت شعر کے وہ بھی اسپر مایل ہوتی تھین
اور یہہ شاعر ۱۲۶ھ مین مقتول ہوا - اسکو ابوالکشوح اسواسطے کہتے تھے کہ اسکے پہلو پر آگ
کا داغ تھا - اور کشح پہلو کو کہتے ہین اور اسکی جد کا نام سلمۃ الخیر اسواسطے ہی کہ اسکی دوسرے
بھائی کا نام سلمۃ الشر تھا اور ابن طثریہ اپنی والدہ کیطرف منسوب ہے کیونکہ طثریہ اسکی والدہ
کا نام تھا جو قوم بنی طثر بن عنز بن وایل سے تہی ٭

یونس بن حبیب نحوی

ابو عبدالرحمن یونس بن حبیب نحوی اسکا حال ابو عبداللہ مرزبانی نے اپنی کتاب مقتبس مین جو
نحویون کے اخبار مین ہے یون لکہا ہے کہ یہہ شخص مولی ضبہ یا مولی بنی لیث بن بکر بن عبد مناف
بن کنانہ یا مولی بلال بن ہرمی کا بنی ضبعہ سے ہے ۹۰ھ مین پیدا ہوا اور ۱۸۲ھ مین فوت ہوا
عمر اسکی ایکسو دو سال کی ہوئی - اسنے علم ادب ابو عمرو بن علا اور حماد بن سلمہ سے پڑہا سب
علمون سے علم نحو مین اسکو بڑا توغل تھا سیبویہ اور کسائی اور فراء نے اس سے روایت لی
نحو مین اسکا قیاس بڑا غالب تھا اور ادب مین پانچوین طبقہ سے ہوا ہے - بصرہ مین اسکی حلقے
مین ادبا اور فصحا اور اہل بادیہ ممالک دور دراز سے آکر شامل ہوتے اور فایدہ پاتے
یونس نے کتاب معانی القرآن الکریم - اور کتاب اللغات - اور کتاب الامثال - اور کتاب النوادر
تصنیف کین - یونس نے بیان کیا ہے کہ لبید شاعر نے اسلام مین سوا اس ایک شعر کے اور شعر نہین کہا

الحمد للہ اذ لم یاتنی اجلی ‏ ‏ حتی لبست من الاسلام سربالا

خدا کا شکر ہے اس لیئے کہ میری موت نہ آئی جب تک کہ مینے اسلام سے
پیراہن نہ پہنا ٭

یحیی یزیدی

ابو محمد یحیی بن مبارک بن مغیرہ معروف بیزیدی نحوی چونکہ یہہ یزید بن منصور بن عبداللہ بن یزید حمیری خلیفہ مہدی کے ماموں کی اولاد کا استاد تہا اسلئے اسکیطرف منسوب ہوکر یزیدی مشہور ہوا علم نحو اور ادب اور لغت مین بڑا ماہر تہا شعر بہت اچہا کہتا تہا خلیل بن احمد اور اوس کے معاصرین سے علم تحصیل کیا۔ اسنے اصمعی لغوی کی کتاب النوادر کی ضخامت اور طرز پر ایک کتاب بلاغت مین نوادر نام اور کتاب المقصود والممدود اور کتاب النقط والشکل وغیرہ تصنیف کیں یحیی یزیدی اور کسائی نحوی دونون ہارون رشید کی مجلس مین ایک جگہہ بیٹہتے تہے اور اوسکے دونون بیٹون کو پڑہاتے تہے پس کسائی امین کو قرات حمزہ کی اور یحیی مامونکو قرات ابو عمر کی حسب الارشاد بادشاہ کے سکہاتے تہے۔ یزیدی روایت کرتا ہے کہ ایک دن مین مامون کی محفل مین گیا کیا دیکہتا ہون کہ سامان عیش وعشرت کا مہیا ہے اور خلیفہ بڑے سرور مین بیٹہا ہے اور ایک رقاصہ جو حسن وجمال مین عدیم المثال ہے یہہ شعر گارہی ہے

وزعمت انی ظالم فہجرتنی ... ورمیت فی قلبی بسہم نافذ
فنعم ہجرتک فاغفری وتجاوزی ... ھذا مقام المستجیر العائذ
ولقد اخذتم من فوادی انسہ ... لاشل ربی کف ذاک الاخذ

مامون یہہ شعر سنکر بڑا خوش ہوا اور رقاصہ کو بار بار گانے کا حکم دیا اور اس فرحت وانبساط کی حالت مین یزیدی کی طرف دیکہکر کہا کہ کوئی چیز اس لطف سے بہی اچہی ہے یزیدی نے کہا ہان ایک بہت اچہی ہے خلیفہ نے پوچہا کونسی اسنے کہا شکر اوس خداوند کریم کا جسنے تجکو یہہ منصب جلیل عطا فرمایا مامون کو یہہ بات پسند آئی اور اسنے اس کو بہی انعام دیا اور ایک لاکہہ درہم نثار کیا۔ یزیدی کے پانچ بیٹے تہے اور پانچون ہی عالم اور ادیب اور شاعر تہے یہہ فاضل ۲۰۲ھ مین خراسان مین فوت ہوا ھ

فراء دیلمی نحوی۔ یحیی بن زیاد بن عبداللہ بن منظور اسلمی معروف بفراء

کوئی نحوی اوس وقت تھا کوفیوں میں اوسکی برابر نحو اور لغت اور ادب مین کوئی عالم نہ تھا
ابو العباس ثعلب کہتا ہے اگر فراء نہ ہوتا تو عربی نہ ہوتی کیونکہ اوسنے اس زبان کو درست کیا
جو شخص اوسکے پاس آتا تھا اوس سے بقدر اوسکے عقل کی بات کرتا تھا فراء ایام مامون کے وقت
ایک دفعہ آیا اور مامون کے دروازے کے گرد پھرتا رہا ۔ مگر اوسکی ملاقات نصیب نہوئی
اسیطرح مدت گذری آخر ایکدن یہہ دروازے پر تہا کہ ابو بشر ثمامہ ابن اشرس نمیری
معتزلی آیا اور مامون سے اوسکی بڑی محبت و دوستی تھی پس ابو بشر نے فراء سے چند سوال
نحو اور لغت کے کئے اور جواب با صواب پایا اور جانا کہ یہہ فراء نحوی ہے پس خلیفہ مامون
کو خبر دی مامون نے اوسے بلوایا اور آہستہ آہستہ یہانتک اوسکا رتبہ ہوا کہ مامون
نے اسکو اپنے دونون بیٹون کا اوستاد بنایا ایکدن فراء اپنے کسی ضروری کام کیواسطے
اوٹھا تو مامون کے دونون بیٹے اسکی نعلین اوٹھانیکے واسطے اوٹھ کھڑے ہوئے اور
آپسمین لڑ پڑے ایک کہتا تہا کہ مین اوستاد کا جوتا اوٹھا کر رکھتا ہون اور دوسرا کہتا تہا کہ مین رکھتا
ہون آخر اس بات پر اتفاق ہوا کہ دونون ایک ایک رکھین جب یہہ خبر مامون کو پہونچی تو اوسنے
فراء کو بلوا کر پوچہا کہ کون دنیا مین عزت والا ہے اوسنے کہا کہ مین خلیفہ سے عزت و شان
مین زیادہ اور کوئی نہین جانتا مامون نے کہا ہان خلیفہ سے بڑھکر وہ عزت والا ہے
جسکی نعلین کیواسطے دونو بیٹے خلیفہ کے لڑ پڑین پہر ایک ایک پر راضی ہون ۔ فراء
نے کہا اے امیر المومنین مینے اونکے روکنے کا ارادہ کیا تھا لیکن مینے خیال کیا کہ انکو
کسی شرف و عزت کے حاصل کرنے سے کیون روکون یا جس بزرگی اور بلندی کا وہ
شوق رکھتے ہین اوس سے کیون مانع ہون ۔ جیسے کہ ایک مرتبہ عبد اللہ بن عباس رضی
باوجود بوڑہا ہونے کے حضرت امام حسن و حسین دونو کی رکاب پکڑتے حاضر رہے کسی
نے کہا کہا اے عبد اللہ باوجود بزرگی کے تو ان جوانون کی رکاب کو پکڑتا ہے اسنے
کہا اے جاہل اہل فضل کا قدر اہل فضل ہی پہچانتے ہین ۔ ولنعم ما قیل ۔ بیت

ہرکہ خدمت کرد او مخدوم شد + ہرکہ خود را دید او محروم شد۔ مامون نے کہا اگر مین
اونکو منع کرتا تو نیکی سے روکتا اور تجہہ عتاب کا رنج پہونچتا حالانکہ ہم تواضع سے اونکا شرف
کم نہین ہوتا بلکہ اونکا قدر اور درجہ بلند ہوتا ہے اور اونکا جو ہر ظاہر ہوتا ہے اور یہہ علامت
اونکی فراست اور کیاست کی ہے اور آدمی کی قدر تین باتون سے کم نہین ہوتی بادشاہ
او روالدین اور اوستاد کی تواضع سے بلکہ انسے تکبر کرنا مذموم ہے اور اسیکے ادب
کے عوض مامون نے فرا کو دس ہزار اور اون دونون لڑکون کو بیس ہزار درہم انعام دیا
اور کہا کہ اے فرا تمنے ان کو بہت اچھا ادب سکہایا۔ خطیب بیان کرتا ہے کہ امام محمدؒ
بن حسن فقیہہ فرا کی خالہ کا بیٹا تہا ایکروز فرا اونکے پاس بیٹہا تہا امام محمدؒ نے کہا اے
بہائی نحو اور عربی مین کمال پیدا کیا مگر فقہ کیطرف بالکل توغل نکیا فرا نے کہا کہ
آدمی جب ایک علم مین فاضل ہو تو پہر جس علم مین توغل کرے اوسکو جلدی حاصل کر لیتا
ہے اور وہ علم اوسکے واسطے آسان ہو جاتا ہے امام محمدؒ نے کہا تم سے فقہ مین چند مسئلے
پوچہون فرا نے کہا ہان خدا کے فضل سے مین جواب باصواب دونگا امام محمدؒ نے کہا
ایک شخص نے نماز مین سہو کیا اور جب وہ سجدۂ سہو کا لگانے لگا تو اوسنے اوس مین
بہی سہو کیا اب وہ کیا کرے فرا نے کہا کچہہ اوسپر لازم نہین آتا امام محمدؒ نے دلیل پوچہی
فرا نے کہا کہ ہمارے نزدیک تصغیر کی تصغیر نہین ہوتی ہے اور سجدۂ سہو نماز
کا متمم ہے اور متمم کا بہی متمم نہین ہوتا امام محمدؒ نے کہا کہ کوئی عورت فہیم و عقیل تمہارا
لڑکا نہ جنیگی۔ فرا کسائی کی تعظیم کرتا تہا حالانکہ کسائی سے بڑہکر عالم تہا فرا
کی تصنیف بہی بہت ہے چنانچہ کہتے ہین کہ اسکی تصنیف تین ہزار ورق ہے فرا ۶۳ برس
کی عمر مین سنہ ۲۰۷ھ کو مکہ کے راستہ مین فوت ہوا ❋

ابن سکیت

ابو یوسف یعقوب بن اسحٰق معروف با بن السکیت مصنف کتاب اصلاح المنطق وغیرہ روایت

کرتے ہین کہ یہہ کتاب مصنف نے بغیر خطبہ کے تصنیف کی ہی جیسے ابن قتیبہ نے ادب الکاتب کو بے
خطبہ پر بنایا اور اوس مین بہت فوائد بیان کئی۔ بعض اہل علم کا مقولہ ہے کہ بغداد کی پل سی کوئی
کتاب اکبر اور انفع اصلاح المنطق سے نہین گذری اور حقیقت مین اسقدر حجم کی کوئی کتاب
لغت مین اوس وقت تک تصنیف نہ ہوئی تھی اور اس کتاب کے اختصار کے واسطے کئی شخصون
نے تکلیف اوٹہائی چنانچہ اول وزیر ابو القاسم حسین بن علی معروف بابن مغربی نے مختصر
کیا پہر اوسکو خطیب ابو ذکریا تبریزی نے خلاصہ کیا اور اوس کتاب مین ابن سکیت کے
جو شعر ہین اونپر دو شرح کی۔ ابن سکیت نے اس کتاب کے سوا کتاب الزبرج
کتاب الفرق۔ کتاب الالفاظ۔ کتاب الامثال۔ کتاب المقصور والممدود۔ کتاب المذکر والمونث
کتاب الاجناس۔ کتاب السرج واللجام۔ کتاب الوحوش۔ کتاب الدیل۔ کتاب النوادر۔ کتاب
معانی شعر الکبیر۔ کتاب معانی شعر الصغیر۔ کتاب سرقات الشعراء۔ کتاب فعل وافعل۔ کتاب
الحشرات۔ کتاب الاصوات۔ کتاب الاضداد۔ کتاب الشجر والنبات وغیرہ تصنیف کین روایت کرتے
ہین کہ ابن سکیت کو حضرت علی اور اونکی اولاد سے کمال محبت تہی اور متوکل عباسی کو
اونسی کمال دشمنی تہی چنانچہ ایکدن متوکل نے پوچہا کہ میرے لڑکے افضل ہین یا امام حسن و حسین ابن سکیت نے کہا کہ تیرے
بیٹون سے افضل ہین اور حضرت علی کا غلام قنبر تجہے اور اُن سے بہتر ہے متوکل نے غصہ کر کر کہا
کہ اسکی زبان گردن سے نکال ڈالو۔ چنانچہ حسب الامر ابن سکیت کی زبان نکالی گئی اور
دوسرے روز ماہ رجب سنہ ۲۴۴ھ مین فوت ہوا۔ اسکی عمر ۵۸ سال کی تہی۔ پس ابن سکیت
کے مرنیکے بعد متوکل نے اسکے بیٹے یوسف کے پاس دس ہزار درہم بطور دیت کی بہیجے۔ سکیت
بر وزن فعیل یا فعلیل مبالغہ سکوت کا ہی اور یہہ عالم بڑا کثیر السکوت تھا۔ احمد بن عبید کہتا
ہے کہ ابن سکیت نے مجہسے متوکل کی منادمت کا مشورہ کیا تھا۔ پس مینے اوس کو منع کیا
لیکن وہ رہ نہ سکا اور اس درجہ تک پہونچا

ابن سیرافی نحوی۔ ابو محمد یوسف بن ابی سعید حسن بن عبد اللہ بن

مرزبان سیرافی نحوی لغوی اخباری فاضل بن فاضل تھا۔ علم نحو مین بڑا ماہر تھا اپنے
باپ کی حیات مین ہی طلبا کو پڑھاتا تھا۔ اپنے باپ کی کتاب کو پورا کیا اور اسکا
نام اقناع رکھا اور بہت سی عمدہ کتابین تصنیف کین۔ ابن سیرافی اور ابو طالب احمد
بن ابوبکر عبدی نحوی مین مناظرات ہوتے رہے۔ ۵۵ برس کی عمر مین ۳۸۵ھ مین
فوت ہوا۔ سیراف فارس مین ایک موضع کا نام ہے ۞

رمادی شاعر

ابو عمر یوسف بن ہارون کندی معروف برمادی شاعر نامور تھا حافظ ابو عبد الرحمن کتاب
جذوۃ المقتبس مین لکھتا ہے کہ مین ظن کرتا ہون کہ اسکے بزرگون مین سے کوئی شخص موضع
رمادہ کا باشندہ تھا جس کی طرف یہہ منسوب ہے اسکے شعر مقبول طبائع خاص و عام
تھے۔ مشاہیر علما کہتے ہین کہ شعر کا شروع بھی کندہ مین سے ہوا۔ اور اس کا اختتام
بھی وہین ہوا۔ اور اس سے مراد امرأ القیس و متنبی اور یوسف بن ہارون مذکور رکھتے
ہین یہہ شاعر ۴۰۳ھ مین فوت ہوا۔ ابن سعید کتاب المغرب فی اشعار اہل المغرب مین
لکھتا ہے کہ یوسف بن ہارون نے علم ادب یحیی بن ہذیل کفیف سے حاصل کیا اور یحیی بن
ہذیل اعلم ادبائے اندلس تھا اور ۹۵ سال کی عمر مین ۳۸۹ھ مین فوت ہوا ۞

نجیرمی لغوی

ابو یعقوب یوسف بن یعقوب بن اسمعیل نجیرمی لغوی بصری السیرافی خاندانی تھا جسکو سب کے
سب آدمی عالم فاضل و ادیب لغوی صحیح نویس اور بدخط سمجھتے اسکے خط کی بڑی
قدر کرتے تھے یہہ فاضل عرفہ کے دن ۳۵۵ھ مین پیدا ہوا۔ اور سہ شنبہ کے دن ۹ محرم
۴۲۳ھ مین فوت ہوا۔ نجیرمی نجیرم یا نجارم کی طرف منسوب ہے اور نجیرم بصرہ مین
ایک محلہ ہے۔ اور بعضے کہتے ہین کہ فارس کے راستہ مین سیراف کے پاس بصرہ
سے لگا ہوا ایک گانون کا نام ہے ۞

اعلم نحوی

ابوالحجاج یوسف بن سلیمان بن عیسے نحوی معروف باعلم نحوی شنتمریہ مغرب کا باشندہ تھا
پھر قرطبہ مین آکر بود و باش کی علوم عربیہ مین بڑا ماہر اور مشہور فاضل تھا اسنے ابوالقاسم
زجاجی کی کتاب الجمل اور ابیات الجمل کی شرح کی اور اپنے شیخ ابن الافلیلی کو دیوان
متنبی یا دیوان حماسہ کی شرح مین مدد دی یہہ فاضل سنہ ۴۱۰ھ مین پیدا ہوا اور سنہ ۴۷۶ھ ہجری مین شہر
اشبیلیہ واقعہ اندلس مین فوت ہوا - اعلم اُسکو کہتے ہین جس کی اوپر کی لب پھٹی ہوا ور
اسکا ہونٹ علما رہی اور جسکی نیچے کی لب پھٹی ہو اُس کو افلح کہتے ہین شنتمریہ اندلس
مین ایک بڑے مشہور شہر کا نام ہے ؎

ابن خطیب تبریزی شارح حماسہ

ابوزکریا یحیی بن علی بن محمد بن حسن بن بسطام شیبانی تبریزی معروف بابن خطیب
سر دفتر آئمہ لغت و سرآمد علماے ادب تھا - شیخ ابی علا معری اور ابوالقاسم عبید اللہ بن علی رقی
اور ابو محمد دہان نحوی اور ماسواے انکے علماے نامدار اور فضلاے عالی وقار سے علم حاصل کیا اوراس
سے سیکڑون پڑھکر متبحر ہوے اور امام بنے - ابن خطیب کو لغت اور ادب مین معرفت کامل تھی
اور اسنے بہت کتابین مفید تصنیف کین چنانچہ پہلے دیوان حماسہ کی شرح مختصر طور پر پھر دوسری
ایک شرح حامل المتن بنائی مگر وہ بھی جامع رموز و محاورات و حاوی لطافت و نکات کما حقہ
نہتی پھر ایک اور بسیط شرح جس مین تمام دقائق و رموز مبین ہین نہایت عمدہ طور پر
لکھی اور وہی اب رائج الوقت ہے اور شرح دیوان متنبی - اور شرح سقط الزند - اور شرح
المعلقات اور شرح المفضلیات اور تہذیب غریب اللغۃ - اور تہذیب اصلاح المنطق - اور
مقدمۃ النحو - کتاب الکافی فی علم العروض - اور کتاب اعراب القرآن جسکا نام الملخص
ہے چار جلد مین تصنیف کیا اور مدت تک مدرسہ نظامیہ مین علم ادب کا درس دیتا
رہا اور شاعر بھی بے نظیر تھا سنہ ۴۲۱ھ مین پیدا ہوا - اور جمادی الآخر سنہ ۵۰۲ھ مین بغداد مین

آخر مرگ مفاجات سے فوت ہوا۔ اور بغداد میں مقبرہ باب ابرز میں دفن کیا گیا ۰

ابن بقی شاعر

ابوبکر یحیی بن عبد الرحمن بن بقی اندلسی شاعر مشہور اور سخنور معروف تھا۔ محمد بن عبد اللہ قیسی نے کتاب مطمح الانفس اور قلاید العقیان میں اسکی شعر و سخن کی بڑی تعریف کی اور عماد اپنی کتاب خریدہ میں اسکی شعر و سخن کی فصاحت و بلاغت کی بڑی تعریف کرتا ہے ۵۴۰ھ میں فوت ہوا

ابن درہ موصلی

یوسف بن درہ شاعر نامور ۵۴۴ھ میں ہمراہ حاجیون کے واقعہ زعبی میں فوت ہوا۔ زعبی بکسر زای معجمہ و سکون عین مہملہ نسبت طرف زعب کی ہے اور زعب بن مالک بن خفاف بن امرالقیس بن بہثہ بن سلیم ایک بطن مشہور بنی سلیم سے ہے اور اس واقعہ میں بڑی خلقت بھوک و پیاس سے ہلاک ہوئی تھی ۰

خطیب حصکفی

ابوالفضل یحیی معین الدین بن سلامہ بن حسین بن محمد معروف خطیب حصکفی علم ادب اور لغت ابن خطیب تبریزی سے حاصل کیا اور ادب میں اسقدر تبحر پیدا کیا کہ یگانہ زمانہ ہوا اور اشعار مجنس اور مرصع جو سراسر صنایع و بدایع پر ہوتے تھے تصنیف کرتا تھا ۰

اشکو الی اللہ من نارین واحدۃ فی وجنتیہ واخری منہ فی کبدی

مین خدا کی بارگاہ مین دو آگ کا شکوہ کرتا ہون۔ ایک اوسکی رخسار میں اور دوسری اسکے عشق ہے میرے جگر میں ۰

ومن سقامین سقم قد احل دمی من الجفون وسقم حل فی جسدی

اور دو بیماری میں ہے ایک بیمار چشم جسنے میرا خون حلال جانا۔ اور دوسری بیماری جسنے میری جثے مین حلول کیا ہے علی ہذا القیاس اسکے اور اشعار بھی اسطرح کے بہت ہیں ۴۶۰ھ میں پیدا ہوا۔ اور ۵۵۱ھ میں فوت ہوا حصکفی حصن کیفا کی طرف جو ایک جزیرہ کا نام ہے نسبت

زوادی نحوی

ابو الحسن یحیی بن عبد المعطی بن عبد النور زوادی علم نحو اور لغت مین امام زمانہ تھا دمشق
مین مدت تک رہا اور بہت سی کتب مفیدہ تصنیف کین جنمین سے ایک مشہور کتاب الفیہ منظوم نحو مین ہے
سنہ ۵۶۴ھ مین پیدا ہوا اور ماہ ذیقعد سنہ ۶۲۸ھ قاہرہ مین فوت ہوا - زواوہ ایک قوم کا نام ہے
جو بجایہ واقعہ افریقیہ مین سکونت پذیر تھے ٭

مہذب الدین یاقوت شاعر

ابو الدر یاقوت مہذب الدین بن عبد اللہ رومی مولی ابو منصور جیلی تاجر کا تھا شاعر ماہر
اور عالم متبحر علم ادب اور شعر گوئی مین اوستاد کامل تھا اہل فن اسکی کمالیت کی ثنا خوان تھے
لوگ اسکی شعرون کو کمال اشتیاق سے یاد کرکے مستانہ دمشق کوچون اور بازارون مین گاتے
پھرتے تھے اور چند شعر بیان فرحت ناظرین کیواسطے درج کیے جاتے ہین ٭

ان غاض دمعک والاحباب قد بانوا ... فکل ما تدعی زور وبہتان

اگر تیرے آنسو خشک ہون اسوقت کہ دوست تجھسے جدا ہون اسپر جو تو دعوی محبت کا کرتا ہے جھوٹا اور بہتان ہے

ساروا فسار فؤادی اثر ظعنہم ... وبان حسن اصطباری ساعة بانوا

وہ گئے اور میرا دل انکی سواریون کے نشان کو پکڑ گیا - اور میرے صبر کا لشکر جدا ہوا جبکہ وہ جدا ہوئے

اجری دموعی واذکی النار فی کبدی ... غداة بینہم ہم واحزان

جس صبح کو وہ جدا ہوئے اس سے غم و الم نے میری آنکھون سے آنسو جاری کیے اور میرے جگر مین آگ لگائی

طوفان نوح ثوی فی مقلتی وفی ... طی الحشا لخلیل اللہ نیران

میری آنکھون مین نوح کا طوفان قایم ہوا - اور سینے کے دونون مین خلیل اللہ کی آگ ہے

اس شاعر نے دو دیوان بہی عربی مین بنائے ہین اور ۱۲ جمادی الاول سنہ ۶۲۲ھ مین
اسکی میت بغداد کے راستہ مین پائی گئی - اور اسکی موت کا کچھ باعث معلوم نہوا ٭

شواء حلبی شاعر - ابو المحاسن یوسف بن اسمٰعیل بن علی معروف بالشواء

حلبی شہاب الدین کے لقب سے ملقب اور علم عروض اور قوافی مین بڑا کامل اور شاعر فصیح اور ناظم بلیغ تھا ایک دیوان چار جلد مین تصنیف کیا ابن خلکان کہتا ہے کہ میری اس سے بڑی دوستی تھی اور ہم مدت تک باہم آپس مین تذکرہ کرتے رہے اور یہہ مرتے وقت تک میرا رفیق شفیق رہا اور مجکو اکثر اپنے شعر سناتا تھا تقریباً ۵۹۲ھ مین پیدا ہوا اور جمعہ کے دن ۱۹- محرم ۶۳۶ھ مین شہر حلب مین فوت ہوا ؀

نجم الدین شاعر

ابو یوسف یعقوب نجم الدین بن صابر بغدادی ۵۵۴ھ مین پیدا ہوا اسلحہ حرب کے بنانے مین استاد کامل اور علم سیاست مدن مین عالم بے بدل تھا شعر مین ایک مختصر کتاب بنائی اور نام اسکا معانی المعانی رکھا امام ناصر لدین اللہ کے مصاحبون سے تھا اور وہ اسکی بڑی قدر کرتا تھا ابن خلکان کہتا ہے کہ مجھی باوجود قرب مکان کہ وہ بغداد مین اور مین اسکے قریب موضع اربل مین سکونت پذیر تھا ملاقات کا اتفاق نہوا مگر اوسکے اشعار اور حکایات متواتر میرے پاس پہونچتی تہی اور مجھی وہ نہایت مرغوب طبع اور بہت پسند خاطر تھی چنانچہ یہہ شعر بھی اوسکا ہے ؀

قد لبسوا الصوف لترک الصفا مشائخ العصر لشرب العصیر

زمانہ کے مشایخون نے شیرہ کے پینے اور صفائی کے چھوڑنے کے واسطے صوف کو پہنا ہے اور جسقدر یہہ شعر کہتا تھا سب فصیح اور پر مذاق ہوتے تھے ابن صابر ۲- صفر ۶۲۶ھ مین شہر بغداد مین فوت ہوا ؀

سکاکی مصنف مفتاح العلوم

ابو یعقوب یوسف بن محمد سراج الدین خوارزمی سکاکی ۵۵۵ھ مین پیدا ہوا علم صرف نحو بدیع - بیان معانی - اشتقاق - عروض - لغت - شعر - تسخیر جن - دعوت کواکب - طلسمات سیمیا - خواص الارض - اجرام السماء وغیرہ مین عالم متبحر تھا - اسنے سدید بن محمد حناطی اور محمود بن عبید اللہ بن صاعد مروزی اور مختار بن محمود زاہدی سے علم پڑہا اور کئی کتابین

مفید تصنیفین کین لیکن سب سے بڑی کتاب جسکی نظیر ابتک نا پید ہو کتاب موجود نہین
ہی مفتاح العلوم ہے جسکو اسنے بارہ علمون مین تصنیف کیا اور شیخ تلخیص نے اس کتاب کی تیسری
قسم جو فن فصاحت و بلاغت مین ہی مختصر کر کے اسکا نام تلخیص رکھا اور علامہ تفتازانی نے اسکی دو شرحین مطول
اور مختصر تصنیف کین یہہ دونو کتاب مقبول طبائع اہل فن ہین اور ہمیشہ سے درس
و تدریس مین داخل چلی آتی ہین - سلطان جغتائی خان بن چنگیز خان حاکم ماوراء النہر
وخوارزم و کاشغر وغیرہ نے جب اسکے علم و فضل کا چرچا سنا تو اسکو اپنا مصاحب بنایا -
اور اسکی نہایت تعظیم و تکریم کرنے لگا - روایت کرتے ہین کہ جغتائی خان اور سکاکی
دونو ایکدن اکٹھے بیٹھے ہوے تھے کہ ایک چند جانور ہوا سے اوڑتے ہوے
گذرے جغتائی خان نے تیر و کمان لیکر اونکو شکار کرنا چاہا - سکاکی نے پوچھا کہ آپ کونسا
جانور لینے چاہتے ہین اوس نے تین جانورون کی طرف اشارہ کیا سکاکی نے اوسوقت
زمین پر دایرہ کہینچکر کچھہ پڑھا جس کے باعث وہ تینون جانور فی الفور زمین پر گر پڑے -
جغتائی خان یہہ حال دیکھکر اور زیادہ معتقد ہوگیا اور سکاکی کے روبرو نہایت ادب
سے بیٹھنے لگا ہمسرون کے دلمین اس عزت و توقیر سے حسد پیدا ہوا - اور وزیر حبش
عمید نے اسکے استیصال کا ارادہ کیا سکاکی کو یہہ حال معلوم ہوگیا اور اوسنے جغتائی خان
کو کہا کہ اب حبش عمید کا ستارہ حضیض مین نزول کرنیوالا ہے ایسا نہ ہو کہ اس سے آپکو
کچھہ نقصان پہونچے جغتائی خان نے یہہ بات سنکر وزیر کو معزول کر دیا جسکے باعث امور
ریاست مین خلل واقع ہوا - ایک سال کے بعد جغتائی خان نے سکاکی سے کہا کہ شاید
اب عمید کا ستارہ اوج مین صعود کرنیوالا ہے کیونکہ نحوست ہمیشہ نہین رہتی سکاکی نے
کہا ہان ایسا ہی ہے جسکے سبب عمید پہر منصب وزارت پر مقرر ہوا اور سکاکی کے
استیصال کے واسطے بادشاہ کے آگے غمازی کرنے لگا - ادہر سکاکی نے مریخ کو مسخر
کرکے بادشاہ کے لشکر مین آگ بھڑکا دی جسکے باعث عمید کو زیادہ موقع غمازی کا ہاتھہ

آیا اور سلطان جغتائی کو کہنے لگا کہ جب سکاکی ایسے امور پر قادر ہے تو ہمین خوف ہے کہ کہین تیری بادشاہت نہ چھین لے یہہ بات سلطان جغتائی کے دلمین اثر کر گئی اور اوسنے سکاکی کو قید کر دیا وہ قید مین تین برس رہکر ۶۲۶ھ مین مرگیا۔ سکاکی سکاک کی طرف منسوب ہے۔ اور سکاک درم ودینار پر سکہ لگانیوالے کو کہتے ہین اور بعضے نام قریہ کا بتاتے ہین لیکن اس مین اختلاف ہے کہ وہ نیشاپور کی مضافات مین ہے یا عراق اور یمن کے

ابن صائغ نحوی

ابو البقا یعیش بن علی بن یعیش المعروف با بن صائغ موفق الدین کے لقب سے ملقب تھا صرف و نحو و ادب و حدیث مین ماہر تھا۔ ابن خلکان کہتا ہے کہ مین یکم ماہ ذیقعدہ ۶۲۶ھ مین شہر حلب مین جو اوندنون معدن الفضلاء تھا علم پڑہنے کے واسطے گیا اور مدرسہ رواحیہ مین ابن صائغ مذکور کی جماعت مین داخل ہوا اور اکثر کتاب اللمع ابن جنی کی اس سے پڑہی اور اور طلبا جو کچھہ پڑہتے تھے وہ بھی سنا کرتا تھا یہہ فاضل ایسا لطیف الکلام اور حسن التفہیم تھا کہ اگر کیسا ہی غبی و ابلہ ہو تو بھی تقریر سمجھہ جاوے اس نے مفصل زمخشری کی ایک نظیر شرح اور ابن جنی کی تعریف الملوکی کی ایک عمدہ شرح تصنیف کی اور ان کتابون سے لوگون کو بڑا فایدہ ہوا۔ حلب کے اکثر رؤسا اسوقت مین اسکے شاگرد تھے ماہ رمضان ۵۵۳ھ مین شہر حلب مین پیدا ہوا۔ اور وہین ۲۵ جمادی الاول صبح کیوقت ۶۴۳ھ مین فوت ہوا

بیاسی اندلسی

ابو الحجاج یوسف بن محمد بن ابراہیم انصاری بیاسی فاضل اجل و ادیب ادیب و مورخ ماہر اور نظم و نثر کے تمام انواع مین متبحر تھا۔ دیوان حماسہ اور دیوان متنبی اور سقط الزند دیوان ابو العلا معری اور اور بہت سے اشعار قدما کے جاہلیت اور اسلام کے اسکو یاد تھے اسنے ایک کتاب الاعلام بالحروب الواقعہ فی صدر الاسلام کے نام دو جلد مین قتل عمر بن خطاب سے ولید بن طریف شاری کے عہد خروج تک لکھی۔ اور کتاب الحماسہ دو جلد مین دیوان حماسہ ابو تمام کی طرز پر

سنہ [illegible] مین تصنیف کی اس کتاب کے اخیر مین لکہتا ہے کہ مجکو اشعار جاہلی و اسلامی اور مخضرمین
کے بہت پسند آتے تہے پس مینے انکو ایک جگہہ جمع کرنا چاہا اور اس بات مین مجکو ابو تمام
کی طرز بڑی پسند آئی اور اُسیکی ترتیب و تبویب پر مینے یہہ کتاب لکہی یہہ شاعر ماہ ذیقعدہ
سنہ [illegible] ہجری مین تونس مین فوت ہوا بایسہ اندلس مین ایک شہر کا نام ہے ۔

یوسف بن قزغلی بن عبد اللہ بغدادی مصنف تاریخ مرآۃ الزمان

حافظ ابو الفرج ابن جوزی کا نواسہ تہا سنہ ۵۸۱ھ مین بغداد مین پیدا ہوا عالم - فاضل
فقیہہ - محدث تہا ابو المظفر اسکی کنیت اور شمس الدین لقب تہا اسکی مجلس مین بڑے بڑے علما
و فضلا و صلحا و ملوک و امرا شامل ہوتے تہے اسکی وعظ مین لوگونکا بڑا ہجوم
ہوتا تہا اسکا باپ وزیر عون الدین بن ہبیرہ کا غلام تہا جسنے ابن جوزی کی بیٹی
سے نکاح کیا اور اوسکے بطن سے یہہ پیدا ہوا اس فاضل نے تفسیر القرآن ۲۹ جلد مین اور تاریخ مرآۃ الزمان چالیس جلد
مین اور شرح جامع کبیر اور مناقب نعمان اور سوا اور عمدہ عمدہ کتابین تصنیف کین ابن
خلکان کہتا ہے کہ مینے اسکی تاریخ جسکا نام مرآۃ الزمان ہے چالیس جلد مین جو اسنے
خود اپنے ہاتہہ سے لکہی تہی دیکہی کتاب بینظیر ہے - یہہ فاضل بتاریخ ۲۱ - ماہ
ذی الحجہ سنہ [illegible] ہجری کی رات کو فوت ہوا ۔

یوسف بن خضر بیگ رومی المشہور بسنان پاشا

عالم اجل اور فاضل اکمل جامع علوم عقلیہ و نقلیہ تہا سنہ [illegible] مین سلطان محمد خان
نے اسکو قسطنطنیہ کے آٹہہ مدارس مین سے ایک کا مدرس مقرر کیا پہر اپنا معلم بنایا اور
سنہ [illegible] مین وزارت کے عہدہ پر ممتاز کیا لیکن پہر کسی بات سے ناراض ہوکر قید
کردیا اسپر شہر کے تمام علما دربار شاہی مین اکٹہے ہوکر بادشاہ سے ملتجی ہوے
کہ اسکو چہوڑ دین ورنہ ہم دفتر کی کل کتابین جلا دین گے بادشاہ نے اسکو فی الفور
رہا کیا پہر بایزید خان بن محمد خان نے اسکو مدرسہ ادرنہ مین مدرس مقرر کیا [illegible]

اسنے شرح مواقف کے مباحث جواہر پر حواشی لکھے۔ روایت کرتے ہین کہ جب مولی علی قوشجی ملک روم مین آیا تو سلطان محمد خان نے سنان پاشا کو علوم ریاضیہ مین کم لیاقت سمجھکر یہہ تجویز کی کہ اسکا شاگرد مولی لطفی توقاتی علی قوشجی سے علوم ریاضیہ پڑہکر اسکو سناوی پس مولی لطفی نے ایسا ہی کیا جسکے باعث یہہ فاضل علوم ریاضیہ مین بہی کامل ہوگیا۔ اور اسنے قاضی زادہ رومی کی شرح چغمینی پر حواشی لکہی یہہ فاضل ۸۹۱ہ مین فوت ہوا

کرماسنی

یوسف بن حسین کرماسنی عالم اجل اور فاضل اکمل تہا قسطنطنیہ کے آٹہہ مدارس مین سے ایک مدرسہ کا مدرس مقرر ہوا پہر اُس شہر کی قضا اسکو ملی مطول پر اسنے حواشی لکہے اور علم اصول مین بہی ایک مختصر کتاب وجیز نام تصنیف کی اور ۹۰۶ہجری کے قریب آنجہ وفات پائی

یوسف چلپی

بن جنید توقاتی المشہور باخی چلپی مصنف ذخیرۃ العقبی عالم فاضل جامع علوم عقلی نقلی تہا پہلے اسنے سید احمد قریمی تلمیذ حافظ الدین محمد بزازی پہر صلاح الدین معلم بایزید خان پہر مولی خسرو و محمد بن فراموز سے علم پڑہا اور قسطنطنیہ کے مدرسہ مین مدرس مقرر ہوا اور شرح وقایہ کا حاشیہ ذخیرۃ العقبی لکہا اور یہہ چلپی وہ حسن چلپی نہین ہے جسنے تفسیر بیضاوی اور تلویح اور مطول وغیرہ پر حواشی لکہے کیونکہ حسن چلپی ۸۸۶ہ سے پہلے فوت ہوا اور اسنے ذخیرۃ العقبی کو ۹۰۱ہ مین ختم کیا اور ۹۰۵ہ مین فوت ہوا۔ توقاتی توقات کیطرف منسوب ہے جو ایک چہوٹا سا شہر لحف جبل مین واقع ہے اور اسمین ایک خوبصورت قلعہ بہی ہے

خاتمۃ الکتاب

چونکہ بفحوای واما بنعمۃ ربک فحدث نعمای ربانی و آلای یزدانی کا شکر لازم و واجب ہے اور بنیز بمقتضای لئن شکرتم لازیدنکم شکر موجب مزید نعمت ہے اسلئے راقم بہی اُن

فیوضات رحمانی اور انعامات سبحانی کا جو ابتدا سے عمر سے آجتک اسکو حاصل ہوئی ہین شکریہ کے طور پر بیان کرتا ہے بندہ خاکپائے اہل فضل و تمکین محمد الدین لاہوری تیسری ماہ جمادی الاول شب دوشنبہ سنہ ایک ہزار دو سو ستر ہجری مین پیدا ہوا اور ایام طفولیت مین بزرگون کی سعی اور کوشش سے بفضلہ اللہ ہشیار بنا اور قرآن مجید حفظ کر کے کتب فارسی و عربی کے پڑھنے مین مشغول ہوا اور ۱۹ سال کی عمر مین کتب درسیہ فارسی و عربی و طب سے فراغت پائی اور وعظ و تعلیم سے علوم دینی و دنیوی کی اشاعت حتی الامکان کرنے لگا اور ہر طرح کی مقاصد علمی حاصل ہوئے لیکن علم ادب جسکا نام و نشان ہمارے ملک مین عنقا صفت تھا باقی رہگیا تھا اور اوسکا شوق شب و روز غالب تھا کہ اتنے مین ارباب مجلس اعلی (یعنے سنٹ پنجاب یونیورسٹی کالج) ہادی راہ اور خضر طریق ہوئے اور لاہور مین بیت العلوم بنا کر تشنگان آب زلال علوم و فنون کو اپنے چشمۂ فیض سے سیراب کرنا چاہا پس خاکسار بھی ماہ جولائی سنہ ۱۸۷۲ء مین امتحان درجہ مولوی کا دیکر کالج مذکور مین داخل ہوا پھر درجہ بدرجہ مدارج امتحانات مفصلہ ذیل یعنے امتحان منشی و منشی عالم و منشی فاضل و مولوی و مولوی عالم و مولوی فاضل و انٹرنس و فسٹ آرٹس طے کئے اور اسناد معہ خطابات و طلائی تمغے و انعامات کے حاصل کین اور اگست سنہ ۱۸۷۸ء مین اوسی کالج مین مدرس مقرر ہوا اور آجتک یعنی آخر ماہ دسمبر سنہ ۱۸۸۵ء تک علاوہ اس کتاب کی میرے دو اور ایک رسالہ تبیان الصنایع نام عربی اور فارسی کی صنایع و بدایع مین ہے۔ اور کتاب تاریخ عرب مسمی بہ غایۃ الارب فی تاریخ العرب دو جلد جسمین زمانہ جاہلیت جسمین قبایل و ملوک عرب کے حالات مندرج ہین اور کتاب قلاید الذہب فی فواید الادب عربی مین اور حل لغات الف لیلہ فارسی مین اور مختصر السیر فی احوال خیر البشر المعروف بہ لسان محمدی تصنیف و تالیف کین۔ شکر ہے خدا عز و جل کا جسنے میری اس کتاب کو جسکو مینے ایک پارہ معتدبہ عمر گرانمایہ کا خرچ

کرکے اردو مین افادہ طلبا و غیرہ کے لئے تالیف کیا تھا اعزاز و امتیاز بخشا اور اسکو
پنجاب یونیورسٹی نے جسکا شکر یہ ہمارے ذمہ لازم ہے بعد تنقیح و تنقید کے منظور فرما کر مشتہر
کیا۔ اب امید اُن آئمہ اہل دانش و اجلہ ارباب بینش سے جو محسن و متا لیف تصنیفات
و تالیفات سے واقف ہین یہہ ہے کہ سہو اور خطا کو جو لازمہ بشریت ہی معاف فرمادین۔

والعفو عند کرام الناس مامول

خاتمۃ الطبع

الحمد للہ والمنۃ کہ ان ایام فرخندہ فرجام مین کتاب فیض انتساب المسمی بروضۃ الادبا
جسمین مختصر حالات عربی کے مشہور شعرا و ادبا و علما و فضلا و حکما و اہل تواریخ کے درج
ہین اور جسکو مولوی محمد الدین صاحب لاہوری (مولوی فاضل) مدرس فارسی کالج
علوم مشرقی لاہور نے واسطے فایدہ شایقین علم تواریخ و طلبای عربی کے تالیف کیا۔
اور پنجاب یونیورسٹی نے منظور فرمایا حسب الارشاد جناب ڈاکٹر جی ڈبلیو لیٹنر صاحب بہادر
رجسٹرار پنجاب یونیورسٹی کالج اور سعی موفور بابو جگن ناتھ مقصود ہیڈ کلارک
دفتر پنجاب یونیورسٹی کالج کے ماہ دسمبر ۱۸۸۲ء مین مطبع انجمن پنجاب لاہور مین
طبع ہوئی یہہ کتاب اُن لوگون کے واسطے جو علم تواریخ اور سیر کے شایق ہین نہایت
مفید ہے اور طلبا عربی کے واسطے اسکا مطالعہ ضروریات سے ہے مصنف نے
اس کتاب کے جمع و تالیف مین بہت محنت اوٹھائی۔ اور علم تواریخ و سیر کی بڑی بڑی
معتبر کتابون سے اسکا مضمون لیا۔ اردو مین یہہ ایک نئی قسم کی کتاب ہے جس سے
ہر ایک ادنی اور اعلے درجہ کا طالب العلم مستفید ہو سکتا ہے ❊

بہ کتابت علی گل کاتب جالندہری	تمام شد	رقم سنہ ۱۸۸۲